قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی معتبر کتب کی
روشنی میں زکوٰۃ کے جدید مسائل کا مجموعہ
زکوٰۃ کے احکام
سوالاً جواباً
مصنف
ابو اُسید محمد جنید رضا عطاری المدنی
مکتبہ اہلِ سُنّت

قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی معتبر کتب کی
روشنی میں زکوٰۃ کے جدید مسائل کا مجموعہ

زکوٰۃ کے احکام

سوالاً جواباً

مصنف

ابو اُسید محمد جنید رضا عطاری المدنی

تصنیف ______ ابو اُسید محمد جنید رضا

سن اشاعت ______ نومبر 2008

ناشر ______ جاوید اختر

ہدیہ 160 روپے

مکتبہ اہلِ سنّت
امین پور بازار فیصل آباد
041-2002111
0321-6639552

انتساب

میں اپنی اس کتاب راہِ خدا عزوجل میں اپنا سب کچھ قربان کروالے، مانعینِ زکوٰۃ کا قلع قمع کرنیوالے عظیم غازی، یارِ غار، رفیقِ مزار، عاشقِ اکبر، افضل الصحابہ، امام الصدیقین، خلیفہ بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

لمن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم . مانفعنى مال احدقط ما نفعنى مال ابى بكر.

ومن قال ابقيت لهم الله ورسوله ،

محمد جنید رضا عطاری المدنی

فہرس

سائمہ کی زکوٰۃ کا بیان

عشر کا بیان

حرف آغاز

اَلْحَمْدُاللّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃ، والسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

زکوٰۃ اعظم فروضِ دین واہم ارکانِ اسلام سے ہے ولہذا قرآن عظیم میں بتیس 32 جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اِس فرضِ اہم کی طرف بُلایا، صاف فرمادیا کہ زنہار نہ سمجھنا کہ زکوٰۃ دی تو مال میں سے اتنا کم ہوگیا، بلکہ اس سے مال بڑھتا ہے۔

"یمحق اللہ الربوٰ ویربی الصدقات۔"

ترجمہ: اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔

بعض درختوں میں کچھ اجزائے فاسدہ اس قسم کے پیدا ہوجاتے ہیں کہ درخت کی اُٹھان کو روک دیتے ہیں، احمق نادان انھیں نہ تراشے گا کہ میرے درخت سے اتنا کم ہوجائے گا، لیکن عاقل وہوشمند تو جانتا ہے کہ ان کے چھانٹنے سے یہ چھوٹا سا پودا لہلہا کر درخت بنے گا ورنہ یوں ہی مرجھا کر رہ جائے گا، یہی حساب زکوتی مال کا ہے۔ حدیث میں حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ماخالطت الصدقۃ او مال الزکوۃ مال الا افسدتہ۔"

زکوٰۃ کا مال جس میں ملا ہوگا اسے تباہ وبرباد کردے گا۔

دوسری حدیث میں ہے حضورِ والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ماتلف مال فی بر ولا بحر الّا بحبس الزکوٰۃ۔"

خشکی وتری میں جو مال تلف ہوا ہے وُہ زکوٰۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوا ہے۔

تیسری حدیث میں ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"من ادی زکوٰۃ مالہ فقد اذھب اللہ شرہٗ ."

ترجمہ: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس سال مال کا شر اس سے دُور کردیا۔

اس کا مشاہدہ بارہا ہوتا رہتا ہے، کہ اچانک آفات سماوی یا ارضی کی وجہ سے کبھی بنفسہٖ مال ہی ہلاک ہوجاتا ہے کبھی غیر ضروری اخراجات بڑھ جاتے ہیں، مثلاً مال بیماری، مقدمہ، رشوت کی نذر ہوجاتا ہے، اور کبھی مال تو موجود ہی رہتا ہے مگر برکت اٹھالی جاتی ہے، وافر آمدن کے باوجود بمشکل دو وقت کی روٹی کا خرچہ پورا ہوتا ہے، اور پھر شیطان ہمارا ذہن اصل سبب سے جادو، ٹونوں کی طرف موڑ دیتا ہے، کوئی سمجھتا ہے ہمارے رشتہ داروں نے ہم پر جادو کردیا ہے، اور کوئی اس کو جنات کی کارستانی سمجھتا ہے، چنانچہ پھر پیری، فقیری کا لبادہ اوڑھے ہوئے ٹھگوں کے ہاتھ چڑھتے ہیں، اور بہت سا مال ان کی نذر کرکے ضائع کرتے ہیں، الغرض دنیا میں حکمرانوں سے لے کر عام شہری تک ہر کوئی معیشت کا رونا روتا نظر آتا ہے۔ لیکن اہم سبب کی طرف کوئی غور نہیں کرتا، کہ ہم وقت پر پوری پوری زکوٰۃ ادا کریں، بلکہ زکوٰۃ کی پوری ادائیگی کے علاوہ بلاؤں اور آفات سے بچنے کیلئے راہ خدا عزوجل میں صدقہ بھی کرتے رہیں کہ حدیث شریف میں کہ صدقہ بلاؤں کو ٹال دیتا ہے، لہٰذا یہ بات مسلّم ہے کہ ہماری معاشی پریشانیوں اور رزق میں بے برکتی کے بڑے سبب کا موثر حل وقت پر صحیح مصرف میں زکوٰۃ ادا کرنا ہے، زکوٰۃ کی اسی اہمیت کے پیش نظر میں نے زکوٰۃ کے بنیادی اور جدید مسائل کو آسان انداز میں سوالاً جواباً ایک جگہ جمع کرکے

کتاب مرتب کرنے کا ارادہ کیا، اور بحمدہٖ تعالیٰ میں اس کتاب میں شیئرز، فکس ڈپازٹ، قسطوں کا کاروبار، غیر ملکی کرنسی، بانڈز، شو رومز کی گھاڑیاں، ہیرے جواہر، ویلفیئر تنظیمیں، سکول، مدارس، بیمہ، کمیٹی، قرض، شراکت، وغیرہ جیسے دیگر بہت سے دوسرے موضوعات کے متعلق اہم مسائل ذکر کئے ہیں۔

اور اس کتاب کو مرتب کرنے کیلئے میں نے خصوصاً فقہ حنفی کی معتبر اور مستند ترین کتب فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ شامی، فتاویٰ عالمگیری اور بہار شریعت، سے استفادہ کیا ہے،

اور یہ اللہ عزوجل اور آقا ﷺ کا خاص فضل وکرم اور میرے مرشدِ کریم کی توجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے میرے جیسے کم علم سے یہ کام لیا ہے اس پر میں اپنے رب عزوجل کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے،

اس کو یوں ہی سمجھئے جیسے ایک اپاہج شخص دس سال گھسٹ گھسٹ کر حج کیلئے کعبۃ اللہ کی طرف جارہا تھا شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر تعجب کیا تو اس نے جواب دیا کہ اے شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ تو میرے اس عمل سے تعجب نہ کر اس کو تو اس کا مولیٰ عزوجل اٹھائے لے جارہا ہے،

ناتوانی کا الم ہم ضُعفا کو کیا ہو ہاتھ پکڑے مولیٰ کی توانائی ہے

محمد جنید رضا عطاری المدنی

قرآن مجید میں زکوۃ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

آیت 1: "مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ہ"

(پ:۱، البقرۃ: 3)

ترجمہ کنز الایمان: (اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے جو انہیں دیا ہے اُس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

آیت 2: خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا

(پ:11، التوبۃ:103)

ترجمہ کنز الایمان: اُن کے مالوں میں سے صدقہ لو اس کی وجہ سے انہیں پاک اور ستھرا بنادو

آیت نمبر 3: وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُوْنَ ہ

(پ:18، المؤمنون :4)

ترجمہ کنز الایمان: اور فلاح پاتے ہیں جو زکوۃ ادا کرتے ہیں۔

آیت نمبر 4: وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

(پ:22، سبا:39)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اُس کی جگہ اور دے گا اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے

آیت نمبر 5,6,7: مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ

اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ہ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ہ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ہ

(پ:3، البقرۃ: 261,263)

ترجمہ کنز الایمان: جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن کی کہاوت اس دانہ کی ہے جس سے سات بالیں نکلیں۔ ہر بال میں سو دانے اور اللہ جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور اللہ وسعت والا اور بڑا علم والا ہے۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے نہ اذیت دیتے ہیں اُن کے لئے اُن کا ثواب اُن کے ربّ کے حضور ہے اور نہ اُن پر کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اچھی بات اور مغفرت اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد اذیت دینا ہو اور اللہ بے پرواہ اور حلم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:۔

آیت نمبر 8: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ہ

(پ:4، ال عمران:92)

ترجمہ کنز الایمان: ہرگز نیکی حاصل نہ کرو گے جب تک اس میں سے نہ خرچ کرو جسے محبوب رکھتے ہو اور جو کچھ خرچ کرو گے اللہ اُسے جانتا ہے

اور فرماتا ہے:۔

آیت نمبر 9: لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ

الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ہ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عَاهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ہ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ہ

(پ:2، البقرۃ:177)

ترجمہ کنز الایمان : نیکی اس کا نام نہیں کہ مشرق ومغرب کی طرف منہ کردو نیکی تو اس کی ہے جو اللہ اور پچھلے دن اور ملائکہ وکتاب وانبیاء پر ایمان لایا اور مال کو اُس کی محبت پر رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور سائلین کو اور گردن چھٹانے میں دیا اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی معاہدہ کریں تو اپنے عہد کو پورا کریں اور تکلیف ومصیبت اور لڑائی کے وقت صبر کرنے والے وہ لوگ سچے ہیں اور وہی لوگ متقی ہیں۔

اور فرماتا ہے:۔

آیت نمبر10: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط

(پ:4،ال عمران:180)

ترجمہ کنزالایمان: جولوگ بخل کرتے ہیں اُس کے ساتھ جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا۔ وہ یہ گمان نہ کریں کہ اُن کے لئے بہتر ہے بلکہ یہ اُن کے لئے بُرا ہے۔ اس چیز کا قیامت کے دن اُن کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا جس کے ساتھ بخل کیا۔

اور فرماتا ہے۔

آیت نمبر:11,12: وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ہ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ط هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ہ

(پ:10،التوبۃ:35.34)

ترجمہ کنز الایمان : جولوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو جس دن آتش جہنم میں تپائے جائیں گے اور اُن سے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور اُن سے کہا جائے گا) یہ وہ ہے جو تم نے اپنے نفس کے لئے جمع کیا تھا تو اب چکھو جو جمع کرتے تھے۔

مذکورہ بالا آیات سے زکوۃ کا متہم بالشان ہونا ظاہر وباہر ہے۔

☆☆☆

☆☆☆

احادیث مبارکہ میں زکوۃ کا بیان

احادیث مبارکہ اس باب میں کثیر ہیں، ان میں سے بعض سطور ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

گنجے سانپ کا طوق

حدیث 1: عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِی بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا (لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ) الْآيَةَ

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ الحدیث:1403، ص115)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کردیا جائے گا۔ جس کے سر پر دو چوٹیاں ہوں گی، وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ پھر اس کی باچھیں پکڑے گا اور کہے میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ "وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ" (الایۃ/۱۸۰ ال عمران)

حدیث 2: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ

ﷺ قَالَ: مَامِنْ أَحَدٍ لَايُؤَدِّی زَكٰوةَ مَالِهٖ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتّٰى يُطَوَّقَ بِهٖ عُنُقَهُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا النَّبِیُّ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْآيَة.

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ الحدیث:1403، ص115)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا بروز قیامت وہ گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور گردن میں طوق بن جائے گا۔ پھر سرکار ﷺ نے اس کی مصداق آیت سنائی۔ "وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ" (الایۃ/۱۸۰ ال عمران)

حدیث 3: عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ أَصَابِعَهُ. رواہ احمد

(المسند للامام احمد بن حنبل باب مسند ابی ہریرۃ: الحدیث 10435)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جس مال کی زکوۃ نہیں دی گئی قیامت کے دن وہ گنجا سانپ ہوگا، مال کا مالک سانپ سے بھاگے گا اور سانپ اس کو پالے گا یہاں تک کہ اپنی انگلیاں اس کے منہ میں ڈال دے گا۔

فائدہ: جب پتلے زہریلے سانپ کی عمر زیادہ ہوجاتی ہے تو اس کے پھن پر قدرتی بال جم جاتے ہیں اور جب بہت زیادہ عمر ہوتی ہے تو اس کا زہر اتنا تیز ہوجاتا ہے کہ اس کی گرمی اور خشکی سے اس کے سر کے یہ بال جھڑ جاتے ہیں اور اسے اردو میں گنجا

سانپ کہتے ہیں اور عربی میں شجاع اقرع، ان میں سے خبیث ترین وہ ہوتا ہے جس کی آنکھوں پر دو کالے داغ ہوتے ہیں، اس کے زہر کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اس کی سانس سے گھاس جل جاتی ہے حضور انور ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ بے زکوۃ مال قیامت کے دن اس سانپ کی شکل کا ہوگا، چونکہ یہ بخیل بھی اپنے مال پر سانپ کی طرح بیٹھ گیا تھا کہ کوئی غریب اس کے مال کی ہوا بھی نہ پا سکتا تھا اس لئے آج وہ مال اس کے لئے سانپ بن گیا، حدیث بالکل اپنے ظاہر پر ہے اس میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں دنیا میں بھی مال بشکل سانپ خواب میں نظر آتا ہے۔

(مرآۃ المناجیح)

میدان محشر کے دردناک عذاب

حدیث 4: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا یُؤَدِّی مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِیَ عَلَیْهَا فِی نَارِ جَهَنَّمَ فَیُکْوَی بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِینُهُ وَظَهْرُهُ کُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِیدَتْ لَهُ فِی یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِینَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّی یُقْضَی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرَی سَبِیلَهُ إِمَّا إِلَی الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَی النَّارِ قِیلَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْإِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا یُؤَدِّی مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا یَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا کَانَتْ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا فَصِیلًا وَاحِدًا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا کُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَیْهِ أُخْرَاهَا فِی یَوْمٍ

کَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِینَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّی یُقْضَی بَیْنَ الْعِبَادِ فَیَرَی سَبِیلَهُ إِمَّا إِلَی الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَی النَّارِ قِیلَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّی مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَا یَفْقِدُ مِنْهَا شَیْئًا لَیْسَ فِیهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ، باب اثم مانع الزکوۃ، الحدیث 2290، ص: 833)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کے پتھر بنائے جائیں گے اور ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیئے جائیں گے یہ معاملہ اس دن کا ہے جسکی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف اور اونٹ کے بارے میں فرمایا جو اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ سب کے سب نہایت فربہ ہو کر آئیں گے پاؤں سے اسے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی پہلی لوٹے گی یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف، پھر گائے اور بکری کے بارے میں پوچھا گیا تو گائے اور بکریوں کے بارے

میں فرمایا کہ گائے اور بکری والا ان کی زکوۃ نہ دے گا تو اس شخص کو قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹائیں گے اور وہ سب کے سب آئیں گیں نہ ان میں مڑے ہوئے سینگ کی کوئی ہوگی نہ بے سینگ اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگ کی اور سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی۔

گائے، بکریوں کا کھروں سے روندنا

حدیث 5: عَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ انْتَهَیْتُ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ أَوْ وَالَّذِی لَا إِلَهَ غَیْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا یُؤَدِّی حَقَّهَا إِلَّا أُتِیَ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَیْهِ أُولَاهَا حَتَّی یُقْضَی بَیْنَ النَّاسِ

(صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکوۃ البقر، الحدیث: 1460، ص:115)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا تو نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یا (یہ فرمایا) قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، یا جیسا انہوں نے حلف اٹھایا، جس کے پاس اونٹ، یا گائے یا بکریاں ہیں اور وہ ان کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن بڑے اور موٹے اونٹ، گائے، بکری کے پاس لایا جائے گا وہ تو اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے اور سینگیں ماریں گے جب ایک سینگ ٹوٹے گا پہلا لوٹ آئے گا

یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔

صدیق اکبر کا منکرین زکاۃ کے خلاف اعلان جہاد

حدیث 6: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ: قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْاَعْرَابِ فَقَالَ عُمَرُ: كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا: فَقَدْ عَصَمَ مِنِّی مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِی عَنَاقًا كَانُوا یُؤَدُّوْنَهَا إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِی بَكْرٍ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

(صحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ)

(الحدیث: 7284، ص:606)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اس وقت اعراب میں کچھ لوگ کافر ہوگئے (کہ زکاۃ کی فرضیت سے انکار کر بیٹھے) صدیق اکبر نے ان پر جہاد کا حکم دیا امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ان سے آپ کیوں قتال کرتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ کہیں اور جس نے لا اِلٰہ اِلَّا اللہ کہہ لیا اس نے اپنی جان اور مال بچالیا مگر حق اسلام میں، اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ

لَاالٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے ہیں ان پر کیسے جہاد کیا جائے گا) صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ان سے جہاد کروں گا جو نماز و زکوۃ میں تفریق کرے (کہ نماز کو فرض مانے اور زکوۃ کی فرضیت سے انکار کرے) زکوۃ حق المال ہے خدا کی قسم بکری کا بچہ جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر کیا کرتے تھے اگر مجھے دینے سے انکار کریں گے تو اس پر ان سے جہاد کروں گا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں واللہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے صدیق کا سینہ کھول دیا ہے۔ اس وقت میں نے بھی پہچان لیا کہ وہی حق ہے۔

فائدہ: (۱) خیال رہے کہ حضور انور ﷺ کی وفات کے بعد قبیلہ غطفان فزارہ، بنی سلیم وغیرھم نے وجوب زکوۃ کا انکار کر دیا اور بولے کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے ”خذمن اموالھم صدقۃ“ یارسول اللہ ان کے مال کی زکوۃ آپ وصول کرو جب وصول کرنے والے تشریف لے گئے تو زکوۃ بھی ختم، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مرتد قرار دیا اور ان پر جہاد کی تیاری فرمائی، اسی طرف قرآن کریم نے اشارہ فرمایا تھا ”ومن یرتدد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم ویحبونہ“ الایہ۔ صدیقی جماعت ہی وہ جماعت ہے، جو ان مرتدین کی سرکوبی کے لئے رب تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوئی، یہ خدا کو پیاری، خدا اسے پیارا خیال رہے کہ اسی عہد صدیقی میں بہت سے لوگ مسلیمہ کذاب کو نبی ماننے لگے اور مرتد ہو گئے، پہلے مرتدین پر آپ نے لشکر کشی کی ہی تھی کہ وہ توبہ کر گئے مگر ان دوسرے مرتدین سے بہت گھمسان کا رن پڑا جس میں اکثر قاری اور حافظ صحابہ شہید ہو گئے جس پر جمع قرآن کی ضرورت پیش آئی، اور حضرت صدیق نے قران پاک جمع فرمایا، اس موقعہ کی قرآن

کریم نے اس طرح خبر دی ”قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونھم اویسلمون الخ۔ (۲) فاروق اعظم اولاً منکرین زکوۃ پر جہاد کے مخالف تھے، ان کی دلیل اس حیدث کے ظاہری الفاظ تھے کہ کلمہ گو پر جہاد کیسا جب نبی کریم ﷺ نے ظاہری کلمہ پڑھنے والے منافقین پر جہاد نہ فرمایا، تو یہ مانعین زکوۃ تو دل سے کلمہ پڑھ رہے ہیں اور زکوۃ کے سوا تمام فرائضکے معتقد ہیں تو ان پر آپ جہاد کیسے کر سکتے ہیں، فاروق اعظم کی پیش کردہ حدیث کی پوری شرح مکمل بحث کے ساتھ کتاب الایمان کے شروع میں ہو چکی کہ یہاں حتیٰ بمعنیٰ کے ہے۔ (۳) صدیق اکبر کا یہ جواب نہایت جامع اور مختصر ہے، خلاصہ یہ ہے کہ اے عمر تم نے اپنی حدیث میں یہ لفظ نہ دیکھا ”الابحقہ“ یعنی کلمہ گو کو حق اسلام کی وجہ سے قتل کیا جا سکتا ہے، نماز بھی حق اسلام ہے اور زکوۃ بھی، جو ان دونوں میں فرق کرے کہ نماز کو مانے، زکوۃ کا انکار کرے وہ یقیناً مستحق جہاد ہے، رہے منافقین، ان کے متعلق حضور انور ﷺ نے اسی حدیث میں فرمادیا ”وحسابھم علی اللہ“ یعنی ہم دل سے بحث نہ کریں گے جو کوئی بظاہر اسلام کے سارے ارکان کا اقرار کرے ہم اس پر جہاد نہ کریں گے دل میں اس کے کچھ بھی ہو منافقین کسی رکن اسلامی کے زبان سے منکر نہ تھے، سبحان اللہ کیا پاکیزہ استدلال ہے۔ (۴) یعنی اے عمر وجوب زکوۃ کا انکار تو بڑی چیز ہے، اگر وہ لوگ ظاہری مال یعنی پیداوار اور جانوروں کی زکوۃ ہمارے بیت المال میں داخل نہ کریں تب بھی تو وہ سرکوبی کے مستحق ہیں کیونکہ اس میں ایک سنت رسول اللہ ﷺ کا دیدہ دانستہ انکار ہے اس جگہ مرقات میں ہے کہ اگر کوئی قوم اذان

دینا چھوڑ دے، تو سلطان اسلام ان سے بھی جنگ کرے گا کیونکہ اس میں شعار اسلامی کا بند کرنا ہے، خیال رہے کہ اب چونکہ بادشاہ عموماً لاپرواہ اور حکام فاسق ہو گئے جن سے امید نہیں کہ زکوتوں کو ان کے مصرفوں پر صرف کریں لہذا اب انہیں زکوٰۃ نہ دی جائے اسی لئے صدیق اکبر نے "منعونی" فرمایا یعنی مجھے اور مجھ جیسے عادل سلطان اسلام (جس کے سارے حکام منصف ہوں) کو زکوٰۃ نہ دیں تو ان پر جنگ ہوگی، مرقات نے اس جگہ فرمایا کہ کہ عثمان غنی کے زمانہ میں لوگوں کا حال بدل گیا تھا اس لئے آپ نے زکوٰۃ وصول کرنے میں سختی نہ فرمائی بلکہ مال والے اپنی زکوتیں خود دینے لگے اور کسی صحابی نے آپ کے اس عمل پر انکار نہ کیا خیال رہے کہ وجوب زکوٰۃ کا انکار کفر ہے ایسے لوگوں پر اسلامی جہاد ہوگا اور اس زمانہ میں خلیفۃ المسلمین کو زکوٰۃ نہ ادا کرنا بغاوت تھی جس پر ان کے خلاف تادیبی کاروائی حتیٰ کہ جنگ بھی کی جا سکتی تھی، لہذا یہ حدیث بالکل واضح ہے اور اس کے شروع میں کفر من کفر فرمانا بالکل درست ہے۔ مرقات میں یہاں ہے کہ احناف کے نزدیک حاکم کو جبراً زکوٰۃ وصول کرنے کا حق نہیں، شوافع کے ہاں ہے۔ یہ حدیث چونکہ منکرین زکوٰۃ کے متعلق ہے اس لئے احناف کے خلاف نہیں۔ (۵) یعنی میں نے حضرت صدیق کی رائے کی طرف رجوع کر لیا، اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ صدیق اکبر بعد نبی تمام مخلوق سے بڑے عالم اور بڑے سیاست دان تھے انہی کے علم پر حضور انور ﷺ کا دفن اپنے حجرے میں ہوا انہی کے علم پر حضور انور ﷺ کا چھوڑا ہوا مال وقف بنا، انہی کے علم پر اس جہاد کی تیاری ہوئی، اگر آج تھوڑی نرمی کرتے، تو فرائض اسلامی کے انکار کا دروازہ کھل جاتا، اسی لئے حضور انور ﷺ نے

اپنی وفات کے وقت آپ ہی کو جانشین امام نماز بنایا انہی کی سیاست سے حجاز بلکہ عرب میں امن و امان بحال ہوا اور فاروقی فتوحات کے لئے راستہ صاف ہوا، دوسرے یہ کہ ایک شعار اسلامی کا انکار بھی ایسا ہی کفر ہے جیسے سارے ارکان کا انکار تیسرے یہ کہ کلمہ گو مرتدین پر جہاد کیا جائے گا۔

(مرآۃ المناجیح)

زکاۃ مال کو پاک کرتی ہے

حدیث 7: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ(وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ)قَالَ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضْ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ لِتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَكَبَّرَ عُمَرُ

(سنن ابی داود، کتاب الزکوٰۃ، باب فی حقوق المال، الحدیث: 1664، ص: 1347)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب آیت کریم "والذین یکنزون الذھب والفضۃ" نازل ہوئی مسلمانوں پر شاق ہوئی (سمجھے کہ سونا چاندی جمع کرنا حرام ہے تو بہت دقت کا سامنا ہوگا) فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں تم سے مصیبت دور کروں گا حاضر خدمت اقدس ہوئے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ آیت حضور کے بعض اصحاب پر گراں گزری ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زکوۃ تو اس لیے فرض کی کہ تمہارے باقی مال کو پاک کردے

اور مواریث اس لیے فرض کیے کہ تمہارے بعد والوں کے لیے ہو (یعنی مطلقاً مال جمع کرنا حرام ہوتا ہے تو زکوۃ سے مال کی طہارت کیوں کر ہوتی ۔جمع کرنا حرام وہ ہے کہ زکوۃ نہ دے) اس پر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تکبیر کہی۔

زکاۃ مال میں ملے تو مال کو ہلاک کر دیتی ہے

ترجمه : عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهَاقَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَاخالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ قَالَ: الزَّكٰوةُ مَالًا اِلَّا أَفْسَدَتْهُ.

(شعب الایمان، باب فی الزکوۃ، فصل فی الاستعفاف علی المسئلۃ، الحدیث:3522، ج:3، ص:273)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں زکوۃ کسی مال میں نہ ملے گی مگر اسے ہلاک کردے گی۔

قحط کا سبب

حدیث9: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَامَنَعَ قَوْمٌ نِ الزَّكَاةَ اِلَّاابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ.

(المعجم الاوسط، الحدیث:4577، ج:3، ص:275,286)

ترجمہ : حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو قوم زکاۃ نہ دے گی اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔

خشکی وتری میں مال تلف ہونے کا سبب

حدیث 10: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَاتَلِفَ مَالٌ فِيْ بَرٍّ وَلَابَحْرٍ اِلَّابِحَبْسِ الزَّكَاةِ.

(الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، الترھیب من منع الزکوٰۃ، الحدیث:16، ج:1 ص:308)

ترجمہ : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے کے سبب سے تلف ہوتا ہے۔

مال پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا

حدیث 12: عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَمَرَّأَبُوْذَرٍّ وَهُوَ يَقُوْلُ بَشِّرِ الْكَانِزِيْنَ بِكَيٍّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ.

(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ، باب فی لکنازین للاموال والتغلیظ علیھم، الحدیث:2307، ص835)

ترجمہ : حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں قریش کی ایک جماعت میں تھا تو حضرت ابوذر گزرے وہ کہہ رہے تھے کہ مال جمع کرنے والوں کو سنادو کہ (جس مال کی زکوۃ نہ نکالی گئی) مال ان کی پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

مالداروں سے سخت حساب

حدیث12: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلٰى أَغْنِيَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ أَمْوَالِهِمْ بِقَدْرِ الَّذِيْ يَسَعُ فُقَرَائَهُمْ وَلَنْ يُّجْهَدَ الْفُقَرَاءُ اِذَاجَاعُوْا اَوعَرُوْا اِلَّا بِمَايَصْنَعُ أَغْنِيَاؤُهُمْ أَلَا،وَاِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا.

(الترغيب و الترهيب، كتاب الصدقات، الحديث:5، ج:1، ص:306)

ترجمہ: حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مالداروں پر ان کے مال میں فقیروں کی قدر کفایت بھر زکوۃ فرض فرمائی ہے تو فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اُٹھائیں گے مگر مالداروں کے ہاتھوں، سن لو، ایسے تونگروں (مالداروں) سے اللہ تعالیٰ سخت حساب لے گا اور انھیں دردناک عذاب دے گا۔

اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور

حدیث 13: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَال رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: وَیْلٌ لِّلاغْنِیَاءِ مِنَ الْفُقَراءِ یَوْمَ الْقِیامَۃِ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاظَلَمُوْنَاحَقُوْقَنَاالَّتِیْ فَرَضْتَ لَنَاعَلَیْھِمْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلالِی لَاُ دْنِیَنَّکَ وَلَاُ دْنِیَنَّکَ وَلَاُبَاعِدَنَّھُمْ.

(المعجم الاوسط، باب العين، الحديث:4813، ج:3، ص:349)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن تونگروں کے لیے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے محتاج عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمارے حقوق جو تو نے ان (مالداروں) پر فرض کیے تھے انھوں نے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی کہ تمھیں اپنا قرب عطا کروں گا اور انہیں دور رکھوں گا اور انہیں دردناک عذاب دوں گا

تین جنتی اور تین جہنمی

حدیث 14: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَال رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلاثَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَاَوَّلُ ثَلاثَۃٍ یَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَاَمَّا اَوَّلُ ثَلاثَۃٍ یَدْخُلُونَ الْجَنَّۃَ فالشَّھِیْدُ وَعَبْدٌ مَمْلُوْکٌ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَنَصَحَ لِسَیِّدِہٖ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِیَالٍ وَاَمَّااَوَّلُ ثَلاثَۃٍ یَدْخُلُوْنَ النارَ فَاَمِیْرٌ مُسَلَّطٌ وَذُوْثَرْوَۃٍ مِّنْ مَالٍ لَایُؤَدِّی حَقَّ اللّٰہِ فِیْ مَالِہٖ وَفَقِیْرٌ فَخُوْرٌ.

(الترغيب والترهيب باب الترهيب من منع الزكاة ج1 ص539)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت میں پہلے تین شخص جائیں گے۔ (1) شہید (2) وہ غلام جس نے اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کی اور اپنے آقا کی خیرخواہی کی (3) اہل وعیال والا پاک دامن پارسا شخص۔ اور دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے (1) ظالم امیر (2) وہ تونگر (مالدار) جو اپنے مال سے اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا ہے (3) فخر کرنے والا فقیر۔

چار اہم ترین فرض

حدیث 15: عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ حَزْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَال رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: اَرْبَعٌ فَرَضَھُنَّ اللّٰہُ فِیْ الْاِسْلَامِ فَمَنْ جَاءَ بِثَلاثٍ لَمْ یُغْنِیْنَ عَنْہُ شَیْئًا حَتّٰی یَاتِیَ بِھِنَّ جَمِیْعًا الصَّلٰوۃُ والزَّکٰوۃُ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَیْتِ. رواہ احمد.

(المسند للامام احمد بن حنبل، حديث زياد بن نعيم، الحديث: 17804، ج:6، ص:236)

ترجمہ : حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں جو ان میں سے تین ادا کرے گا وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی۔ جب تک پوری چاروں بجانہ لائے ۔نماز، زکوۃ، روزہ رمضان، حج بیت اللہ۔

زکوۃ نہ دینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

حدیث16: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : أُمِرْنَا بِاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَمَنْ لَمْ يُزَكِّ فَلَاصَلَاةَ لَهٗ.

(المعجم الكبير، الحديث:10095، ج:10، ص:103)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز قبول نہیں۔

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا

حدیث17: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ وَمَازَادَاللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّاعِزًّا وَمَاتَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّارَفَعَهُ اللّٰهُ.

(صحیح مسلم، کتاب البر و الصلقو الادب، باب استحباب العفو والتواضع، الحدیث:6592، ص113)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا ہے اور بندہ کسی کا قصور معاف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت ہی بڑھائے گا۔ اور جو اللہ کے لیے تواضع کرے اللہ اسے بلند فرمائے گا۔

جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا

حدیث18: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ فِي الْجَنَّةِ يَاعَبْدَ اللّٰهِ! هٰذَاخَيْرٌ ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُوْبَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَاعَلٰى أَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : نَعَمْ ، وَاَرْجُوْاَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

(صحیح البخاری، کتاب الفضائل اصحاب النبی ﷺ، الحدیث:3666، ص298)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرماتے ہیں ﷺ جو شخص اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے وہ جنت کے سب دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں جو نمازی ہے دروازۂ نماز سے بلایا جائے گا جو اہل جہاد ہے دروازہ جہاد سے بلایا جائے گا جو اہل صدقہ ہے وہ دروازہ صدقہ سے بلایا جائے گا جو روزہ دار ہے باب الریان سے بلایا جائے گا صدیق اکبر نے عرض کی اس کی تو کچھ ضرورت نہیں کہ ہر دروازے سے بلایا جائے۔ (یعنی مقصود دخول جنت ہے وہ ایک دروازے سے حاصل ہے) کیا کوئی ایسا بھی ہے جو سب دروازوں سے بلایا جائے ؟ فرمایا: ہاں میں امید کرتا ہوں کہ تم ان میں سے ہو۔

کھجور برابر صدقہ پہاڑ برابر اجر

حدیث 19: عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ وَإِنَّ اللّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّی أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّی تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

(صحيح البخاری، كتاب الزكوٰة، باب لاتقبل صدقة من غلول، الحديث:141، ص111،)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کھجور برابر حلال کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ نہیں قبول فرماتا مگر حلال کو، تو اسے اللہ تعالیٰ دست راست سے قبول فرماتا ہے پھر اسے اس کے مالک کے لیے پرورش کرتا ہے۔ جیسے تم میں کوئی اپنے بچھڑے کی تربیت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ برابر ہو جاتا ہے۔

بشارت عظمیٰ

حدیث 20: عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ أَبِی عَبْدِ اللّهِ قَالَ أَخْبَرَنِی صُهَيْبٌ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِی هُرَيْرَةَ وَمِنْ أَبِی سَعِيدٍ يَقُولَانِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّهِ صَلَّی اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِی لَا نَدْرِی عَلَی مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِی وَجْهِهِ الْبُشْرَی فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ

السَّبْعَ إِلَّا فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ

(سنن النسائی، كتاب الزكوٰة، باب وجوب الزكوٰة، الحديث:6440، ص:6644)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس کو تین بار فرمایا پھر سر جھکا لیا تو ہم سب نے سر جھکا لیے اور رونے لگے یہ نہیں معلوم کہ کس چیز پر قسم کھائی پھر حضور ﷺ نے سر مبارک اُٹھا لیا اور چہرۂ اقدس میں خوشی نمایاں تھی تو ہمیں یہ بات سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی اور فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اور رمضان کا روزہ رکھتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو۔

زکوۃ مال پاک کرتی ہے

حدیث 22: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّهُ تَعَالَی عَنْهُ قَالَ: أَتَی رَجُلٌ مِنْ تَمِيمٍ رَسُولَ اللّهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّهِ إِنِّی ذُومَالٍ كَثِيرٍ وَذُوأَهْلٍ وَمَالٍ وَحَاضِرَةٍ فَأَخْبِرْنِی كَيْفَ أَصْنَعُ وَكَيْفَ أُنْفِقُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ، فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ، وَتَصِلُ أَقْرِبَائَكَ وَتَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْكِينِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ. رواہ احمد

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحديث:12397، ج:4، ص:273)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ تمیم کے ایک شخص سرور دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ میں بہت مالدار ہوں تو مجھے بتائیں کہ کیا کروں کیسے خرچ کروں؟ حضور اقدس

ﷺ فرماتے ہیں اپنے مال کی زکوۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے تجھے پاک کردے گی اور رشتہ داروں سے سلوک کر اور مسکین، پڑوسی اور سائل کا حق پہچان۔

جنت کی ضمانت

حدیث 23: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: لِمَنْ حَوْلَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ اُكْفُلُوْا لِیْ بِسِتٍّ اَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ، قُلْتُ: مَاهِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلٰوةُ وَالزَّكَاةُ وَالْاَمَانَةُ وَالْفَرْجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ.

(المعجم الاوسط، باب الفاء، الحدیث: 4925، ج:3، ص:396)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو میرے لیے چھ چیزوں کی کفالت کرے میں اسکے لیے جنت کا ضامن ہوں میں نے عرض کی وہ کیا ہیں یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا نماز، زکاۃ، امانت، شرمگاہ، شکم، زبان۔

اسلام کا پل

حدیث 24: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلزَّكَاةُ قَنْطَرَةُ الْاِسْلَامِ. رواہ الطبرانی فی الاوسط والکبیر.

(المعجم الاوسط، باب المیم، الحدیث: 8937، ج:6، ص:327)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا زکاۃ اسلام کا پل ہے۔

اسلام کا پورا ہونا

حدیث 25: رُوِیَ عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُمْ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَقَالَ لَنَا النَّبِیُّ ﷺ: اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ (رواہ البزار)

(مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ باب فرض الزکوٰۃ، الحدیث: 4326، ج:3، ص:198)

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے اموال کی زکاۃ ادا کرو۔

ایمان کی علامت

حدیث 26: عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیُؤَدِّ زَكَاةَ مَالِهٖ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیَقُلْ: حَقًّا اَوْلِیَسْكُتْ وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهُ.

(المعجم الکبیر، الحدیث: 13561، ج:12، ص:324)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مال کی زکاۃ ادا کرے، اور جو اللہ ورسول پر ایمان لاتا ہے۔ وہ حق بولے یا سکوت کرے (یعنی بُری بات زبان سے نہ نکالے) اور جو اللہ ورسول پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

مال کی حفاظت کا مضبوط قلعہ

حدیث27: عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: حَصِّنُوْا أَمْوَالَکُمْ بِالزَّکَاۃِ وَدَاوُوْا مَرْضَاکُمْ بِالصَّدَقَۃِ وَاسْتَقْبِلُوْا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ. (رواہ الطبرانی والبیھقی)

(مراسیل ابی داود،،مع،،سنن ابی داود،باب فی الصائم یصیب اھلہ،ص:8)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ زکاۃ دے کر اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو اور اپنے بیماروں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلا نازل ہونے پر دعا و تضرع سے استعانت کرو۔

شر دور کردیا جاتا ہے

ترجمہ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا أَدَّیْتَ زَکَاۃَ مَالِکَ فَقَدْ أَذْھَبْتَ عَنْکَ شَرَّہٗ.

(المعجم الاوسط،باب الالف،الحدیث:1579،ج:1،ص:431)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے جب تو اپنے مال کی زکاۃ ادا کردی تو،تو نے اپنے سے اس مال کے شر کو دور کردیا

کیا سونے کا زیور کنز ہے؟

حدیث30: عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ: کُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَھَبٍ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ: اَکَنْزٌ ھُوَ؟ فَقَالَ : مَابَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰی زَکٰوتُہٗ فَزُکِّیَ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ.

(سنن ابی داؤد، کتاب،باب الکنز ماھو وزکوۃ الحلی،الحدیث:1564،ص:1338)

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں میں سونے کے زیور پہنا کرتی تھی میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا یہ کنز ہے(جس کے بارے میں قرآن میں وعید آئی ہے) ارشاد فرمایا جو اس حد کو پہونچے کہ اس کی زکوۃ ادا کی جائے اور ادا کردی گئی تو کنز نہیں۔

(1) خزانہ سے مراد وہ خزانہ ہے جس کی برائی قرآن کریم میں ہے والذین یکفرون الذھب والفضۃ الایۃ۔سوال یہ فرمارہی ہیں کہ اس سونے کی تجارت تو کرنا نہیں ہے صرف پہننے کے لئے ہے،تو کیا یہ بھی اس آیت کریمہ کی زد میں آتا ہے،وہ سمجھی یہ تھیں کہ جیسے پہننے کے کپڑوں میں زکوٰۃ نہیں،تو ہوسکتا ہے کہ پہننے کے زیور میں بھی نہ انہیں یہ خیال نہ رہا کہ کپڑا ضروریات زندگی کی چیز ہے،زیور ایسا نہیں۔(2) اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ استعمالی زیور پر زکوۃ ہے یہ حدیث بالکل صحیح ہے،میرک نے فرمایا کہ اس کے راوی امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں،اسے حاکم اور ابن قطان نے بھی نقل فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے(مرقاۃ) مطلب یہ ہے کہ اگر زیور کی زکوۃ نہ دی جائے تو یہ بھی کنز میں داخل ہے جس پر قرآن کریم میں سخت وعید آئی اگر زکوۃ دی جائے تو کنز نہیں۔

آگ کے کنگن

حدیث29: عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ اِمْرَاَتَیْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَفِیْ اَیْدِیْھِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ: لَھُمَا اَتُؤَدِّیَانِ زَکٰوتَہٗ؟ فَقَالَتَا: لَا ،فَقَالَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَتُحِبَّانِ اَنْ یُّسَوِّرَکُمَا اللّٰہُ

بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا: لَا .قَالَ فَاَدِّیَازَکٰوتَہٗ.

(جامع الترمذی،ابواب الزکوٰۃ،باب ماجاء فی زکوۃ الحلی،الحدیث:637،ص:1709)

ترجمہ: بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی کہ دوعورتیں حاضر خدمت اقدس ہوئیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے ارشادفرمایاتم ان کی زکوۃ اداکرتی ہوعرض کی نہیں،فرمایا کیاتم اسے پسند کرتی ہوکہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟عرض کی نہ،فرمایاتوان کی زکوۃ ادا کرو۔

آگ کے کنگن

حدیث30: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ : دَخَلْتُ اَنَاوَخَالَتِیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ: وَعَلَیْھَا اَسْوِرَۃٌ مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ لَنَا:اَتُعْطِیَانِ زَکَاتَہٗ ؟ قَالَتْ: فَقُلْنَا:لَا،قَالَ : اَمَاتَخَافَانِ اَنْ یُسَوِّرَکُمَااللّٰہُ اَسْوِرَۃً مِّنْ نَارٍ اَدِّیَازَکَاتَہٗ.

(مسندالامام احمد ج۶ ص ۴۶۱ ۔من احادیث اسماء بنت یزیدرضی اللہ تعالیٰ عنھا)

ترجمہ: اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں اور میری خالہ حاضر خدمت اقدس ﷺ ہوئیں اور ہم سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھیں۔سرکار ﷺ نے ارشادفرمایااس کی زکاۃ دیتی ہو؟عرض کی نہیں۔فرمایا کیاڈرتی نہیں ہوکہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے اس کی زکوۃ ادا کرو۔

(1) یہ سونے چاندی کے کنگن پہننے کے تھے،تجارتی نہ تھے وزنی تھے کہ ساڑھے سات تولہ ان کا وزن تھا،اس لئے ان بیبیوں سے پوچھا گیا،یہ سوال فرمانا آئندہ حکم کی تمہید ہے،جیسے رب تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے پہلے پوچھا کہ تمہارے ہاتھ

میں کیا ہے،کیوں پوچھا،آئندہ کلام کی تمہید کے لئے،لہٰذا اس سوال سے حضور انور ﷺ کی بے علمی ثابت نہیں ہوسکتی،حضور انور ﷺ اپنے ہر ایک امتی کے ہر ایک عمل سے خبردار ہیں،دیکھو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے کس امتی کے اعمال آسمان کے تاروں کے برابر ہیں، تو فرمایا عمر فاروق کے رضی اللہ عنہ معلوم ہوا کہ ہر امتی کے اعمال بلکہ ان کے ٹوٹل کی بھی خبر ہے۔(2) اس وعید سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں زکوٰۃ سے مراد شرعی فرضی زکوٰۃ ہے نہ کہ نفلی صدقہ کیونکہ نفل ادا نہ کرنے پر سزا یا وعید نہیں ہوتی۔(3) شاید امام ترمذی کو یہ حدیث صحیح ہو کر نہ ملی،تو وہ اپنے علم کی بنا پر یہ فرما گئے ورنہ اصل حدیث بہت اسنادوں سے مروی ہے چنانچہ ابوداؤد و نسائی اور ابن ماجہ بلکہ خود ترمذی نے بھی حضرت علی سے روایت کی کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا چاندی کی زکوٰۃ ہر چالیس درہم سے ایک درہم ادا کرو،نیز ابوداؤد ونسائی نے روایت کی کہ ایک عورت اپنی لڑکی کو لے کر حاضر بارگاہ نبوی ہوئی،جس کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے تو فرمایا کہ کیا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو عرض کیا نہیں فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ کل تم کو دوزخ میں آگ کے کنگن پہنائے جائیں،تو اس نے فوراً کنگن اتار کر حضور ﷺ کی طرف پھینک دیئے،اور بولی یہ اللہ رسول کے لئے صدقہ ہیں،یہ حدیث بالکل صحیح الاسناد ہے،نیز ابوداؤد نے عبداللہ ابن شداد ابن الہاد سے روایت کی کہ ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اپنا واقعہ سنایا کہ میرے پاس ایک بار حضور ﷺ تشریف لائے میں ہاتھوں میں کنگن پہنے بیٹھی تھی تو فرمایا اے عائشہ کیا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو،میں بولی نہیں،تو فرمایا دوزخ

میں جانے کے لئے یہ کافی ہیں، اسے حاکم نے بھی نقل فرمایا اور فرمایا یہ حدیث صحیح ہے ،غرض یہ کہ زیور پر زکوٰۃ واجب ہونے کی صحیح احادیث بہت ہیں، اور قرآنی آیات سے ان کی تائید ہے، اگلی حدیث بھی آرہی ہے (فتح القدیر، مرقات) خیال رہے کہ ابن لہیعہ کو امام ترمذی نے ضعیف کہا، مگر امام طحاوی نے ان کی توثیق کی ہے، امام اعظم کا مذہب نہایت قوی ہے اور استعمالی زیوروں پر زکوۃ فرض ہے۔

روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے

حدیث31: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ صِيَامُ الرَّجُلِ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى يُؤَدِّىَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

(کنز العمال ج٤ ص٣١٦ ـ حديث٤٦٤٦ ـ باب صدقة الفطر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بندہ کا روزہ آسمان وزمین کے درمیان معلق رہتا ہے جب تک صدقۂ فطر ادا نہ کرے۔

فطرہ روزے کی طہارت ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ فطر مقرر فرمائی کہ لغو اور بے ہودہ کلام سے روزہ کی طہارت اور مساکین کی خوراک ہو جائے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب صدقة الفطر، الحدیث:1609، ص:1343)

☆☆☆

....

☆☆☆

زکوٰۃ کے اہم مسائل

زکوٰۃ کا لغوی معنی

(هی) لغة الطهارة والنماء

''لغت میں زکوٰۃ سے مراد طہارت اور اضافہ ہے۔''

(تنور الأبصار، کتاب الزکوٰۃ، ج:3،ص:206-203)

زکوٰۃ کی تعریف

الزکوٰۃ تملیك جزء مال عینه الشارع من مسلم فقیر غیر هاشمی ولا مولاه مع قطع المنفعة عن المملك من کل وجه لله تعالی۔

ترجمہ: زکوٰۃ شارع کی مقرر کردہ حصہ کا فقط رضائے الٰہی کی لیے کسی مسلمان فقیر کو اس طرح مالک بنانا کہ مالک نے اس شئے سے نفع حاصل کرنا ہر طرح سے منقطع کرلیا ہو بشرطیکہ وہ مسلمان ہاشمی نہ ہو اور نہ ہی اس کا مولیٰ ہو۔

(تنور الأبصار، کتاب الزکوٰۃ، ج:3،ص:206-203)

زکوٰۃ کا حکم

فهی فریضة محکمة یکفر جاحدها ویقتل مانعها وتجب علی الفور عند تمام الحول حتی یأثم بتأخیره من غیر عذر۔

ترجمہ: زکوٰۃ فرض قطعی ہے جواس کی فرضیت کا انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا، اور اسکی ادائیگی سے انکار کرنے والے کو قتل کیا جائے گا، اور زکوٰۃ سال تمام پر بلا تاخیر واجب ہے حتی کہ جو بلا عذر شرعی تاخیر کرے گا گناہ گار ہوگا۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الاول، ج:1، ص:170)

زکوٰۃ کب فرض ہوئی

فـرضت فى السنة الثانية قبل فرض رمضان،

ترجمہ: زکوٰۃ دو 2 ہجری کو رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے ہوئی۔

(تنور الأبصار، كتاب الزكوٰة، ج:3، ص:203)

زکوٰۃ کن اشیاء پر

سوال: زکوٰۃ کن اشیاء پر واجب ہوتی ہے؟

جواب: تین طرح کے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

(1) ثمنِ خلقی (سونا، چاندی)، ثمنِ اصطلاحی (جیسے رائج الوقت نوٹ)

(2) مالِ تجارت (3) چرائی پر چھوڑے ہوئے جانور

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

''سونا چاندی اور مالِ تجارت اور چرائی پر چھوٹے ہوئے جانور۔''

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:139)

زکوٰۃ کی شرائط

(1) اسلام (2) عقل و بلوغ (3) آزاد (4) مال بقدر نصاب (5) پورے طور پر اس کا مالک ہو (6) نصاب کا دین سے فارغ ہونا (7) نصاب حاجت اصلیہ سے

فارغ ہو (8) مال نامی ہو (9) حولان الحول (سال کا گزرنا)

اسلام

حتى لا تـجـب عـلـى الـكـافر ثم الإسلام كما هو شرط الوجوب شرط لبقاء الزكاة عندنا حتى لو ارتد بعد وجوبها سقطت كما فى الموت فلو بقى على ارتداده سنين فبعد إسلامه لا يجب عليه شىء لتلك السنين۔

ترجمہ: کافر پر زکوٰۃ واجب نہیں، پھر ہمارے (احناف) کے نزدیک جس طرح اسلام وجوبِ زکوٰۃ کیلئے شرط ہے اسی طرح بقائے زکوٰۃ کیلئے بھی شرط ہے یعنی اگر کوئی مسلمان وجوبِ زکوٰۃ کے بعد (معاذ اللہ) مرتد ہو گیا تو اس کی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی جیسا کہ فوت ہو جانے کی صورت میں ساقط ہو جاتی ہے۔ پس کچھ سال مرتد رہا پھر اس اسلام قبول کر لیا تو ان برسوں کی اس پر کوئی شے واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الاول، ج:1، ص:171)

عقل و بلوغ

فليس الزكاة على صبى ومجنون إذا وجد منه الجنون فى السنة كلها

ترجمہ: نابالغ بچے اور مجنون پر زکوٰۃ واجب نہیں جب جنون پورے سال کو گھیرے ہوئے ہو۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الاول، ج:1، ص:171)

آزاد

لا تجب الزكاة على العبد ,وإن كان مأذونا فى التجارة ,وكذا المدبر وأم الولد والمكاتب ,وأما المستسعى فحكمه حكم المكاتب

ترجمہ: غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں اگرچہ ماذون ہو (یعنی اس کے مالک نے تجارت کی اجازت دی ہو) وجیسا کہ مدبر یا ام ولد یا مکاتب، اور مُستسعیٰ (یعنی غلام مشترک جس کو ایک شریک نے آزاد کر دیا اور چونکہ وہ مالدار نہیں اس وجہ سے باقی شریکوں کے حصے کما کر پورے کرنے کا اُسے حکم دیا گیا) اس کا حکم مکاتب کی طرح ہی ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الاول، ج:1، ص:171)

مال بقدر نصاب

فلا تجب فى أقل منه

ترجمہ: مال اگر نصاب سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الاول، ج:1، ص:172)

زکوٰۃ کا نصاب

شریعتِ مطہرہ نے سونے کی نصاب پر کہ حوائجِ اصلیہ سے فارغ ہو خواہ وُہ روپیہ اشرفی ہو، گہنا (زیور)، برتن یا ورق یا کوئی شَے، حولان حول قمری کے بعد چالیسواں حصّہ زکوٰۃ مقرر فرمایا ہے، سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے (87.48 گرام) ہے

اور چاندی کی ساڑھے باون تولے (612.36 گرام)، پھر نصاب کے بعد جو کچھ نصابِ مذکور کے پانچویں حصہ تک نہ پہنچے معاف ہے اُس پر کچھ واجب نہیں

هذاهومذهب صاحب المذهب رضى الله تعالىٰ عنه وهو الصحيح

(یہی صاحبِ مذہب (امام اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے اور یہی صحیح ہے

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج:10، ص:75)

نوٹ اور متفرق اموال کی زکوٰۃ کا نصاب

سوال: نوٹ اور متفرق اموال کیز کوٰۃ کا کیا نصاب ہوگا؟

جواب؛ اس میں فقہاء کرام قائدہ کلیہ یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ اگر اموال متفرق (کچھ سونا، کچھ چاندی) یا صرف نقدی ہو تو جس نصاب کی مالیت کم بنتی ہوگی ان میں اسی نصاب کا اعتبار کیا جائے گا تا کہ فقراء کو فائدہ ہو۔ اور فی زمانہ سونے اور چاندی کے نصاب کی مالیت میں تقریباً ایک اور سات کی نسبت ہے،

لٰہذہ فی زمانہ نقدی اور متفرق اموال جب چاندی کے نصاب ساڑھے باون تولے (612.36 گرام) کی رائج الوقت قیمت کے مساوی ہوں جائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی، جوان کا چالیسواں حصہ ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں

جو تقویم فقیروں کے لیے انفع ہوا سے اختیار کریں، اگر سونے کو چاندی کرنے میں فقراء کا نفع زیادہ ہے تو وہی طریقہ برتیں، اور چاندی کو سونا ٹھہراتے ہیں تو یہی ٹھہرائیں، اور دونوں صورتیں نفع میں یکساں تو مزکی (زکوٰۃ دینے والے) کو اختیار۔

درمختار میں ہے:

لو بلغ احد هما نصاباً دون الاخر تعين مايبلغ به ولو بلغ باحدهما نصاباً و خمساً وبا لا خراقل قومه بالا نفع للفقير سراج اه وفى ردالمحتار عن النهر عن الفتح يتعين ما يبلغ نصاباً دون مالا يبلغ فان بلغ بكل منهما واحد هما اروج تعين التقويم بالا روج اه وفى شرح النقايه للقهستاني و ان تساويا فالما لك مخير۔

ترجمہ: اگر ایک کو ضم کرنے نصاب بنتا ہے دوسری سے نہیں، تو جس سے بنتا ہو وہ ضم کے لیے متعین ہوگا، اور اگر ایک کو ضم کرنے سے نصاب اور خمس بنتا ہے اور دوسرے سے کم بنتا ہے تو فقیر کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو اس سے قیمت بنائے، سراج اھ۔اور ردالمحتار میں بحوالہ نہر، فتح سے منقول ہے کہ نصاب کو پہنچانے والے کی قیمت ضم کے لیے متعین ہوگی دوسرے کی نہیں، اگر دونوں سے نصاب پورا ہو جبکہ ایک رواج سے زائد ہے تو جو زیادہ رائج ہو اس کے ساتھ قیمت لگانا متعین ہوگا اھ اور شرح نقایہ للقہستانی میں ہے: اگر دونوں برابر ہوں تو مالک کو اختیار ہے۔

(الفتاوىٰ الهندية، كتاب الزكوٰة،الباب الاول، ج:1،ص:116)

پورے طور پر اس کا مالک ہو

هو ما اجتمع فيه الملك واليد وأما إذا وجد الملك دون اليد كالصداق قبل القبض أو وجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لا تجب فيه الزكاة

ترجمہ: مال کا اس طرح کا مالک ہو کہ مِلک اور قبضہ دونوں مجتمع ہوں، پس جب

قبضہ کے بغیر مِلک پائی جائے جیسے صدقات قبل قبضہ، یا مِلک کے بغیر قبضہ پایا جائے جیسے مکاتب اور مدیون کی ملک تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں

(الفتاوىٰ الهندية، كتاب الزكوٰة،الباب الاول، ج:1،ص:172)

نصاب کا دین سے فارغ ہونا

كل دين له مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزكاة سواء كان الدين للعباد كالقرض وثمن البيع وضمان المتلفات وأرش الجراحة ,وسواء كان الدين من النقود أو المكيل أو الموزون أو الثياب أو الحيوان وجب بخلع أو صلح عن دم عمد ,وهو حال أو مؤجل أو لله -تعالى- كدين الزكاة

ترجمہ: ہر وہ دین بندوں میں جس کا کوئی مطالبہ کرنے والا ہو تو مانع وجوب زکوٰۃ ہے برابر ہے کہ وہ دین بندوں کا ہو جیسے قرض، زرِثمن، ضمان متلفات (تلف کی گئی چیزیں) دیت، برابر ہے کہ دین نقدی، یا مکیلی (کوئی ماپنے والی چیز)، یا موزونی (وزن کی زانے والی چیز)، یا کپڑے ہوں، یا حیوان ہو، بدل خلع ہو یا عمداً قتل کی صلح کا بدل ہو، فی الحال ہو یا موجل ہو۔ یا دین حقیقۃً اللہ عزوجل کا ہو جیسے دین زکوٰۃ ہے۔

(الفتاوىٰ الهندية، كتاب الزكوٰة،الباب الاول، ج:1،ص:172)

نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو

عن حاجته الأصلية فليس فى دور السكنى وثياب البدن وأثاث المنازل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة

ترجمہ: حاجتِ اصلیہ یعنی جس کی طرف زندگی بسر کرنے میں آدمی کو ضرورت ہے

اس میں زکوۃ واجب نہیں جیسے رہنے کا مکان، (گرمیوں، سردیوں) میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان۔ سواری کے جانور۔ خدمت کے لئے لونڈی، غلام، ہتھیار، (پیشہ وروں کے اوزار، اہلِ علم کے لئے حاجت کی کتابیں)

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج:1، ص:173)

مال نامی ہو

منها كون النصاب ناميا حقيقة بالتوالد والتناسل والتجارة أو تقديرا بأن يتمكن من الاستنماء بكون المال في يده أو في يد نائبه وينقسم كل واحد منهما إلى قسمين خلقي ,وفعلي فالخلقي الذهب والفضة ;لأنهما لا يصلحان للانتفاع بأعيانهما في دفع الحوائجَ الأصلية فتجب الزكاة فيهما نوى التجارة أو لم ينو أصلا أو نوى النفقة والفعلي ما سواهما ويكون الاستنماء فيه بنية التجارة أو الإسامة ,ونية التجارة والإسامة لا تعتبر ما لم تتصل بفعل التجارة أو الإسامة ثم نية التجارة قد تكون صريحا وقد تكون دلالة۔

ترجمہ: زکوۃ کی شرائط سے ہے کہ نصاب بڑھنے والا ہو، بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے، جیسے توالد، تناسل، اور تجارت یا تقدیراً ہو۔ کہ اگر بڑھانا چاہے تو بڑھائے، مال چاہے اس کے قبضہ میں ہو یا اُس کے نائب کے قبضہ میں ہو۔ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں، (1) خلقی (2) فعلی، پس خلقی سونا اور چاندی ہے ، کیونکہ بنفسہٖ ان دونوں میں منتفع ہونے کی صلاحیت نہیں لہٰذا ان میں زکوۃ واجب ہے تجارت کی نیت ہو یا نہ

ہو، یا نفقہ کی نیت ہو، فعلی سوائے سونا چاندی سب کہ بنیت تجارت یا اسامۃ ان سے استنماء ہوگا، اور نیت تجارت اور اسامۃ معتبر نہ جب تک فعلِ تجارت یا اسامۃ سے متصل نہ ہو۔ پھر تجارت کی نیت کبھی صراحتاً ہوتی ہے کبھی دلالۃً

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج:1، ص:174)

حولان الحول

العبرة في الزكاة للحول القمري ،وإذا كان النصاب كاملا في طرفي الحول فنقصانه فيما بين ذلك لا يسقط الزكاة.

ترجمہ: سال سے مراد قمری سال ہے (یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ (12) مہینے) شروع سال اور آخر سال میں نصاب کامل ہے مگر درمیان میں نصاب کی کمی ہو گئی تو یہ کمی کچھ اثر نہیں رکھتی یعنی زکوۃ واجب ہے۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج:1، ص:175)

سال پورا ہونے میں مہینے کا اعتبار ہے یا دن کا

سوال: سال پورا ہونے میں مہینے کا اعتبار ہے یا دن کا؟

جواب: سال پورا ہونے میں نہ فقط مہینے کا اعتبار کیا جائے گا اور نہ فقط دن کا بلکہ منٹوں تک کا اعتبار ہے، یعنی سب سے پہلے جس قمری مہینے کی جس تاریخ کے جس گھنٹے کے جس منٹ مالک نصاب ہوا اور سال ختم ہونے کے بعد اسی قمری مہینے کی اسی تاریخ کے اسی گھنٹے کے اسی منٹ تک نصاب باقی رہا تو اس پر زکوۃ واجب ہوئی، اور جب تک وہ مالک نصاب رہا تو سال بسال وہی قمری مہینہ وہی تاریخ، وہی گھنٹہ وہی منٹ

اس کی زکوٰۃ کا سال رہے گا، دوران سال نصاب میں کمی بیشی کا بھی اعتبار نہیں سال کے اول آخر کو دیکھے گے۔ اور عیسوی سال اعتبار کرنا بھی جائز نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

ستمبر اکتوبر کا اعتبار حرام ہے، نہ اس کے اوقاتِ آمدنی پر لحاظ، بلکہ سب میں پہلی جس عربی مہینے کی جس تاریخ جس گھنٹے منٹ پر وہ 56 روپیہ کا مالک (نصاب کا مالک ہوا) اور ختمِ سال تک یعنی وہی عربی مہینہ وہی تاریخ وہی گھنٹہ منٹ دوسرے سال آنے تک اُس کے پاس نصاب باقی رہا وہی مہینہ تاریخ منٹ اپس کے لیے زکوٰۃ دینا فرض ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:157)

زکوٰۃ کس ماہ دینا افضل

سوال: زکوٰۃ کس ماہ دینا اولیٰ ہے؟

جواب: جب سال تمام ہو فوراً پورا کرے، ہاں اولیّت چاہے تو سال تمام ہونے سے پہلے پیشگی ادا کرے، اس کے لیے ماہِ مبارک رمضان ہے جس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستّر فرضوں کے برابر۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص: 183)

حاجتِ اصلیہ کی تعریف

حاجته الأصلية ,وهی مسكنه ,وأثاث مسكنه وثيابه وخادمه , ومركبه وسلاحه۔

ترجمہ: مکان سامان خانہ داری پہننے کے کپڑے، خادم، سواری کا جانور (کار، موٹر

سائیکل)، ہتھیار،

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوة، الباب السابع فی المصارف، ج:1، ص:188)

قرآنِ مجید

سوال: قرآن مجید کا حافظ اور غیر حافظ کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: غیر حافظ کیلئے ایک قرآن مجید حاجتِ اصلیہ ہے، اگر چہ کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو۔ ایک سے زائد اگر بقدر نصاب ہیں تو زکوٰۃ نہیں لے سکتا، اور حافظ کی منزل پر منحصر اگر منزل مضبوط ہے کہ اس کو تلاوت کیلئے قرآن کی حاجت نہیں تو حاجت اصلیہ نہیں، اگر منزل کمزور ہے اور اس کو یاد کرنے کیلئے قرآن مجید کی ضرورت پڑتی ہے تو اس حافظ کیلئے حاجت اصلیہ ہے

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لو كان عنده من المصاحف ,وهو يحتاج إليه ,وإن كان لا يحتاج إليه ,وهو يساوی مائتی درهم لا يجوز صرف الزكاة إليه

ترجمہ: اگر کسی کے پاس قرآن مجید ہے، اور اس کو قرآن کی ضرورت بھی ہے، (تو حاجت اصلیہ ہے) اور اس کو قرآن کی ضرورت نہیں اور قرآن مجید دوسو درہم (بقدر نصاب) کے مساوی ہے، (تو حاجت اصلیہ نہیں، لہٰذا) اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوة، الباب السابع فی المصارف، ج:1، ص:188)

اسلامی کتب

سوال: دینی کتب کا حکم ہے۔

جواب: اہلِ علم کیلئے دینی کتب بقدرِ ضرورت حاجتِ اصلیہ ہیں اگر چہ کتنی ہی قیمتی ہوں۔

ردالمحتار میں ہے۔

كتب العلم إن كان من أهله ، فإن كان له فضل عن ذلك تبلغ قيمته مائتى درهم حرم عليه أخذ الصدقة

ترجمہ: دینی کتب (بقدرضرورت) اہل علم کیلئے (حاجت اصلیہ) ہیں، اگر حاجت سے زائد ہیں اوران کی قیمت دوسو درہم (بقدر نصاب) کو پہنچتی ہے، (تو وہ اضافی کتب حاجت اصلیہ نہیں) اس زکوٰۃ لینا حرام ہے۔

ردالمحتار میں ہے۔

كتب العلم للمحتاج إليها تدريسا أو حفظا أو تصحيحا

ترجمہ: دینی کتب جس کوان کی حاجت ہو حاجت اصلیہ ہیں، چاہے تدریس کیلئے ہو یا یادکرنے کیلئے ہو یا تصحیح کیلئے ہو

(الدرمختار، ردالمحتار۔ کتاب الزکوۃ، ج:3،ص:217)

کفاراور بدمذاہب کی کتب

سوال: کفاراور بدمذاہب کی کتب کا کیا حکم ہے؟

جواب: صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار

شریعت میں فرماتے ہیں۔

کفاراور بدمذہبوں کے ردّ اوراہلِ سنت کی تائید میں جو کتابیں ہیں وہ حاجتِ اصلیہ سے ہیں یونہی عالم اگر بدمذہب وغیرہ کی کتابیں اس لئے رکھے کہ اُن کا رد کرے تو یہ بھی حاجتِ اصلیہ میں ہیں اور غیر عالم کوتو ان کا دیکھنا ہی جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت مخرجہ، حصہ پنجم، ص:17، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ)

دیگر کتب

سوال: دینی کتب کے علاوہ دیگر کتب کا حکم ہے۔

جواب: طبیب کے لئے طب کی کتابیں حاجتِ اصلیہ میں ہیں جب کہ مطالعہ میں رکھتا ہو اُسے دیکھنے کی ضرورت پڑے نحو وصرف و نجوم اور دیوان اور قصے کہانی کی کتابیں حاجتِ اصلیہ میں نہیں۔ اصول فقہ وعلم کلام واخلاق کی کتابیں جیسے احیاء العلوم وکیمیائے سعادت وغیرہما حاجتِ اصلیہ سے ہیں۔

ردالمحتار میں ہے۔

إن أريد بالأدب الظرافة كما فى القاموس وذلك ككتب الشعر والعروض والتاريخ ونحوه تمنع الأخذ ، وإن أريد به آداب النفس كما فى المغرب وهو المسمى بعلم الأخلاق كالإحياء للغزالى ونحوه فهو كالفقه لا يمنع ، وإن كتب الطب لطبيب يحتاج إلى مطالعتها ومراجعتها لا تمنع لأنها من الحوائج الأصلية كآلات المحترفين

ترجمہ: اگرارادہ ہوادب سے ظرافت کا جیسا کہ قاموس میں ہے۔ یعنی ظرافت

سے مراد شاعری، اصول شعری، تاریخ، اور اس طرح کی دیگر کتب ہوں زکوٰۃ لینے سے منع کیا جائے گا (کہ حاجت اصلیہ نہیں)، اور اگر ارادہ ہو اداب النفس کا جیسا کہ مغرب (کتاب کا نام) میں ہے، اور جسے علم الاخلاق کہتے ہیں جیسا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ یہ کی احیاء العلوم اور اس جیسی دیگر کتب تو یہ فقہ کی کتب کی طرح ہیں تو زکوٰۃ لینے سے منع نہیں کیا جائے گا (کہ حاجت اصلیہ سے ہیں) اسی طرح طبیب کے لئے طب کی کتابیں حاجب جبکہ اس کو انکے مطالعہ کی اور دیکھنے کے حاجت ہو، تو اسے زکوٰۃ لینے سے منع نہیں کیا جائے گا اس لیئے کہ یہ حاجت اصلیہ ہیں۔ جیسا پیشہ وروں کیلئے ان کے ہتھیار

(ردالمحتار۔ کتاب الزکوٰۃ، ج:3، ص:217)

کرایہ پر دیئے مکانات کا حکم

سوال: ایک شخص کے چالیس، پچاس مکان ہیں جو کرایہ پر دے رکھے ہیں، اس کی ضرورت سے زائد ہیں کیا ان پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: مکانات جو کرایہ کیلئے ہیں اگر چہ کروڑوں کی مالیت کے ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں، ہاں اُن کا کرایہ خود سے یا مالک کے دیگر اضافی مال سے مل کر نصاب کو پہنچا تو اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سیدی اعلحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

مکانات پر زکوٰۃ نہیں اگر چہ کروڑ کے ہوں کرایہ سے جو سال تمام پر انداز ہوگا اس پر زکوٰۃ آئے گی اگر خود یا اور مال سے مل کر قدر نصاب ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:10، ص:161)

سجاوٹ کیلئے رکھے ہوئے برتنوں کا حکم

سوال: ایسے برتن جو سجاوٹ کیلئے گھروں میں ہوتے ہیں، عموماً ان کو استعمال نہیں کیا جاتا، کبھی کبھار استعمال کیا جاتا ہے، کیا ان پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: برتن اور دیگر اسبابِ خانہ داری کی اشیاء پر زکوٰۃ نہیں اگر چہ لاکھوں کی ہوں۔ زکوٰۃ صرف تین چیزوں پر ہے، سونا چاندی، مالِ تجارت، اور چرائی پر چھوٹے جانور، اور کسی چیز پر زکوٰۃ نہیں۔

سیدی اعلحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

برتن وغیرہ اسبابِ خانہ داری میں زکوٰۃ نہیں اگر چہ لاکھوں روپے کے ہوں، زکوٰۃ صرف تین 3 چیزوں پر ہے: سونا، چاندی کیسے ہی ہوں، پہننے کے ہوں یا برتنے کے، سکّہ ہو یا ورق۔ دوسرے چرائی پر چھوٹے جانور۔ تیسرے تجارت کا مال۔ باقی کسی چیز پر نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:161)

فریج، اے سی، اوون، آئس بکس

سوال: کیا فریج، واشنگ مشین، اوون، آئس بکس، اے سی پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: یہ اسباب مال نامی سے نہیں ہیں لہٰذا ان پر زکوٰۃ نہیں جبکہ تجارت کیلئے نہ ہوں،

سیدی اعلحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

برتن وغیرہ اسبابِ خانہ داری میں زکوٰۃ نہیں اگر چہ لاکھوں روپے کے ہوں، زکوٰۃ صرف تین 3 چیزوں پر ہے: سونا، چاندی کیسے ہی ہوں، پہننے کے ہوں یا برتنے کے، سکّہ ہو یا ورق۔ دوسرے چرائی پر چھوٹے جانور۔ تیسرے تجارت کا مال۔ باقی کسی چیز پر نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:161)

جہیز کی زکوٰۃ

سوال: عورت کو ماں باپ کے یہاں سے جو جہیز ملتا ہے اس کی زکوٰۃ عورت پر ہے یا شوہر پر؟

جواب: عورت کو ماں باپ کے یہاں سے جو جہیز ملتا ہے اس کی مالک عورت ہی ہے اس میں دوطرح کی چیزیں ہوتی ہیں ایک حاجت کی جیسے خانہ داری کے سامان پہننے کے کپڑے استعمال کے برتن اس قسم کی چیزیں کتنی ہی قیمت کی ہوں ان کی وجہ سے عورت غنی نہیں جبکہ بقدرِ حاجت ہوں۔ دوسری وہ چیزیں جو حاجتِ اصلیہ سے زائد ہیں زینت کے لئے دی جاتی ہیں جیسے زیور اور حاجت کے علاوہ اسباب اور برتن اور آنے جانے کے بیش قیمت بھاری جوڑے ان چیزوں کی قیمت اگر بقدر نصاب ہے عورت غنی ہے زکوٰۃ نہیں لے سکتی۔ اور عموماً جہیز کی اکثر اشیاء دوسری قسم میں ہی داخل ہوتی ہیں۔

ردالمحتار میں ہے۔

مطلب فی جهاز المرأة هل تصير به غنية قلت :وسألت عن المرأة هل تصير غنية بالجهاز الذی تزف به إلى بيت زوجها ؟ والذی يظهر مما مر أن ما كان من أثاث المنزل وثياب البدن وأوانی الاستعمال مما لا بد لأمثالها منه فهو من الحاجة الأصلية وما زاد على ذلك من الحلی والأوانی والأمتعة التی يقصد بها الزينة إذا بلغ نصابا تصير به غنية

ترجمہ: عورت کے جہیز میں سے گھر کا سامان، بدن کے کپڑے، استعمال کے

برتن اور اس کی ہم مثل چیزیں حاجت اصلیہ میں داخل ہیں۔ اور وہ اشیاء جو اس سے زائد ہیں جیسے زیورات اور وہ کپڑے جن سے زینت کی جاتی ہے (یہ چیزیں اگر بقدر نصاب ہیں) تو ان چیزوں کے ساتھ عورت غنیّہ ہوجائی گی۔

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج :3، ص:347)

ہیرے اور جواہر کی زکوٰۃ

سوال: موتی وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو کیا ان کی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: موتی وغیرہ جواہر جس کے پاس ہوں اور تجارت کے لئے نہ ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب نہیں مگر جب نصاب کی قیمت کے ہوں تو زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

كذا الجوهر واللؤلؤ والياقوت والبلخش والزمرد ونحوها إذا لم يكن للتجارة

ترجمہ: ایسے ہی جوہر، موتی، یاقوت، اور زمرد اور اسے کے علاوہ دیگر جواہرات جب تجارت کے لیے نہ ہوں تو ان میں زکوۃ واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الهندية، کتاب الزکوٰۃ، الباب الاول، ج:1، ص:173)

نوٹ: جن لوگوں کی نسبت بیان کیا گیا کہ انہیں زکوٰۃ دے سکتے ہیں اُن سب کا فقیر ہونا شرط ہے سوا عامل کے کہ اس کے لئے فقیر ہونا شرط نہیں اور ابن السبیل اگر چہ غنی ہو اُس وقت حکم فقیر میں ہے باقی کسی کو جو فقیر نہ ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

ولأن الفقر شرط فی جميع الأصناف إلا العامل والمكاتب وابن

السبیل

ترجمہ: اورسواعامل، مکاتب اورابن السبیل کےفقرزکوۃ کےجمیع مصارف میں شرط ہے

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب المصرف، ج:3،ص:334-341)

تجارتی گھوڑوں کی جھول اوررسیاں

سوال: گھوڑے کی تجارت کرتا ہے جُھول اورلگام اوررسیاں وغیرہ اس کے لئے خریدیں کیاان پر بھی زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: گھوڑے کی تجارت کرتا ہے جُھول اورلگام اوررسیاں وغیرہ اس کے لئے خریدیں کہ گھوڑوں کی حفاظت میں کام آئیں گی تو اُن کی زکوٰۃ نہیں اوراگراس لئے خریدیں کہ گھوڑے ان کی سمیت بیچے جائیں گےتوان کی بھی زکوٰۃ دے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لو أن نخاسا يشتري دواب أو يبيعها فاشترى جلاجل أو مقاود أو براقع فإن كان بيع هذه الأشياء مع الدواب ففيها الزكاة ,وإن كانت هذه لحفظ الدواب بها فلا زكاةفيها

ترجمہ: اگرمویشیوں کا تاجر جانورخریدتا ہو یا بیچتا ہو پس اس نے گنگرو یالگامیں یا جھول خریدی، تو اگر جانوروں کے ساتھ ان اشیاء کو بھی بیچے تو ان میں زکوٰۃ ہے، اور اگر یہ اشیاء ہوں جانوروں کی حفاظت کیلئے تو ان میں زکوٰۃ نہیں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتابالبالزكالثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض ،الفصل الثاني، ج:1،ص:180)

نان بائی نے روٹی پکانے کے لئےلکڑیاں خریدیں

سوال:۔نان بائی نے روٹی پکانے کے لئےلکڑیاں خریدیں یا روٹی میں ڈالنے کونمک خریدا تو ان کا کیاحکم ہے؟

جواب:۔نان بائی نے روٹی پکانے کے لئےلکڑیاں خریدیں یا روٹی میں ڈالنے کونمک خریدا تو ان کی زکوٰۃ نہیں۔

والخباز إذا اشترى حطبا أو ملحا لأجل الخبز فلا زكاة فيه

ترجمہ: نان بائی نے جب لکڑیاں یا نمک روٹیوں کیلئے خریدا تو اس میں زکوٰۃ نہیں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة الباب الثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض ،الفصل الثاني، ج:1،ص:180)

روٹی پر چھڑکنے کوتِل

سوال: اگرنان بائی نے روٹی پر چھڑکنے کوتِل خریدے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگرروٹی پر چھڑکنے کوتِل خریدے توتِلوں کی زکوٰۃ واجب ہے۔

إذا اشترى سمسما يجعل على وجه الخبز ففيه الزكاة

ترجمہ: نان بائی نے جب روٹیوں پرلگانے کیلئے تِل خریدے تو ان میں زکوٰۃ ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة الباب الثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض ،الفصل الثاني، ج:1،ص:180)

عطرڈالنے کیلئے شیشیاں

سوال: عطار (عطرفروش) نےعطرڈالنے کیلئے جوشیشیاں خریدی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بقدرنصاب ہے، توزکوٰۃ فرض ہے۔

كذلك العطار لو اشترى القوارير

ترجمۃ: اسی طرح اگرعطرفروش نے شیشیاں خریدی (توزکوٰۃ واجب ہے)

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰاقب الثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض ،الفصل الثاني، ج:1،ص:180)

ضرورت سے بڑا گھر

سوال: جس گھر میں رہائش ہے وہ سارا استعمال نہیں ہوتا کچھ کمرے خالی رہتے ہیں، ایسے مکان کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس گھر میں رہائش ہے اگرچہ ضرورت سے زائد ہے حاجت اصلیہ ہی ہے۔

درمختار میں ہے۔

لہ دار یسکنها لکن تزید علی حاجته بأن لا یسکن الکل یحل له أخذ الصدقة

ترجمہ: کوئی اپنے مکان مین رہائش پذیر ہے مگر مکان اس کی ضرورت سے بڑا ہے، کہ وہ سارے گھر میں نہیں رہتا، اس کیلئے زکوۃ لینا جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، ج:3، ص:347)

عیدی کی صورت میں زکوۃ دینا

سوال: اگر کسی نے ایامِ عیدین میں اپنے رشتے داروں کو بنیتِ زکوۃ عیدی دی، تو کیا زکوۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

سیدی اعلیحضرت فتاویٰ رضویہ شریف فرماتے ہیں۔

اگر عید کے دن اپنے رشتے داروں کو جنہیں زکوۃ دی جاسکتی ہے، کچھ روپیہ عیدی کا نام کر کے دیا اور انہوں نے عیدی ہی سمجھ کر لیا اور اس کے دل میں یہ نیت تھی میں زکوۃ دیتا ہوں بلاشبہ ادا ہو جائے گی۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:67)

متاثرین قحط یا زلزلہ کو زکوۃ دینا

سوال: کیا متاثرین قحط یا زلزلہ کو زکوۃ کی مد سے غلہ وغیرہ تقسیم کرنے سے زکوۃ ادا ہو جائیگی؟

جواب: زکوۃ ادا ہو جائے گی مگر جس قدر سامان محتاج کی مِلک میں گیا، اس کی بازاری قیمت کے بقدر ادا ہوگی۔ سفری اخراجات، مزدوری وغیرہ شامل نہیں ہوں گے۔

سیدی اعلیحضرت فتاویٰ رضویہ شریف فرماتے ہیں۔

زکوۃ میں روپے وغیرہ کے عوض بازار کے بھاؤ سے اُس قیمت کا غلہ مکا وغیرہ محتاج کو دے کر بہ نیت زکوۃ مالک کر دینا جائز و کافی ہے، زکوۃ ادا ہو جائے گی مگر جس قدر چیز محتاج کی ملک میں گئی بازار کے بھاؤ سے جو قیمت اُس کی ہے، وہ مجرا ہوگی بالائی خرچ محسوب نہ ہوں گے۔ جو پلہ دار یا بار برداری دی ہے حساب میں نہ لگائی جائے گی۔ گاؤں سے منگوا کر تقسیم کی تو کرایا تو کرایہ گھاٹ چونگی وضع نہ کریں گے۔ یا غلہ پکوا کر دیا تو پکوائی کی اُجرت، لکڑوں کی قیمت مجرا نہ دیں گے، اس کی پکی ہوئی چیز کی جو قیمت بازار میں ہو وہی محسوب ہوگی۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:69)

زکوۃ کی رقم سے محتاجوں کو کھانا کھلانا

سوال: زکوۃ کی مد سے کھانا پکوا کر محتاجوں کو جمع کر کے کھلا دیا کیا زکوۃ ادا ہوگئی؟

جواب: محتاجوں کو جمع کر کے کھانا کھلانے سے زکوۃ ادا نہیں ہوئی۔ کیونکہ صورت مذکورہ میں محتاج کو مالک بنانا نہیں پایا گیا، بلکہ اباحت پائی گئی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف فرماتے ہیں۔

''کھانا جمع کر کے کھلانے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔''

لانه اباحة و ركنها التمليك

ترجمه: کیونکہ یہ اباحت ہے اور زکوٰۃ کا رکن تملیک ہے

(العطايا النبويه فی فتاویٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:70)

تملیک اور اباحت میں فرق

سوال: تملیک اور اباحت میں کیا فرق ہے؟

جواب: تملیک کا مطلب ہے فقیر کو شے کا مالک بنا دینا، فقیر جیسے چاہے اس کو استعمال کرے، بیچ دے، کسی کو دے دے،

اباحت کہتے ہیں فقیر کو فقط شے کے استعمال کی اجازت ہو۔

زکوٰۃ سے کھانا کھلانے کی جائز صورت

سوال: کھانا کھلانے میں کس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو گی؟

جواب: اگر کھانا پکا کر دینے میں تملیک پائی گئی تو زکوٰۃ بلا شبہ ادا ہو جائے گی، لیکن پکوائی اور سفری اخراجات شامل نہیں ہوں گے، پکی ہوئی چیز کی بازاری قیمت کے مطابق زکوٰۃ ادا ہو گی۔

سیدی اعلیٰحضرت فتاویٰ رضویہ شریف فرماتے ہیں۔

اگر اناج یا کپڑا خرید کر محتاج کو دے دیتا، یا کھانا پکا کر ان کو بھیج دیتا، یا حصے تقسیم کر دیتا، تو بازار کے بھاؤ سے جو اس کی قیمت ہوتی اس قدر زکوٰۃ ادا ہو جاتی پکوائی وغیرہ کی

اجرت میں جو صرف ہوا وہ محسوب نہ ہو گا۔

(العطايا النبويه فی فتاویٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:72)

بنیت زکوٰۃ جہیز کا سامان دینا

سوال: کسی غریب مستحق زکوٰۃ لڑکی کو بنیتِ زکوٰۃ جہیز کا سامان دینے سے کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: جس قدر سامان لڑکی کی مِلک میں گیا اس کی بازای قیمت کی بقدر زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، سفری اخراجات شامل نہیں کریں گے۔ جبکہ ہاشمیہ نہ ہو، اپنی اولاد نہ ہو، اور اولاد کی اولاد نہ ہو،

بنیتِ زکوٰۃ الگ رکھا ہوا مال

سوال: زکوٰۃ کی نیت سے مال الگ رکھا تھا لیکن فقیر کو دیتے وقت زکوٰۃ کا خیال نہ تھا، کیا زکوٰۃ ادا ہو گئی؟

جواب: زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

سیدی اعلیٰحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

اگر یہ مال محتاج کو دیا خالص نہ نیتِ زکوٰۃ الگ رکھا تھا یعنی اس نیت سے جُدا کر کے رکھ چھوڑا کہ اسے زکوٰۃ میں دیں گے تو جس وقت اس میں سے محتاج کو دیا گیا زکوٰۃ ادا ہو گئی اگرچہ دیتے وقت زکوٰۃ کا خیال نہ آیا۔

(العطايا النبويه فی فتاویٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:161)

بلا نیت زکوٰۃ فقیر کو مال دیا

سوال: اگر زکوٰۃ کی نیت سے الگ نہ کیا تھا اور دیتے وقت زکوٰۃ کا خیال بھی نہ آیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مال ابھی فقیر کے قبضہ میں ہے اس نے صرف نہیں کیا تو اب زکوٰۃ کی نیت کرلے ادا ہوجائے گی، اور اگر فقیر نے صرف کرلئے تو اب نیت نہیں کرسکتا زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، ہاں خیرات کا ثواب ملے گا۔

سیدی اعلیٰحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

وُہ مال جب تک محتاج کے پاس موجود ہے اب اس میں زکوٰۃ کی نیّت کرلے صحیح ہوجائے گی، اور اگر اس کے پاس نہ رہا تو اب نہیں کرسکتا، یہ مال خیرات نفل میں گیا زکوٰۃ جُدا ادا کرے۔

درمختار میں ہے:

شرط صحة اداٴهانية مقارنة للاداء ولو كانت المقارنة حكما كما لودفع بلانية ثم نوى والمال قائم فى يدالفقير اومقارنة بعزل ما وجب كله او بعضه ولا يخرج عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء اه ملخصا واللّٰه تعالىٰ اعلم۔

ترجمہ: صحت ادائیگی زکوٰۃ کے لیے ادا کے وقت نیت کا متصل ہونا ضروری ہے خواہ اتصال حکمی ہو، مثلاً کسی نے بلا نیت زکوٰۃ ادا کردی اور ابھی مال فقیر کے قبضہ میں ہو تو نیت کرلی یا کل یا بعض مال برائے زکوٰۃ سے ذمہ داری پُوری نہیں ہوتی بلکہ فقراء تک پہنچانے سے ہوگی اھ تلخیصاً واللہ تعالیٰ اعلم

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج:10، ص:161)

سونا چاندی دونوں کامل نصاب بلاعفو

سوال: سونا چاندی دونوں کا نصاب کامل ہے۔ تو زکوٰۃ کس طرح ادا کریں؟

جواب: کسی کے پاس سونا ہے اور چاندی بھی اور دونوں کی کامل نصابیں ہیں تو یہ ضروری نہیں کہ سونے کو چاندی یا چاندی کو سونا قرار دے کر زکوٰۃ ادا کرے بلکہ ہر ایک کی زکوٰۃ علیحدہ علیحدہ واجب ہے ہاں زکوٰۃ دینے والا اگر صرف ایک چیز سے دونوں نصابوں کی زکوٰۃ ادا کرے تو اسے اختیار ہے مگر اس صورت میں یہ واجب ہوگا کہ قیمت وہ لگائے جس میں فقیروں کو زیادہ نفع ہے

سیدی اعلیٰحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں کہ ذہب وفضہ کا کامل نصابوں میں حکمِ ضم نہیں بلکہ نصابِ ذہب (سونا) پر جُدا زکوٰۃ واجب ہوگی اور نصابِ فضّہ (چاندی) پر جُدا۔

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج:10، ص:115)

عفو کی تعریف

سوال: عفو کسے کہتے ہیں؟

جواب: نصابِ کامل بعد خمس (پانچواں حصہ) سے کم جو زیادتی ہے وہ عفو ہے، اور اسی نصاب کامل اور خمس (پانچواں حصہ) کے بعد دوسرے خمس (پانچواں حصہ) سے کم جو زیادتی وہ عفو ہے، اس پر قیاس کریں،

مثال: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولے ہے، اور کسی کے پاس آٹھ تولے سونا ہے تو اس پر ساڑھے سات تولے ہی کی زکوٰۃ واجب ہے، چھ ماشے جو نصاب سے زیادہ

اورخمس (پانچواں حصہ) سے کم ہیں یہ عفو ہے اسکی زکوٰۃ نہیں، اسی طرح اگر کسی کے پاس دس تولے سونا ہے تو نو تولے کی زکوٰۃ واجب ہے جونصاب اورخمس (پانچواں حصہ) ہے اوردسواں تولہ معاف ہے جونصاب اورخمس کے بعد دوسرے خمس سے کم ہے،

ردالمختار میں ہے۔

ما زاد على النصاب عفو إلى أن يبلغ خمس نصاب ، ثم كل ما زاد على الخمس عفو إلى أن يبلغ خمسا آخر

ترجمہ: جونصاب سے زیادہ ہے وہ عفو ہے حتی کہ نصاب کہ خمس (پانچواں حصہ) کو پہنچے، پھر ہر وہ مال جو خمس (پانچواں حصہ) سے زیادہ ہے وہ عفوہ ہے۔حتی دوسے خمس (پانچواں حصہ) کو پہنچے،

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب زکوٰۃ المال)

ایک کامل نصاب بلاعفو دوسرا نامکمل نصاب

سوال: سونا چاندی دونوں میں سے ایک کا نصاب کامل بلاعفو ہے دوسرے کا نامکمل،تو کیا حکم ہے؟

جواب: دونوں میں سے جس کا نصاب کامل بلاعفو ہوگا اس میں دوسرے جس کا نصاب کم ہے ملا دیں گے، مثلاً سونا کامل نصاب بلاعفو ہے اور چاندی نصاب سے کم ہے،تو چاندی کو سونے میں ملا دیں گے، اگر اس کے برعکس ہے، یعنی چاندی کمل نصاب بلاعفو ہے اور سونا نصاب سے کم ہے تو سونے کو چاندی میں ملا دیں گے۔

سیدی اعلحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

اگر ایک جانب نصابِ تام بلاعفو ہے اور دوسری طرف نصاب سے کم، تو یہاں یہی طریقہ

جم متعین ہوگا کہ اس غیر نصاب کو اُس نصاب سے تقویم کر کے ملا دیں، یہ نہ ہوگا کہ نصاب کو تقویم کر کے غیر نصاب سے ملائیں۔مثلاً چاندی نصاب ہے اور سونا غیر نصاب، تو اس سونے کو چاندی کریں گے چاندی کو سونا نہ کریں گے، اور عکس ہے تو عکس۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:115)

ایک نصاب مع عفو دوسرا کامل نصاب بلاعفو

سوال: سونا چاندی میں ایک کامل نصاب مع عفو دوسرا کامل نصاب بلاعفو ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جو نصاب مع عفو ہے اس کے فقط عفو کو کامل نصاب بلاعفو میں ملائیں گے۔مثلاً چاندی نصاب مع عفو ہے اور سونا نصاب بلاعفو ہے تو چاندی کے فقط عفو کو سونے میں ملائیں گے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

اگر ایک طرف نصابِ مع العفو مجموع کو ضم نہ کریں گے کہ محتاجِ تکمیل صرف وہی عفو ہے نہ کہ نصاب، مثلاً 7 یا 9 یا 12 تولے سونا اور 20 تولے چاندی ہے جس میں 7 تولے چاندی عفو ہے تو صرف اس 7 تولے چاندی کو سونا کریں گے نہ کہ مجموع 60 تولے کو۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:116)

دونوں نصاب مع عفو

سوال: سونا چاندی دونوں نصاب مع عفو ہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: دونوں عفووں کو ملائیں گے، اور نصابوں کو الگ نکالیں گے،

سیدی اعلیحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

یونہی اگر دونوں جانب ہے تو صرف ان عفووں کو باہم ملائیں گے، دونوں طرف کے

نصاب الگ نکالیں گے۔ ہندیہ میں ہے:

لوفضل من النصابين اقل من اربعة مثاقيل واقل من اربعين درهما فانه تضم احدى الزيا دتين الى الاخرى حتى يتم اربعين درهما اواربعة مثاقيل ذهب كذافي المضمرات۔

ترجمہ: اگر دونوں نصابوں پر چار مثقال سے کم اور چالیس 40 دراہم سے کم اضافی ہُو تو ایک اضافہ کو دوسرے کے ساتھ ملایا جائے حتی کہ چالیس درہم کامل ہوجائیں یا چار مثقال سونا مکمل ہوجائے، جیسا کہ مضمرات میں ہے۔

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:116)

دونوں نصاب سے کم

سوال: سونا چاندی دونوں نصاب سے کم ہیں۔

جواب: دونوں کو ملائیں گے، لیکن ملانے میں اس بات کا خیال ہو کہ جس میں فقراء کا نفع زیادہ ہو وہی صورت اپنائی جائے۔

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:116)

ایک نصاب مع عفو دوسرا نصاب سے کم

سوال: سونا چاندی میں ایک نصاب مع عفو دوسرا نصاب سے کم تو کیا حکم ہے؟

جواب: عفو اور کم نصاب کو ملائیں گے،

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج.10،ص:116)

ملانے میں کم، زیادہ کا اعتبار ہوگا یا نہیں

سوال: سونے، چاندی کو ملانے میں کم کو زیادہ میں ملائیں گے یا زیادہ کو کم میں؟

جواب: کم، زیادہ کا کوئی اعتبار نہیں، جس میں فقراء کا زیادہ نفع ہے وہی صورت اپنائی جائے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں

اس میں کثرت وقلّت کی وجہ سے ترجیح نہ ہوگی کہ خواہی نخواہی قلیل ہی کو کثیر سے ضم کریں کثیر کو نہ کریں کہ جب نصابیت نہیں تو قلیل و کثیر دونوں احتیاجِ تکمیل میں یکساں۔ ردالمحتار میں ہے:

لا فرق بين ضم الاقل الى الاكثر و عكسه۔

ترجمہ: اقل کو اکثر ساتھ ملانا یا اس کے برعکس کرنے میں کوئی فرق نہیں۔

بلکہ حکم یہ ہوگا جو تقویم فقیروں کے لیے انفع ہوا سے اختیار کریں، اگر سونا کو چاندی کرنے میں فقراء کا نفع زیادہ ہے تو وہی طریقہ برتیں، اور چاندی کو سونا ٹھہراتے ہیں تو یہی ٹھہرائیں، اور دونوں صورتیں نفع میں یکساں تو مزکی (زکوٰۃ دینے والے) کو اختیار۔

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:116)

دونوں طرف مقدار قابل ضم

سوال: دونوں طرف مقدار قابل ضم ہو یہ کون سی صورت ہوگی؟

جواب: یہ تین صورتیں ہیں

(1) سونا چاندی دونوں نصاب سے کم (2) ایک نصاب مع عفو دوسرا نصاب سے

کَم (3) دونوں نصاب مع عفو،

سیدی اعلیٰحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں

دونوں طرف مقدار قابل ضم ہو یہ اس طرح ہوگا کہ دونوں نصاب سے کم یا ایک کم اور ایک میں عفو یا دونوں میں عفو، اس کی تین ۳ صورتیں ہوئیں،

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:117)

سونا چاندی کو ملانے کی چھ صورتیں

سوال: ان تینوں کی کیا صورتیں ہوسکتیں ہیں؟

جواب: ان کی مزید سات صورتیں بنے گی۔

(1) دونوں طرح سے باہم ملانے سے نصابِ زکوٰۃ کو نہ پہنچے، یعنی سونے کو چاندی کریں یا چاندی کو سونا کریں نصاب کو نہ پہنچے، تو حقیقی عفو یعنی معاف ہے۔

مثال:۔ بالفرض ایک شخص 20 تولے چاندی اور ایک تولے سونے کا مالک ہے، چاندی کو سونا کیجئے تو کُل سونا ایک تولہ 10 ماشے ہو، اور سونے کو چاندی کریں تو کُل چاندی ۴۴ تولے بنتی ہو تو، نہ اتنا سونا موجبِ زکوٰۃ نہ اتنی چاندی۔

(2) سونے کو چاندی کریں تو نصاب بنے، چاندی کو سونا کریں تو نصاب نہ بنے تو سونے کو چاندی کریں گے۔

مثال:۔ بالفرض 10 تولے چاندی، 5 تولے سونا ہے، سونے کو چاندی کیا تو کُل چاندی 130 تولے ہوئی کہ دو 2 نصاب کامل اور دو 2 نصاب خمس، اور 4 تولے عفو ہے، اور چاندی کو سونا کیا تو کل 5 تولے 5 ماشے سونا ہُوا کہ نصاب تک بھی نہ پہنچا، لہذا سب کو چاندی ہی ٹھہرائیں گے۔

(3) اس کا عکس یعنی چاندی کو سونا کریں تو نصاب بنے، سونے کو چاندی کرے تو نصاب نہ بنے تو چاندی کو سونا کریں گے۔

مثال:۔ بالفرض 7 تولے 7 ماشے سونا اور 50 تولے چاندی ہے ۷½ تولے سونا تو نصابِ کامل ہوکر الگ ہوگیا، بچا ۱½ ماشہ سونا، اُدھر وہ عفو اور اِدھر 50 تولے چاندی یہ بے نصاب ہے، انھیں دونوں کا باہم میل ہونا ہے، اب اگر ماشہ بھر سونے کو چاندی کرتے ہیں تو کل چاندی 52 تولے آتی ہے، یہ نصاب بھی نہ ہُوئی اور چاندی سونا کرتے ہیں تو یہ کُل سونا 2 تولے 2 ماشے ہوتا ہے کہ ۱½ تولہ نصاب خمس ہوکر موجبِ زکوٰۃ ہوگا اور باقی 8 ماشے عفو رہے گا۔

(4) سونا چاندی دونوں سے نصاب بنے مگر سونے کو چاندی کرنے میں فقراء کو زیادہ نفع ہو تو سونے کو چاندی کریں گے۔

مثال:۔ مثلاً 7 تولے سونا 42 تولے چاندی کہ سونا کیجئے تو 8 تولے 9 ماشے ہوا، ۷½ تولے پر زکوٰۃ اور ا تولہ عفو، تو صرف 2 ماشے سونا دینا ہوگا جس کی قیمت ۴½ تولے چاندی، اور چاندی کیجئے تو دوسودس 210 تولے ہُوئی کہ پُورے چار نصاب بلا عفو ہے جس پر 5 تولے چاندی واجب، تو چاندی کرنے میں فقراء کو 9 ماشے چاندی زیادہ ملے گی۔

(5) سونا چاندی دونوں سے نصاب بنے مگر چاندی کو سونا کرنے میں فقراء کو زیادہ نفع ہو تو چاندی کو سونا کریں گے۔

مثال:۔ 7 تولے سونا 48 تولے چاندی کیجئے تو چار نصاب کامل کے بعد 6 تولے عفو رہے گی اور صرف 5 تولے چاندی دینا ہوگی جس کی قیمت 2 ماشے 5 سُرخ سونا، اور

سونا کیجئے تو پُورا 5 تولے ہوا، ایک نصاب کامل اور ایک نصاب خمس بلا عفو ہے جس پر 2 ماشے ۵ ۳/۵ سُرخ واجب، تو سونا کرنے میں فقراء کو 3/5 سُرخ زیادہ جائے گا۔

(6) دونوں نصاب بنے، اور فقراء کیلئے نفع میں بھی یکساں ہیں، تو جس کا رواج ہو اس کو اختیا کریں گے۔

مثال:۔ فرض کیجئے تولہ بھر سونے کی قیمت 21 تولے چاندی ہے اور یہ 42 تولے چاندی 05 تولے سونے کا مالک ہے اگر چاندی کو سونا کرتے ہیں تو ۷ ۱/۲ تولے یعنی ایک نصاب کامل ہوا جس پر ۳ ۱/۲ ماشے قیمتی 3 تولے 11 ماشے 2 سرخ چاندی کا واجب ہوا، اور سونے کو چاندی کیجئے تو 157 تولے 6 ماشے چاندی یعنی تین نصاب کامل ہُوئی جس پر 3 تولے 11 ماشے 2 سُرخ چاندی قیمتی 2 ماشہ سونے کی واجب ہُوئی، اس صورت میں جس کا رواج زیادہ ہوگا۔ وہی کریں گے۔

(7) دونوں نصاب بنے، اور فقراء کیلئے نفع میں بھی یکساں ہیں، تو جس کا رواج بھی یکساں ہے تو زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہے۔

سیدی اعلحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

دونوں طرف مقدار قابل ضم ہو یہ اس طرح ہوگا کہ دونوں نصاب سے کم یا ایک کم اور ایک میں عفو یا دونوں میں عفو، اس کی تین ۳ صورتیں ہوئیں، ضابطہ بھی مذکور ہوا کہ جو مقداریں دونوں طرف قابلِ ضم ہیں انہی کو آپس میں ملائیں گے اور نفعِ فقراء کا لحاظ رکھیں گے یعنی جس تقویم میں زیادہ مالیت واجب الادا ہو وہی اختیار کرینگے اور مالیت برابر ہو تو جس کا رواج زیادہ ہے اسے لیں گے اور قدر رواج سب یکساں ہوں تو اختیار دیں گے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:117)

ہم جنس کو ملانا باعتبار قیمت ہوگا یا وزن

سوال: سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی میں ملانے میں قیمت کا اعتبار کیا جائے گا یا وزن کا؟

جواب: جب سونے کو سونے اور چاندی کو چاندی میں ملائیں تو وزن کا اعتبار ہوگا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

شرع مطہر نے سونے چاندی میں وجوباً واداءً ہر طرح وزن ہی کا اعتبار فرمایا ہے نہ کہ قیمت کا،

درمختار میں ہے۔

المعتبر وزنهما اداءً ووجوباً لا قيمتهما۔

ترجمہ: اداء و وجوب میں ان دونوں کے وزن کا اعتبار ہے نہ کہ قیمت کا۔

ردالمحتار میں ہے:

يعني يعتبر في الوجوب ان يبلغ وزنهما نصابا' نهر، حتى لو كان له ابريق ذهب او فضة وزنه عشرة مثاقيل اومائة درهم وقيمته لصياغته عشرون او مائتان لم يجب فيه شئ اجماعاً قهستاني۔

ترجمہ: وجوب کے لیے ہی معتبر ہے کہ وُہ وزن کے اعتبار سے نصاب کو پہنچیں، نہر۔ اگر کسی کے پاس سونے یا چاندی کا کُوزہ تھا جس کا وزن دس مثقال یا سَو درہم کے برابر تھا اور زیور کی صورت میں اس کی قیمت بیس 20 یا دوسو 200 ہے تو اب اس میں بالاجماع کوئی شئی لازم نہیں، قہستانی۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:120)

اعلیٰ ادنیٰ کا اعتبار

سوال: کیاملانے میں اعلیٰ ادنیٰ کا اعتبار ہوگا؟

جواب: جب ہم جنس یعنی سونے کوسونے کے ساتھ اور چاندی کو چاندی کے ساتھ ملائیں تووزن کا اعتبار ہوگا اس میں اعلیٰ، ادنیٰ کا اعتبار نہ ہوگا۔ ہاں جب خلافِ جنس یعنی سونے کو چاندی کے ساتھ اور چاندی کوسونے کے ساتھ تو قیمت کا اعتبار ہوگا اور اعلیٰ، ادنیٰ کا بھی اعتبار کرسکتیں ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

ردالمختار میں ہے:

عدم اعتبار الجودة انما هو عند المقابلة بالجنس اما عند المقابلة بخلافه فتعتبر اتفاقا۔

ترجمہ:جید ہونے کا اعتبار، جنس کے ساتھ مقابلہ وقت نہیں کیا جاسکتا اور اگر غیر جنس سے مقابلہ ہوتو بالاتفاق معتبر ہے۔

اُسی میں ہے:

لو كان له ابريق فضة وزنه مائتان وقيمته ثلث مائه ان أدى خمسة من عينه اومن غيره جازواجمعواانه لوأدى من خلاف جنسه اعتبرت القيمة حتى لوأدى من الذهب ما تبلغ قيمته خمسة دراهم من غير من الاناء لم يجم فى قولهم لتقوم الجودة عندالمقابلةبخلاف الجنس كذافى لامعراج نهر اه ملخصاً۔

ترجمہ: اگر کسی کے اپس چاندی کا کوزہ ہے دوصد درہم وزنی اور قیمت تن سودرہم ہے تو اب وہ اس میں سے یا اس کے غیر سے پانچ درہم ادا کرتا ہے تو جائز ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ اگر اس کی مخالف جنس سے ادا کرے تو قیمت کا اعتبار ہوگا حتی کہ اگر اتنا سونا جسکی قیمت پانچ درہم ہو غیر مصنوعہ سے ادا کیا تو ان کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ مقابلہ کے وقت جودت کی قیمت اعتبار ہوتا ہے بخلاف جنس کے، معراج میں اسی طرح ہے، نہر اہ ملخصاً۔

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:122)

سونے چاندی میں کھوٹ

سوال: اگرسونے چاندی میں کھوٹ ہوتو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سونے چاندی میں کھوٹ ہو اور غالب سونا چاندی ہے تو سونا چاندی قرار دیں اور کل پر زکوٰۃ واجب ہے یونہی اگر کھوٹ سونے چاندی کے برابر ہو تو زکوٰۃ واجب اور اگر کھوٹ غالب ہو تو سونا چاندی نہیں پھر اس کی چند صورتیں ہیں اگر اس میں سونا چاندی اتنی مقدار میں ہو کہ جُدا کریں تو نصاب کو پہنچ جائے یا وہ نصاب کو نہیں پہنچتا مگر اس کے پاس اور مال ہے کہ اس سے مل کر نصاب ہوجائے گی یا وہ ثمن میں چلتا ہے اور اس کی قیمت نصاب کو پہنچتی ہے تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر ان صورتوں میں کوئی نہ ہو تو اس میں اگر تجارت کی نیت ہو تو بشرائط تجارت اُسے مالِ تجارت قرار دیں اور اس کی قیمت نصاب کی قدر ہو خود یا اوروں کے ساتھ مل کر تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

الدراهم إذا كانت مغشوشة فإن كان الغالب هو الفضة فهي كالدراهم الخالصة . وإن غلب الغش فليس كالفضة كالستوقة فينظر إن كانت رائجة أو نوى التجارة اعتبرت قيمتها فإن بلغت نصابا من أدنى الدراهم التي تجب فيها الزكاة , وهي التي غلبت فضتها وجبت فيها الزكاة ,وإلا فلا ,وإن لم تكن أثمانا رائجة ,ولا منوية للتجارة فلا زكاة فيها إلا أن يكون ما فيها من الفضة يبلغ مائتي درهم بأن كانت كثيرة وتتخلص من الغش فإن كان ما فيها لا يتخلص فلا شيء عليه كذا في كثير من الكتب وحكم الذهب المغشوش كالفضة المغشوشة ,

ترجمہ: دراہم جب کھوٹ والے ہوں تو اگر چاندی غالب ہو تو وہ خالص چاندی کے دراہم ہی کی طرح ہیں، اور اگر کھوٹ غالب ہے تو پھر چاندی نہیں کھوٹ کے سکّے ہی ہیں، پس دیکھا جائے گا اگر رائج ہیں یا تجارت کی نیت ہے تو ان کی قیمت کا اعتبا رہو گا، پس اگر پہنچ جائیں نصاب کی اقل مقدار کو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور وہ جس میں چاندی غالب ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر نہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں، اور اگر رائج الوقت ثمن نہ ہو اور نہ ہی تجارت کی نیت ہو، تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ اس میں اتنی چاندی ہو جو دو سو درہم کو پہنچ جائے یا اس سے زائد ہو اور کھوٹ سے جدا ہو سکتی ہو، پس اگر کھوٹ سے جدا نہیں ہو سکتی تو اس پر کچھ نہیں، اسی طرح کثیر کتب میں ہے، اور کھوٹ والے سونے کا حکم کھوٹ والی چاندی ہی کی طرح

ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة الباب الثالث فی زكاة الذهب والفضة والعروض ،ج:1،ص:180)

شوہر کے قرض کے بدلے زیور گروی رکھا

سوال: شوہر نے قرض لیتے وقت میرا زیور رہن (گروی) رکھ دیا تھا اور میں اس وقت سے زکوٰۃ نہ دی، قرض کا خیال کر کے۔؟

جواب: شوہر نے بیوی کی رضا سے اس کا زیور اپنے قرض کے بدلے رہن (گروی) رکھا۔ یہ رہن صحیح ہے اور اس مدت کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ اگر کوئی شخص کسی کے دَین کی ضمانت دے تو دَین کی مقدار اس کا مال مشغول سمجھا جائے گا، اور اس مقدار مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے اُس کے دَین کی ضمانت کر لے تو بمقدار دَین اس کا مال مشغول سمجھا جائیگا کہ دائن کو حقِ استیفاء اس سے حاصل ہے اگرچہ دَین اصالتاً اس پر نہیں۔

درمختار میں ہے:

فارغ عن دين مطالب من جهة العباد سواء كان لله تعالیٰ كزكوٰة وخراج اوللعبد ولو كفالة۔ الخ

ترجمہ: ۔ایسے دَین سے فارغ ہو جس کا مطالبہ بندوں کی طرف سے ہو خواہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو مثلاً زکوٰۃ، خراج یا بندے کا حق ہو اگرچہ بطور کفالت ہو۔ الخ

(العطايا النبويه فی فتاویٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:147)

شوہر کے قرض کے بدلے بعض زیور گروی رکھا

سوال: شوہر کے قرض کے بدلے بعض زیور گروی رکھا اور بعض باقی ہے۔

جواب: باقی زیور اگر بقدر نصاب یا دوسرے کسی ضروریات اصلی سے فارغ مال سے ملا کر نصاب کو پہنچتا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے شوہر کے قرض کی وجہ سے اس سے زکوٰۃ ساقط ہرگز نہ ہوگی۔ اگر چند سال زکوٰۃ نہ دی تھی۔ ہر سال کی زکوٰۃ کا حساب لگا کر اس کو الگ کرلیں تو جس سال مال وزیور نصاب سے کم ہوجائے۔ تو اس سال کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جو زیور رہن نہ تھا اور جب سے پاس ہے اگر وُہ خود دیا اور مالِ زکوٰۃ سے مل کر نصاب تھا اور زیور جب تک نصاب پُورا رہا اُس مدت کی زکوٰۃ واجب ہے اور قرضے کا خیال باطل خیال ہے کہ قرض شوہر پر تھا اور زیور عورت کا زکوٰۃ عورت پر ہے نہ کہ شوہر پر، البتّہ یہ زکوٰۃ جو چڑھتی گئی ہر سال اس کا حساب لگانے سے جس سال اُسے مجرا کرکے مال بقدرِ نصاب نہ رہے اس سال کی زکوٰۃ واجب نہ ہوگی،

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:148)

بیوی کے زیور کو کاروبار میں لگایا

سوال: شوہر نے میرا زیور کاروبار میں لگالیا، کاروبار نقصان ہوکر ختم ہوگیا، اب میرے زیور کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس زیور کی زکوٰۃ آپ پر واجب رہی، اور ہوتی رہے گی جب تک نصاب

باقی ہے۔ لیکن زکوٰۃ دینا تم پر واجب نہیں جب تک شوہر اس کا پانچواں حصہ لوٹا نہیں دیتا، جس وقت زیور یا اس کی قیمت کا پانچواں حصہ تمھارے قبضے میں آئے گا اس وقت اس مقدار کا چالیسواں حصہ دینا واجب ہوگا۔ اور اگر کچھ قبضہ میں نہ آئے تو اس کی زکوٰۃ کا ادا کرنا واجب نہ ہوگا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

اگر زیور تمھاری اجازت سے بیچ کر شوہر نے اپنی تجارت میں لگایا اگرچہ وُہ اجازت اسی مجبوری سے تھی کہ شوہر کی بیکاری ہے تو اس کی قیمت شوہر پر قرض رہی' اور اگر بے تمھاری اجازت کے بطور خود بیچ ڈالا اگرچہ تم نے سکوت کیا تو حکم غصب میں تھا بہر حال سال بسال اُس کی زکوٰۃ تم پر واجب ہوتی رہی اور واجب ہُوا کرے گی جب تک نصاب باقی ہے مگر اس زکوٰۃ کا دینا تُم پر واجب نہ ہوگا، جب تک شوہر اس میں سے بقدر گیارہ روپے سوا تین آنہ کچھ کوڑیاں کم کے تمھیں ادا نہ کرے یعنی لہ 2-5/2/3 پانچ پائی (سونے کے نصاب کا پانچواں حصہ) جس وقت اس قدر اس میں سے تمھارے قبضہ میں آئے گا اُس وقت اس مقدار کا چالیسوں حصّہ دینا واجب ہوگا اور اگر کچھ قبضہ میں نہ آئے گا تو اس زکوٰۃ کا ادا کرنا واجب نہ ہوگا،

قال الشامی فی مسئلۃ المغصوب قال والظاہر علی القول بالوجوب ان حکم الدین القوی اھ ای فتجب عند قبض اربعین درھما۔

ترجمہ: علّامہ شامی نے مسئلہ مغصوب میں فرمایا کہ ظاہر وجوب کا قول ہی ہے کیونکہ یہی دین قوی کا حکم ہے اھ یعنی چالیس درہم کے قبض پر ایک درہم لازم ہوگا۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:167)

شوہر کو زیور مستقل دے دیا

سوال: بیوی نے زیور شوہر کو کاروبار کے لئے مستقل دے دیا، کبھی اس کی قیمت لینے کا خیال تک نہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر سال تمام سے پہلے دے دیا تو بالکل زکوٰۃ واجب نہیں، اور اگر سال تمام کے بعد دیا گذشتہ سال کی زکوٰۃ واجب ہے آئندہ نہ ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

اگر تم نے وہ زیور انھیں دے ہی دیا تھا اس کی قیمت کبھی لینے کا خیال نہ تھا تو تم پر اس کی زکوٰۃ واجب ہی نہیں کہ ایسی حالت میں تمھیں استحقاقِ واپسی نہ رہا جبکہ کسی قرینہ سے شوہر کو مالک کر دینا سمجھا گیا ہو، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:167)

بیوی کے مہر کا قرض

سوال: کیا بیوی کے مہر کا قرض ہونے کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: بیوی کے مہر کا قرض مانع ادائیگی زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ یہ ایسا قرض ہے جس کا تقاضہ عموماً زندگی بھر نہیں ہوتا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

آج کل عورتوں کا مہر عام طور پر مہر موٴخر ہوتا ہے جس کا مطالبہ بعد موت یا طلاق ہوگا مرد کو اپنے تمام مصارف میں کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ مجھ پر یہ دین ہے ایسا مہر مانع وجوبِ زکوٰۃ نہیں ہوتا'

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:143)

قرض کے ایک سے زائد ضامن

سوال: اگر ایک شخص کے قرض کے ایک سے زائد ضامن ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: بقدر قرض سب کا مال مشغول سمجھا جائے گا، اور بمقدار قرض ان کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ کیونکہ قرض خواہ ان میں سے کسی سے بھی قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

ردالمحتار میں ہے:

قال فی المحیط لو استقرض الفافکفل عنه عشرة ولکلٍ الف فی بیته وحال الحول فلا زکوٰة علی واحد منهم لشغله بدین الکفالة لان له ان یا خذمن ایهم شاء بحر الخ۔

ترجمہ: محیط میں ہے اگر کسی نے ہزار روپیہ قرض لیا اور اس کی طرف سے دس آدمی کفیل بنے اور ہر ایک کے پاس ایک ایک ہزار روپیہ ہے جس پر سال گزرا تو ان میں سے کسی پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ وہ قرض کفالت میں مشغول ہے کیونکہ قرض خواہ ان میں سے کسی سے بھی قرض لے سکتا ہے، بحر الخ

ہدایہ میں ہے:

لو کانت العاریة عبدافاعتقه المعیر جازلقیام ملك الرقبه ثم المرتهن بالخیاران شاء رجع بالدین علی الراهن لا نه لم یسترفه و ان شاء ضمن المعیر قیمته لان الحق قد تعلق برقبته برضاه وقد اتلفه بالاعتاق الخ

ترجمہ: اگر عاریۃً غلام تھا اسے معیر نے آزاد کردیا تو جائز ہے کیونکہ وہ اس کی گردن کا مالک ہے پھر مرتہن کا اختیار ہے اگر وہ چاہے تو راہن سے دین وصول کرے کیونکہ اس نے بدل حاصل نہ کیا ______ اگر وُہ چاہے تو معیر سے اس کی قیمت وصول کرسکتا ہے کیونکہ حق کا تعلق گردن سے اس کی رضا مندی سے ہے جو اس نے آزاد کر کے ضائع کیا ہے الخ

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:147)

قرض میں پھیلا ہوا مال

سوال: کسی شخص کا روپیہ اگر قرض میں پھیلا ہو تو اس کی زکوٰۃ اس کے ذمّہ فرض ہے یا نہیں؟

جواب: قرض میں پھیلے ہوئے روپے کی زکوٰۃ فرض ہے۔ لیکن ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب بقدر نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ مِل جائے۔ جتنے سال گزرے ہوں گے سب کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جو روپیہ قرض میں پھیلا ہے اس کی بھی زکوٰۃ لازم ہے مگر جب بقدر نصاب یا خمس نصاب وصول ہوا اُس وقت ادا واجب ہوگی جتنے برس گزرے ہوں سب کا حساب لگا کر۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:167)

قرض ودین کے تفصیلی احکام

سوال: روپیہ قرض ودین میں لوگوں پر پھیلا ہوا اور زر وصولی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ اگر واجب ہوگی تو فی الحال یا بعد وصول، اور کتنے وصول پر واجب ہوگی

اور اس پر سال تمام کب سے لیا جائے گا؟

جواب: جو مال قرض ودین میں لوگوں پر پھیلا ہو اس کی زکوٰۃ کب واجب ہوتی ہے اور ادا کب اس میں تین صورتیں ہیں۔

(1) دَین قوی ہو: جیسے قرض جسے عرف میں (دستی دی ہوئی رقم) کہتے ہیں اور مالِ تجارت کا ثمن مثلاً کوئی مال اُس نے بہ نیّتِ تجارت خریدا اُسے کسی کے ہاتھ اُدھار بیچ ڈالا یا مالِ تجارت کا کرایہ مثلاً کوئی مکان یا زمین بہ نیّت تجارت خریدی اُسے کسی کو سکونت یا زراعت کے لئے کرایہ پر دے دیا یہ کرایہ اگر اُس پر دَین ہے تو دَین قوی ہوگا اور

دَین قوی کا حکم: دَین قوی کی زکوٰۃ بحالتِ دَین ہی سال بہ سال واجب ہوتی رہے گی مگر واجب الادا اُس وقت ہے جب پانچواں حصہ نصاب کا وصول ہو جائے ،مگر جتنا وصول ہوا اتنے ہی کی واجب الادا ہے یعنی بالفرض 30000 روپے نصاب ہو اور اس کا پانچواں حصہ 6000 روپے وصول ہونے سے 150 روپے دینا واجب ہوگا اور 12000 وصول ہوئے تو 300 روپے، مزید اس پر قیاس کریں۔

(2) دَین متوسط: کہ کسی مالِ غیر تجارتی کا بدل ہو مثلاً گھر کا غلّہ (کھانے کی گندم وغیرہ) یا سواری (کار، موٹر سائیکل) یا اور کوئی شے حاجتِ اصلیہ کی بیچ ڈالی اور دام خریدار پر باقی ہیں تو دین متوسط ہے

دین متوسط کا حکم: اس صورت میں زکوٰۃ دینا اس وقت لازم آئے گا جب مال بقدر نصاب وصول ہو جائے۔

(3) دَین ضعیف: جو غیر مال کا بدل ہو جیسے مہر، بدلِ خلع، دیت، بدلِ

کتابت یا مکان یا دوکان کہ بہ نیت تجارت خریدی نہ تھی اس کا کرایہ کرایہ دار پر چڑھا تو
یہ دین ضعیف ہے

دَین ضعیف کا حکم: اس میں زکوٰۃ دینا اس وقت واجب ہے کہ بقدرِ نصاب
وصول ہونے کے بعد سال گذر جائے یا اس کے پاس کوئی نصاب اس جنس کی ہے اور
اس کا سال تمام ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

پھر اگر دَین قوی یا متوسط کئی سال کے بعد وصول ہوں تو اگلے سال کی زکوٰۃ
جو اس کے ذمہ دَین ہوتی رہی وہ پچھلے سال کے حساب میں اسی رقم پر ڈالی جائے گی،

مثال: بالفرض بقدرِ نصاب ساڑے باون تولے چاندی کی قیمت
30000 روپے ہے تو نصاب کا پانچواں حصہ 6000 روپے ہوا۔ اور زید پر بکر کے
ایک لاکھ 100000 روپے دَین قوی تھے پانچ برس بعد 5000 روپے جو نصاب
کے پانچویں سے کم ہیں وصول ہوئے تو کچھ نہیں، اور بقدرِ نصاب کا پانچواں حصہ
روپے 6000 وصول ہوئے تو اس کا چالیسواں حصہ 150 روپے دینا واجب
ہوئے، اب جو 5850 روپے باقی ہیں یہ نصاب کے پانچویں حصہ سے کم
ہیں لہٰذا باقی برسوں کی زکوٰۃ ابھی واجب نہیں۔

اور اگر ایک لاکھ 100000 روپے دَین متوسط تھے تو جب تک
بقدرِ نصاب 30000 روپے وصول نہ ہوں کچھ نہیں اور پانچ برس بعد بقدر
نصاب 30000 وصول ہوئے تو 3150 روپے واجب ہوں یسال اوّل کے
750 اب سال، دوم میں ایک 29250 رہے ان میں 5250 روپے کہ نصاب کے
پانچویں حصہ سے کم ہیں معاف ہو گئے 24000 رہے اس کی زکوٰۃ 600 روپیہ

واجب لہٰذا سال سوم میں 28650 رہے ان میں بھی 600 روپے واجب چہارم میں
28050 رہے ان میں بھی 600 روپے واجب پنچم میں
27450 رہے ان میں بھی 600 روپے واجب لہٰذا کُل 3150 روپے
واجب الادا ہوئے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں۔

دین تین 3 قسم ہے:

اول قوی یعنی قرض؛ جس عرف میں دست گردان کہتے ہیں اور تجارتی مال کا
ثمن یا کرایہ، مثلاً اُس نے بہ نیت تجارت کچھ مال خریدا وہ قرضوں کسی کے ہاتھ بیچا تو
یہ دین جو خریدار پر آیا دینِ قوی ہے، یا کوئی مکان یا دکان یا زمین بہ نیتِ تجارت
خریدی تھی اب اسے کسی کے ہاتھ سکونت یا نشست یا زراعت کے لیے کرایہ پر دیا، یہ
کرایہ اگر اس پر دین ہوگا تو دینِ قوی ہوگا۔

دوم متوسط کہ کسی مال غیر تجارتی کا بدل ہو، مثلاً گھر غلّہ یا اثاث البیت، یا
سواری کا گھوڑا کسی کے ہاتھ بیچا، یونہی اگر کسی پر کوئی دین اپنے مورث کے ترکہ میں ملا
تو مذہبِ قوی پر وُہ بھی دین متوسط ہے۔

سوم ضعیف کہ کسی مال کا بدل نہ ہو، جیسے عورت کا مہر کہ منافع بضع کا عوض
ہے، یا وُہ دین جو بذریعہ وصیّت اسے پہنچا یا بسبب خلع عورت پر لازم آیا، یا مکان
زمین کہ بہ نیت تجارت نہ خریدی تھی اُن کا کرایہ چڑھا قسم سوم کے دین پر جب تک
دین رہے اصلاً زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اگر چہ دس برس گزر جائیں، ہاں جس دن سے
اس کے قبضہ میں آئے گا شمارِ زکوٰۃ میں محسوب ہوگا یعنی اس کے سوا اور کوئی نصاب

زکوٰۃ اسی کی جنس سے اس کے پاس موجود تھا اس پر سال چل رہا تھا تو جو وصول ہُوا اس میں ملالیا جائے گا اور اسی کے سال تمام پر کل کی زکوٰۃ لازم ہوگی، اور اگر ایسا نصاب نہ تھا تو جس دن سے وصول ہُوا اگر بقدرِ نصاب ہے اُسی وقت سے سال شروع ہوا، ورنہ کچھ نہیں اور دوم قسم سابق میں تجارت دین ہی سال بسال زکوٰۃ واجب ہوتی رہے گی مگر اُسی وقت لازم ہوگا جبکہ اُس کے قبضہ میں دین قوی سے بقدر خمس نصاب یا متوسط سے بقدر کامل نصاب آئیگا۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص: 162)

ڈاکٹر کا زکوٰۃ سے مریض کو دوائی دینا

سوال: ڈاکٹر اگر زکوٰۃ کی مد سے فقیر محتاج مریض کو دوائی دے تو کیا زکوٰۃ ادا ہوئی؟

جواب: زکوٰۃ ادا ہو جائے گی مگر ثمن نہیں قیمت کا اعتبار کیا جائے، دوائی کی جو قیمت بازار میں ہوگی اس قدر زکوٰۃ محسوب ہوگی،

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ وغیرہا صدقاتِ واجبہ میں جہاں واجب شئی کی جگہ اس کی غیر کوئی چیز دی جائے تو صرف بلحاظِ قیمت جانبین ہی دی جاسکتی ہے،

فی التبیین لوادی من خلاف جنسه تعتبر القیمة با لا جماع اه وفی الا بل الا نوثة حتی لا یجوز الذکور الا بطریق القیمة اه وفی محیط الامام السرخسی فی صدقة الفطر ان دقیق الحنطة والشعیر و سو یقهما مثلهما و الخبز لا یجوز الا با عتبار القیمة وهو الاصح اه الکل فی الهندیة۔

تبیین میں ہے

کہ اگر شئی کے غیر جنس سے زکوٰۃ ادا کرنا ہو تو بالاتفاق قیمت کا اعتبار ہوگا اھ اور

تاتاخانیہ میں تحفہ سے ہے

کہ اونٹوں میں اگر مؤنث لازم ہے تو اب مذکر سے ادائیگی جائز نہیں مگر بطورِ قیمت اھ

امام سرخسی کی محیط کے صدقۃ الفطر میں ہے کہ گندم وجَو کا آٹا اور ان کے ستو ایک دوسرے کی مثل ہیں لیکن روٹی نہیں دی جاسکتی، ہاں قیمت کے اعتبار سے، اور یہی اصح قول اھ، مکمل ہندیہ ملاحظہ کیجئے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:184)

ثمن اور قیمت میں فرق

سوال: ثمن اور قیمت میں کیا فرق ہے؟

جواب: بائع (بیچنے والے) اور مشتری (خریدنے والے) کے درمیان جو ریٹ طے ہو جائے اس کو ثمن کہتے ہیں۔ اور شے کے بازاری بھاؤ کو قیمت کہتے ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

قیمت وُہ کہ نرخ بازار سے جو حیثیت شئی کی ہو، نہ وہ کہ بائع اور مشتری میں اُن کی تراضی سے قرار پائے کہ وہ ثمن ہے،

فی ردالمحتار الفرق بین الثمن واقیمة ان الثمن ما تراضی علیه المتعاقد ان سواء زاد علی القیمة او نقص والقیمة ما قوم به الشئی بمنزلة المیعاد من غیر زیاده ولا نقصان۔

ترجمہ: ۔ردالمحتار میں ہے کہ ثمن اور قیمت میں فرق ہے، جس پر متعاقدان راضی

ہو جائیں وہ ثمن ہوں گے خواہ قیمت شئی سے زائد ہو یا کم، بغیر کسی کمی و زیادتی کے شئی کے معیاری عوض کا نام قیمت ہے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص: 184)

کلینک میں دوائی کھلانا اور انجکشن لگانا

سوال: جو دوائی ڈاکٹر نے کلینک میں کھلائی اور انجکشن وغیرہ لگایا کیا یہ بھی زکوٰۃ میں محسوب ہوگا؟

جواب: کلینک میں دوائی کھلانا اور انجکشن لگانا زکوٰۃ میں محسوب نہیں ہوگا۔ کیونکہ صورت مذکورہ میں محتاج کو مالک بنانا نہیں پایا گیا، بلکہ اباحت پائی گئی۔

سیدی اعلحضرت فرماتے ہیں۔ کھانا جمع کر کے کھلانے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔

لانہ اباحۃ ورکنہا التملیک

(کیونکہ یہ اباحت ہے اور زکوٰۃ کا رکن تملیک ہے)

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:72)

ہسپتالوں میں محتاجوں کا علاج کروانا

سوال: بعض تنظیمیں نادار مریضوں کے علاج کیلئے زکوٰۃ کی رقم جمع کرتے ہیں۔ کیا ان کا زکوٰۃ کی رقم سے مریضوں کا علاج کرانے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: حدِ شرح میں رہ کر کریں تو ضرور ہو جائے گی۔

(1) ادویات لا کر مسلمان محتاج مریضوں کی ملک کریں یا ادویات کی رقم ہی ملک کر دیں وہ خود منگوا لیں۔

(2) اسی طرح ڈاکٹر کی فیس، ایکسرے، میڈیکل ٹیسٹ، بیڈ اور کمرہ کی فیس وغیرہ کی

رقم ان کی ملک کی جائے وہ خود ادا کریں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(3) جو ڈرپ، انجکشن، ڈاکٹر کو دیئے کہ ان کو لگا دو، اور دوائی لا کر کھلا دی، اور بیڈ، کمرہ میڈیکل ٹیسٹ وغیرہ کی فیس خود ہی ادا کر دی تو یہ رقم زکوٰۃ میں محسوب نہ ہوگی۔ کہ ان صورتوں میں فقیر کی تملیک نہیں پائی گئی اور زکوٰۃ میں مسلمان فقیر کی تملیک شرط ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

لان رکنها التمليك من فقير مسلم لوجه الله تعالى من دون عوض۔

ترجمہ: کیونکہ اس کا رکن یہ ہے کہ کسی فقیر کو اللہ کی رضا کی خاطر اس کا مالک بنایا اور بطور معاوضہ نہ ہو۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:70)

زکوٰۃ کی رقم سے دینی لائبریری

سوال: اگر کوئی شخص زکوٰۃ کی مد سے دینی کتب خرید کر لائبریری کو وقف کر دے، تاکہ لوگ استفادہ کر سکیں، کیا زکوٰۃ ادا ہوئی؟

جواب: زکوٰۃ میں فقیر کو مالک بنانا شرط ہے۔ اور وقف اللہ عزوجل کیلئے ہوتا ہے لہٰذا زکوٰۃ کی رقم سے وقف جائز نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ کے مال سے زکوٰۃ ناممکن ہے کہ وقف کسی کی ملک نہیں ہوتا، اور زکوٰۃ میں فقیر کی تملیک شرط ہے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:255)

یتیم کو زکوٰۃ دینا

سوال: یتیموں کو زکوٰۃ دینا کیسا، اور اگر قربت دار ہوں تو کیسا؟

جواب: یتیم بچہ کو خصوصاً جبکہ اپنا قرابت دار ہو زکوٰۃ دینا بہت افضل ہے جبکہ وہ نہ مالدار، نہ سید وغیرہ ہاشمی ہو، نہ اپنی اولاد یا اولاد کی اولاد ہو، ہاں بھائی بھانجا ہو تو وہ بشرائط مذکورہ سب سے زیادہ مستحق ہے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:262)

یتیموں کو کپڑے تقسیم کرنا

سوال: یتیم خانے میں یتیموں کو کپڑے تقسیم کرنے سے کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: اگر یتیم بچوں کو کپڑوں کا مالک بنا دیا جائے تو کپڑوں کی بازاری قیمت کی بقدر زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، جبکہ وہ نہ مالدار ہو، نہ ہاشمی ہو، نہ اپنی اولاد کی اولاد ہو، نہ کسی مالک نصاب کی نابالغ اولاد ہو کہ یتیم خانوں میں کئی غیر یتیم بچے بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

ردالمحتار میں ہے۔

فلو أطعم يتيما ناويا الزكاة لا يجزيه إلا إذا دفع إليه المطعوم كما لو كساه بشرط أن يعقل القبض۔

ترجمہ: پس اگر زکوٰۃ کی نیت سے یتیم کو کھانا کھلایا تو جائز نہیں ہے، مگر جب اس کو کھانے کا مالک بنا دیا تو جائز ہے، جیسا کہ اس کو کپڑے پہنانا بشرط کہ قبضے کا شعور رکھتا ہو۔

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، ج:3، ص:207)

ناسمجھ یتیم بچہ

سوال: ناسمجھ یتیم کو زکوٰۃ دینا کیسا؟

جواب: نادار یتیم یا غیر غنی کا نادار نابالغ بچہ اگر سمجھ دار ہے کہ مال پر قبضہ کر سکتا ہے، اور ضائع کر دینے کا اندیشہ نہیں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اور اگر ناسمجھ ہے کہ پھینک دے گا یا کسی دوسری طرح ضائع کر دے گا تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں، کہ زکوٰۃ میں تملیک فقیر شرط ہے اور تملیک کیلئے قبضہ شرط ہے، ہاں اگر اس کی طرف سے اسکا ولی قبضہ کر لے تو جائز ہے، لیکن وہ بطور تملیک بچے کی ضرورت پر ہی خرچ کرے گا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

إذا دفع الزكاة إلى الفقير لا يتم الدفع ما لم يقبضها أو يقبضها للفقير من له ولاية عليه نحو الأب والوصي يقبضان للصبي والمجنون كذا في الخلاصة .----، ,ولو قبض الصغير ,وهو مراهق جاز ,وكذا لو كان يعقل القبض بأن كان لا يرمي ,ولا يخدع عنه

ترجمہ: جب فقیر کو زکوٰۃ دیں تو یہ دینا اس وقت تک پورا نہ ہوگا جب تک فقیر مال زکوٰۃ پر قبضہ نہ کر لے، جس کیلئے ان پر ولایت ہو جیسے باپ اور وصی دونوں قبضہ کریں گے نابالغ اور مجنون کیلئے اسی طرح خلاصہ میں ہے، اور اگر نابالغ نے قبضہ کیا اور وہ سمجھ دار ہے، اور ایسے ہی وہ شعور رکھتا ہے قبضے کا کہ وہ پھینکے گا نہیں اور نہ ہی دھوکا

کھائے گا (تو اسے دینا جائز ہے)

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج:1، ص:188)

زکوٰۃ کی رقم سے یتیم خانہ بنانا

سوال: یتیموں کیلئے مکان خریدا کیا اس کی قیمت زکوٰۃ سے دینا درست ہے؟

جواب: یتیم خانہ کی خریداری میں روپیہ لگا دینے سے زکوٰۃ ہر گز ادا نہ ہوگی۔

لانہ ان کان وقفا والزکوٰۃ تملیک فلا یجتمعان

ترجمہ:۔ کیونکہ یتیم خانہ اگر وقف ہے اور زکوٰۃ میں تملیک ہوتی ہے، لہٰذا ان دونوں کا اجتماع نہیں ہو سکتا۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:262)

زیارت حرمین الطیبین کیلئے جمع مال

سوال: زید بشوق زیارت حرمین الطیبین کچھ روپیہ جمع کرتا ہے، اس طرح پر اب وہ صاحب نصاب عرصہ ڈیڑھ سال سے ہو گیا تو اس کو صدقۂ فطر و زکوٰۃ قربانی عید الاضحیٰ کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: اس پر زکوٰۃ فرض ہے اور صدقہ فطر و قربانی واجب۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:140)

پوری زکوٰۃ ادا نہ کرنا

سوال: جو شخص اپنے پورے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اور کہتا ہے، جتنی نکالیں گے ادا ہو جائیگی، ایسے شخص کیلئے کیا حکم ہے اور جتنی زکوٰۃ نکالے ادا ہو جائے گی یا بالکل ادا نہ ہوگی۔؟

جواب: جتنے کی زکوٰۃ ادا کرے گا اتنی ادا ہو جائے گی، مگر جتنی باقی رہے گی اس کا مواخذہ اس کے ذمہ ہے، اس مواخذہ اُخروی سے بچنے کیلئے اس پر فرض ہے کہ بقیہ اموال کی زکوٰۃ ادا کرے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

پس ہر سال جتنا زکوٰۃ دیا وہ قطعاً ادا ہوا اور جو باقی رہتا گیا وہ اس پر دین ہوا۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:139)

ادائیگی زکوٰۃ کیلئے زیور کی کون سی قیمت کا اعتبار ہے

سوال: زیور کی زکوٰۃ ادا کرنے میں زیور بنوانے کے وقت کی قیمت کا اعتبار کیا جائے گا یا ادائیگی زکوٰۃ کے وقت بازار کے بھاؤ کا؟

جواب: اگر اُسی جنس سے زکوٰۃ ادا کرنی ہے، مثلاً سونے کی زکوٰۃ سونے سے اور چاندی کی زکوٰۃ چاندی سے تو قیمت کی کوئی حاجت نہیں، سونے یا چاندی جس کی زکوٰۃ ادا کرنی ہے اس کے وزن کا چالیسواں حصہ دیا جائے گا۔ اور اگر مخالف جنس یعنی سونے کی زکوٰۃ سے اور چاندی کی زکوٰۃ سونے سے ادا کرنا چاہیں، یا دونوں کی زکوٰۃ نوٹ سے ادا کرنا چاہیں، تو قیمت کی ضرورت ہوگی، اور قیمت کا اعتبار نہ زیور بنوانے کے وقت کا کیا جائے گا نہ ادائیگی کے وقت کا۔ بلکہ جس دن صاحب نصاب ہوا تھا قمری مہینے کی وہ تاریخ سال بعد جب لوٹ کر آئے گی اُس دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

سونے کے عوض سونا، چاندی کے عوض چاندی زکوٰۃ میں دی جائے تو نرخ کی کوئی حاجت ہی نہیں، وزن کا چالیسواں حصہ دیا جائے گا، ہاں اگر سونے کے بدلے چاندی

یا چاندی کے بدلے سونا دینا چاہیں تو نرخ کی ضرورت ہوگی، نرخ نہ بنوانے کے وقت کا معتبر ہو نہ وقتِ ادا کا، اگر ادا سال تمام کے پہلے یا بعد ہو جس وقت یہ مالک نصاب ہوا تھا وہ ماہ عربی و تاریخ جب عود کریں گے اس پر زکوۃ کا سال تمام ہوگا، اس وقت کا نرخ لیا جائے گا۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10،ص:133)

رائج الوقت نوٹ

سوال: رائج الوقت نوٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب: رائج الوقت نوٹ (ثمن اصطلاحی) جب بقدرِ نصاب ساڑھے باون تولے (612.36 گرام) چاندی کی قیمت کے مساوی ہوں تو ان کی زکوۃ واجب ہے اگرچہ تجارت کے لئے نہ ہوں اور اگر رواج ختم ہوگیا تو جب تک تجارت کے لئے نہ ہوں زکوۃ واجب نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فاقول نعم تجب فیه الزکوة بشروطها لما علمت انه مال متقوم بنفسه ولیس سند او تذکرة للدین حق لایجب اداؤها مالم یقبض خمس نصاب ولا حاجة فیه الی نیة التجارة لان الفتوی علی ان الثمن المصطلح تجب فیه الزکوة مادام رائجابل لا انفکاک له عن نیة التجارة لانه لا ینتفع به الا بالمبادلة کما لایخفی فی فتاوی قارئ الهدایة الفتوی علی وجوب الزکوة فی الفلوس اذا تعومل بها اذا بلغت ماتساوی مائتی درهم من

الفضة او عشرین مثقالا من الذهب اه ا ـ والنوط المستفاد قبل تمام الحول یضم الی نصاب من جنسه او من احد الحول یضم الی نصاب من جنسه او من احد النقدین باعتبار القیمة کا موال التجارة۔

ترجمہ: فاقول (تو میں کہتا ہوں) ہاں نوٹ میں زکوۃ اپنی شرطوں کے ساتھ واجب ہے اس لئے کہ آپ نے جان لیا کہ وہ خود قیمتی مال ہے دستاویز و رسید قرض نہیں کہ جب تک نصاب کا پانچواں حصہ قبضہ میں نہ آئے زکوۃ دینا واجب نہ ہو اور نوٹ میں نیت تجارت کی بھی حاجت نہیں اسلئے کہ فتویٰ اس پر ہے کہ ثمن اصطلاحی جب تک رائج ہو زکوۃ اس میں واجب ہے بلکہ نوٹ کو نیت تجارت سے اصلاً جدائی نہیں کہ بغیر مبادلہ اس سے نفع لے ہی نہیں سکتے جیسا کہ ظاہر ہے فتاویٰ علامہ قاریٔ الہدایہ میں ہے فتویٰ اس پر ہے کہ پیسے جب تک رائج ہیں ان پر زکوۃ واجب جبکہ دو سو درہم چاندی یا بیس مثقال سونے کی قیمت کو پہنچے ہوں انتہی اور نوٹ جو سال زکوۃ تمام ہونے سے پہلے وہ اپنی جنس کے نصاب یا قیمت لگا کر سونے چاندی سے ملایا جائے گا جیسا تجارتی مال کا حکم ہے۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:17،ص:409)

بانڈز کی زکوۃ

سوال: کیا بانڈز پر بھی زکوۃ ہے؟

جواب: جی ہاں ان کا حکم بھی رائج الوقت نوٹ کا ہی ہے۔

بانڈ کی انعامی رقم

سوال: بانڈ کی انعامی رقم کا حکم ہے؟

جواب: اگر مالک نصاب تھا اور دوران سال یا چاہے سال کے ختم ہونے سے ایک منٹ قبل بانڈ کا انعام وصول کرلیا تو نصاب کے ساتھ اس کی بھی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

اور اگر مالک نصاب نہ تھا تو انعام وصول ہونے کے بعد اگر وہ خود یا دیگر اموال زکوٰۃ سے مِل کر نصاب کو پہنچ جائے تو سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں۔

جس دن تاریخ وقت پر آدمی صاحبِ نصاب ہُوا جب تک نصاب رہے وہی دن تاریخ وقت جب آئے گا اُسی منٹ حولانِ حول ہوگا اس بیچ میں جو اور روپیہ ملے گا اُسے بھی اسی سال میں شامل کرلیا جائے گا اور اسی حولان کو اُس کا حولان مانا جائے گا اگرچہ اسے ملے ہوئے ابھی ایک ہی منٹ ہُوا،

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:202)

اگر بانڈ کا انعام وصول بعد میں ہوا

سوال: اگر انعام دوران سال نکل آیا مگر وصولی بعدِ سال ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ انعام کی رقم کسی مال کا عوض نہیں ہوتا، لہٰذا دینِ ضعیف ہے، جسکی زکوٰۃ کا اعتبار بعد قبضہ کیا جاتا ہے۔ لہٰذا جب قبضہ ہوا اس وقت اگر مالک نصاب تھا تو اس میں ملائیں گے، اگر مالک نصاب نہیں تو اگر انعام خود یا دیگر اموال زکوٰۃ سے مِل کر نصاب کو پہنچ جائے تو سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

سوم ضعیف کہ کسی مال کا بدل نہ ہو، جیسے عورت کا مہر کہ منافع بضع کا عوض ہے، یاوہ دین جو بذریعہ وصیّت اسے پہنچایا بسبب خلع عورت پر لازم آیا، یا مکان زمین کہ بہ نیّت تجارت نہ خریدی تھی اُن کا کرایہ چڑھا قسم سوم کے دین پر، جب تک دین رہے اصلاً زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اگرچہ دس برس گزر جائیں،

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:162)

غیر ملکی کرنسی

سوال: اگر غیر ملکی کرنسی ہو تو ان کی مالیت کس ملک کی معتبر ہے گی؟

جواب: اگر اسی کرنسی سے زکوٰۃ ادا کرنی ہے تو اس کا چالیسواں حصہ ادا کرے گا۔ اور اگر مقامی کرنسی سے زکوٰۃ ادا کرنی ہے، تو وہ جس ملک جس شہر میں موجود ہے وہاں کی قیمتِ فروخت کا اعتبار کیا جائے گا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

ثم المعتبر فی الزکاۃ مکان المال حتی لو کان ہو فی بلد، ومالہ فی بلد آخر یفرق فی موضع المال

ترجمہ: جس جگہ مال ہے زکوۃ میں اس جگہ کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر وہ خود ایک شہر میں ہے اور اس کا مال دوسرے شہر میں ہے تو مال والی جگہ کا اعتبار ہے۔

(الفتاویٰ الہندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثالث فی زکاۃ الذہب والفضۃ والعروض، ج:1،ص:180)

کرائے پر دینے کیلئے برتن، شامیانے، دیگیں

سوال: کرائے پر دینے کیلئے برتن، شامیانے، دیگیں، وغیرہ رکھی ہیں ان کا حکم ہے؟

جواب: ان پر زکوٰۃ نہیں، جبکہ تجارت کیلئے نہ ہوں،

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

و اشتری قدورا من صفر یمسکها ویؤاجرها لا تجب فیها الزکاة کما لا تجب فی بیوت الغلة

ترجمہ: اور اگر خالی کی ھانڈیاں خریدیں اوران کو اپنے پاس رکھ کر کرائے پر دیتا ہے تو ان میں زکوۃ واجب نہیں جیسا کے کرائے کے گھروں میں زکوۃ واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الهندیة، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثالث فی زکاۃ الذهب والفضة والعروض، ج:1،ص:180)

قسطوں کا کاروبار

سوال: بعض حضرات آسان قسطوں پر سامان فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں، اس صورت میں بہت زیادہ مال لوگوں میں پھیل جاتا ہے، اور آہستہ وصولی ہوتی ہے، اس کی زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: لاگت اور منافع تمام مال پر سال بسال زکوٰۃ واجب ہے اگر چہ بہت زیادہ رقم لوگوں میں پھیلی ہوئی ہے، لیکن پھیلی ہوئی رقم کی زکوٰۃ ادائیگی اس وقت واجب ہو گی جب بقدر نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ مِل جائے۔ جتنے سال گزرے ہوں گے سب کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کرنا ہو گی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جو روپیہ قرض میں پھیلا ہے اس کی بھی زکوٰۃ لازم ہے مگر جب بقدر نصاب یا خمس نصاب وصول ہوا اُس وقت ادا واجب ہو گی جتنے برس گزرے ہوں سب کا حساب لگا کر۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10،ص:167)

فیصدی زکوٰۃ

سوال: مال پر کتنے فیصد زکوٰۃ دینا واجب ہے؟

جواب: مال جو بقدرِ نصاب ہو سال گزرنے پر اس پر اڑھائی فیصد زکوٰۃ واجب ہو گی۔ مثلاً اگر کسی کے پاس ایک لاکھ روپے ہیں سال گزرنے پر اس پر اڑھائی ہزار روپے زکوٰۃ کی صورت میں واجب ہونگے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ ہر نصاب وخمس نصاب کا پانچواں حصہ پر چالیسواں حصّہ ہے اور مذہب صاحبین پر نہایت آسان حساب اور فقراء کے لیے نافع ہے کہ فیصدی ڈھائی روپے۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10،ص:144)

بینک میں جمع شدہ رقم کا حکم

سوال: کیا بینک میں جمع رقم پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: جی ہاں! رقم کہیں بھی ہو بنک میں یا کسی کے پاس امانت رکھوائی اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

روپیہ کہیں جمع کسی کے پاس امانت ہو مطلقاً اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10،ص:141)

بیمہ کی رقم

سوال: بیمہ میں جمع کروائی ہوئی رقم کا کیا حکم ہے؟

جواب: بیمہ میں جمع کرائی ہوئی رقم دراصل قرض ہے۔

اگر پہلے ہی مالک نصاب تھا تو بقدر نصاب مال پر سال گزرنے پر جمع شدہ مال اور بیمہ میں جمع کروائی ہوئی رقم تمام مال پر سال بسال زکوۃ واجب ہوتی رہے گی، اگرچہ بیمہ کی رقم پر سال نہ بھی گزرا ہو، لیکن بیمہ کی رقم کی زکوۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب رقم بقدر نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہوجائے۔

اور اگر مالک نصاب نہ تھا تو جب بیمہ کی رقم اور اس کے دیگر حاجت اصلیہ سے فارغ اموال زکوۃ کو ملا کر جب نصاب کو پہنچ جائے تو سال گزرنے پر بیمہ اور تمام دیگر اموال زکوۃ پر زکوۃ واجب ہوگی، لیکن بیمہ کی رقم کی زکوۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب رقم بقدر نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہوجائے۔

بیمہ پر ملنے والے اضافے پر زکوۃ نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں بیمہ کی زکوۃ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وقت واپسی جتنا جمع ہوا تھا اس کی ہر سال کی زکوۃ لازم آئے گی۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ،)

بیٹیوں کے جہیز کیلئے زیور

سوال: بیٹیوں کے جہیز کیلئے زیور رکھا ہو تو کیا اُس پر زکوۃ ہے؟

جواب: بیٹیوں کے جہیز کیلئے رکھے ہوئے زیور اور رقم پر زکوۃ واجب ہے۔ ہاں اگر کوئی بچی نابالغ ہے اور اس کے حصے کا زیور یا رقم اس کی ملک کردی تو پھر اس رقم اور زیور کی زکوۃ نہ نابالغ بچی پر ہے نہ والدین پر۔ بالغ بچیوں کے ملک کیا تو ان بچیوں پر زکوۃ واجب ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

نابالغ لڑکیوں کا جو زیور بنایا گیا اگر ابھی انھیں مالک نہ کیا گیا بلکہ اپنی ہی مِلک پر رکھا اور ان کے پہننے کے صرف میں آتا ہے اگرچہ نیت یہ ہو کہ بیاہ ہُوئے پر ان کے جہیز میں دے دیں گے، جب تو وُہ زیور ماں باپ جس نے بنایا ہے اُسی کی مِلک ہے، اگر تنہا یا اُس کے اور مال سے مل کر قدرِ نصاب اُسی مالک پر اس کی زکوۃ ہے اور اگر نابالغ لڑکیوں کی مِلک کردیا گیا تو اس کی زکوۃ کسی پر نہیں، ماں باپ پر تو یوں نہیں کہ اُن کی مِلک نہیں، اور لڑکیوں پر یُوں نہیں کہ وہ نابالغہ ہیں، جب جوان ہوں گی اُس وقت سے ان پر احکام زکوۃ وغیرہ کے جاری ہوں گے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:145)

گروی رکھا ہوا زیور

سوال: جو زیور رہن (گروی) رکھا، کیا اُس پر بھی زکوۃ واجب ہوگی؟

جواب: رہن (گروی) میں رکھے زیور پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

ان برسوں کی زکوۃ واجب نہیں کہ جو مال رہن رکھا ہے اس پر اپنا قبضہ نہیں، نہ اپنے نائب کا قبضہ ہے

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:146)

دورانِ سال مال میں اضافے کا حکم

سوال: شروع سال میں 10 دس تولے سونا تھا چھ ماہ بعد 12 بارہ تولے ہو گیا سال تمام تک 12 بارہ تولے رہا زکوۃ کتنے تولہ سونے کی واجب ہوئی؟

جواب: صورتِ مذکورہ میں 12 بارہ تولے سونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی، شروع سال میں مال بقدرِ نصاب ہے دورانِ سال جس قدر بھی اضافہ ہوا، سال تمام پر اضافہ سمیت تمام مال جو حاجتِ اصلیہ میں سے نہ ہو پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

نصاب جبکہ باقی ہوتو سال کے اندر اندر جس قدر مال بڑھے اسی پہلے نصاب کے سال تمام پر اس کُل کی زکوٰۃ فرض ہوگی، مثلاً یکم رمضان کو سال تمام ہوگا اور اس کے پاس صرف سو روپے تھے تیس شعبان کو دس ہزار اور آئے کہ سال تمام چند گھنٹے بعد جب یکم رمضان آئے گا اس پورے دس ہزار ایک سو پر زکوٰۃ فرض ہوگی،

(العطایا النبویه فی فتاوی رضویه المخرجه، ج:10،ص:143)

سال تمام پر مال کم ہوگیا

سوال: مال پر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الادا ہو چکی، ابھی ادا نہ کی تھی کہ مال کم ہوگیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تین صورتیں ہیں،

(1) خود ہلاک کردیا، صرف کردیا، کسی مالدار کو ہبہ کردیا

(2) بلانیتِ زکوٰۃ کسی فقیر محتاج کو دے دیا

(3) بغیر اس کے فعل کے ہلاک ہوگیا یعنی چوری ہوگیا، کسی کو قرض دیا تھا وہ مُکر گیا اور گواہ بھی نہیں ہے، یا وہ بغیر ترکہ چھوڑے مرگیا،

ہر ایک کا حکم جدا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جبکہ مال پر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الاداء ہوچکی، اور ہنوز نہ دی تھی کہ مال کم ہوگیا، یہ تین حال سے خالی نہیں کہ سبب کمی استہلاک ہوگا یا تصدّق یا ہلاک۔ استہلاک یہ معنی کہ اس نے اپنے فعل اُس رقم سے کچھ اتلاف، صرف کرڈالا، پھینک دیا، کسی غنی کو ہبہ کردیا۔ اور یہاں تصدّق سے یہ مراد کہ بلانیتِ زکوٰۃ کسی فقیر محتاج کو دے دیا۔ اور ہلاک کے یہ معنی کہ بغیر اس کے فعل کے ضائع وتلف ہوگیا، مثلاً چوری ہوگئی یا زر وزیور کسی کو قرض ورعایت دے دیا وہ مکر گیا اور گواہ نہیں یا مر گیا اور ترکہ نہیں یا مال کسی فقیر پر دین تھا مدیون محتاج کو ابرار کردیا کہ یہ بھی حکم ہلاک میں ہے۔

(العطایا النبویه فی فتاوی رضویه المخرجه، ج:10،ص:90)

سال تمام پر مال ہلاک کردیا

سوال: سال تمام پر مال خود ہلاک کردیا، صرف کردیا، کسی مالدار کو ہبہ کردیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس قدر مال پر سال گزرا تھا اور زکوٰۃ واجب ہوئی تھی، ساری ادا کرنی ہوگی اس میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اگرچہ سارا ہی مال خرچ کرلیا، اور بالکل نادار ہو جائے، تاہم زکوٰۃ کا قرض بدستور باقی ہے

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

استہلاک میں جس قدر زکوٰۃ سال تمام پر واجب ہولی تھی اُس میں سے ایک حبّہ نہ گھٹے گا یہاں تک کہ اگر سارا مال صرف کردے اور بالکل نادار محض ہوجائے تاہم قرضِ زکوٰۃ بدستور ہے،

سراجیہ ونہاویہ وغیرھما میں ہے:

لواستھلك النصاب لا یسقط۔

ترجمہ: اگر نصاب کو کسی نے ہلاک کردیا تو زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی

نہرالفائق و حاشیہ طحطاوی میں ہے:

لو وهب النصاب لغنی بعد الوجوب ضمن الواجب وهو اصح الروایتین۔

ترجمہ: اگر کسی نے نصاب کسی غنی کو وجوب کے بعد ہبہ کردیا تو وُہ واجب (مقدار) کا ضامن ہوگا اور یہی دونوں روایات میں اصح ہے۔

محیط سرخسی وعالمگیریہ میں ہے:

فی روایة الجامع یضمن قدرالزکوٰة وهوالاصح۔

ترجمہ: روایۃ الجامع میں ہے کہ مقدار زکوٰۃ کا ضامن ہوگا اور یہی اصح ہے۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10، ص:91)

سال تمام پر بعض مال نذر کردیا

سوال: اگر کسی نے سال تمام پر ابھی زکوٰۃ ادا نہ کی تھی کچھ مال نذر کے طور پر دے دیا، یا کفارے کے طور پر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بھی مثلِ استہلاک (خود ہلاک کرنا) ہے یعنی جو نذر، کفارے، یا کسی صدقہ واجبہ کی صورت میں دیا اور جو باقی ہے، سارے مال کی زکوٰۃ دینا ہوگی کچھ ساقط نہ ہوگا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

تصدّق میں اگر نذر یا کفارے یا کسی اور صدقۂ واجبہ کی نیت تو بالاتفاق اس کا حکم بھی مثلِ استہلاک ہے یعنی زکوٰۃ سے کچھ ساقط نہ ہوگا جو اور باقی رہا سب کی زکوٰۃ سے کچھ

ساقط نہ ہوگا جو دیا اور باقی رہا سب کی زکوٰۃ لازم آئیگی۔

درمختار میں ہے:

اذانوی نذراًاوواجباًاخر یصح یضمن الزکوٰة۔

ترجمہ:۔ جب کسی نے نذر کی نیت کرلی یا کسی اور واجب کی تو صحیح ہے مگر زکوٰۃ کی ضمانت دینا ہوگی۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10، ص:91)

سال تمام پر کل مال صدقہ کردیا

سوال: اگر کسی نے سال تمام پر ابھی زکوٰۃ ادا نہ کی تھی کہ کل مال صدقہ نافلہ کے طور پر فقراء میں تقسیم کردیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے کل مال فقراء میں مطلق صدقہ کردیا تو بالاتفاق زکوٰۃ ساقط ہو گی۔ سیدی اعلحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

اگر تطوّع یا مطلق تصدق کی نیت تھی اور سب تصدق کردے تو بالاتفاق زکوٰۃ ساقط ہوگئی۔

ہندیہ میں ہے:

من تصدّق بجمیع نصابه ولا ینوی الزکوٰة سقط فرضها عنه وهذا استحسان کذا فی الزاهدی ولافرق بین ان ینوی النفل او لم تحضره النیة۔

ترجمہ: جس نے تمام مال صدقہ کردیا اور زکوٰۃ کی نیت نہ کی تو اس سے فرض ساقط ہو جائیگا اور یہ استحسان ہے جیسا کہ زاہدی میں ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ اس

نے صدقہ نفلی کی نیّت کی یا ذہن نیت سے خالی تھا۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:92)

سال تمام پر بعض مال صدقہ کردیا

سوال: اگر کسی نے سال تمام پر ابھی زکوٰۃ ادا نہ کی تھی کہ بعض مال صدقہ نافلہ کے طور پر فقراء میں تقسیم کردیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ بھی مثلِ استھلاک ہے۔ زکوٰۃ سے کچھ کم نہ ہوگا۔ جو دیا اور جو باقی ہے سارے مال کی زکوٰۃ واجب ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض کا تصدق مطلقاً مثل استھلاک ہے کہ کسی نیت سے ہو اصلاً زکوٰۃ سے کچھ نہ گھٹے گا، تو صورتِ مذکورہ میں اگر چہ سو روپیہ کردے زکوٰۃ کے پانچ درم بدستور واجب رہے، یہ مذہب زیادہ قوی ومقبول وشایانِ قبول ہے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:93)

مال بغیر اپنے فعل کے ہلاک ہوگیا

سوال: سال تمام پر مال بغیر اپنے فعل کے ہلاک ہوگیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: بغیر اپنے فعل کے ہلاک ہوگیا یعنی چوری ہوگیا، کسی کو قرض دیا تھا وہ مُکر گیا اور گواہ بھی نہیں ہے، یا وہ بغیر ترکہ چھوڑے مرگیا، تو بالاتفاق جتنا تلف اس کی زکوٰۃ ساقط ہوجائے گی، اور جتنا باقی رہا اگرچہ نصاب سے کم ہو اس کی زکوٰۃ باقی ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

یعنی ہلاک، اس میں بالاتفاق کم یا بہت جس قدر تلف ہو بحساب اربعۂ متناسبہ اُتنے کی زکوٰۃ ساقط ہوگی اور جتنا باقی رہے اگرچہ نصاب سے بھی کم، اُتنے کی زکوٰۃ باقی،

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:95)

جس مال کی زکوٰۃ ایک سال ادا کردی

سوال: جس مال کی زکوٰۃ ایک سال ادا کردی پھر وہ دوسرے سال بھی وہی مال پڑا رہا تو کیا دوسرے سال پھر زکوۃ دینا ہوگی۔؟

جواب: جب تک نصاب سے کم نہیں ہوگا ہر سال زکوٰۃ باقی مال کے حساب سے واجب ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

دس برس رکھا، ہر سال زکوٰۃ واجب ہوگی جب تک نصاب سے کم نہ رہ جائے،

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:144)

اعلانیہ زکوٰۃ

سوال: زکوٰۃ اعلانیہ دینا بہتر ہے یا خفیہ؟

جواب: زکوٰۃ اعلانیہ دینا بہتر ہے تاکہ لوگوں کو بدگمانی سے بچایا جاسکے، جبکہ ریا کاری کا اندیشہ نہ ہو ورنہ خفیہ دینا بہتر ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ اعلان کے ساتھ دینا بہتر ہے اور خفیہ دینا بھی بے تکلّف روا ہے، اور اگر کوئی صاحبِ عزت حاجتمند ہو کہ اعلانیہ نہ لے گا یا اس میں سبکی سمجھے گا تو اُسے خُفیہ ہی دینا بہتر ہے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:158)

ایک پاٹنر کا دیگر کی زکوٰۃ ادا کرنا

سوال: چند افراد ملکر کاروبار کرتے ہیں۔ایک شخص جومنافع تقسیم کرتا وہ کہتا ہے میں نے سب کی طرف سے زکوٰۃ ادا کردی ہے۔سب اس پر راضی ہیں کیا زکوٰۃ ادا ہوگئی؟

جواب: دوسرے افراد کی زکوٰۃ اس کے ذمہ نہیں، اس لئے ادا نہیں ہوئی، مالِ تجارت میں زکوٰۃ منافع پر نہیں بلکہ سال تمام پر جس قدر مال تجارت موجود ہے کریڈٹ پر دیا ہوا ہے اور منافع سب پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

دوسرے کی زکوٰۃ اس کے ذمہ عائد نہیں ہوسکتی، ایک پر اُس کے حصہ کی زکوٰۃ لازم ہے، اور زکوٰۃ صرف منافع مالِ تجارت پر نہیں ہوتی، جس طرح مکان زمین دکان کے صرف منافع پر ہوتی ہے یہاں ایسا نہیں بلکہ کُل مالِ تجارت پر لازم ہوتی ہے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:156)

کمیٹی کی زکوٰۃ

سوال: کمیٹی میں جمع کروائی ہوئی رقم کا کیا حکم ہے؟

جواب: کمیٹی میں جمع کروائی ہوئی رقم دراصل قرض ہے، لہٰذا اگر پہلے ہی مالک نصاب تھا تو بقدر نصاب مال پر سال گزرنے پر جمع شدہ مال اور کمیٹی میں جمع کروائی ہوئی رقم تمام مال پر سال بسال زکوٰۃ واجب ہوتی رہے گی، اگرچہ کمیٹی کی رقم پر سال نہ بھی گزرا ہو، لیکن کمیٹی کی رقم کی زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب رقم بقدر نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہوجائے۔

اور اگر مالک نصاب نہ تھا تو جب کمیٹی کی رقم اور اس کے دیگر حاجت اصلیہ سے فارغ اموال زکوٰۃ کو ملا کر جب نصاب کو پہنچ جائے تو سال گزرنے پر کمیٹی اور تمام دیگر اموال زکوٰۃ پر زکوٰۃ واجب ہوگی، لیکن کمیٹی کی رقم کی زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب رقم بقدر نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہوجائے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جو روپیہ قرض میں پھیلا ہے اس کی بھی زکوٰۃ لازم ہے مگر جب بقدر نصاب یا خمس نصاب وصول ہوا اُس وقت ادا واجب ہوگی جتنے برس گزرے ہوں سب کا حساب لگا کر۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:167)

ابتدائی کمیٹی

سوال: ایک شخص کی ایک لاکھ پچاس ہزار کی کمیٹی نکلی جب کہ اس نے جمع پچاس ہزار کروائے تھے بقیہ رقم ماہانہ کمیٹی کی صورت میں ابھی جمع کروانی ہے۔اس رقم کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب سے مالک نصاب ہوا اس پر سال گزرنے پر دیگر اموال زکوٰۃ کے ساتھ کمیٹی کی رقم میں سے پچاس ہزار پر زکوٰۃ واجب ہوگی بقیہ اس پر قرض ہے اور قرض کی زکوٰۃ واجب نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

وہ اس پر دین ہوا حتی کہ اگر کسی نصاب سے معارض ہوجائے گا تو اُسی قدر مقدار واجب گھٹ جائے گی۔تشریح اس کی یہ ہے کہ دین عبد (یعنی بندوں میں جس کا کوئی مطالبہ کرنے والا ہوا) اگرچہ دین حقیقۃً اللہ عزوجل کا ہو جیسے دین جس قدر ہوگا اتنا مال مشغول بحالتِ اصلیہ قرار دے کر کالعدم ٹھہرے گا اور باقی پر زکوٰۃ واجب ہوگی

اگر بقدر نصاب ہو، مثلاً ہزار روپے پر حولانِ حول ہوا اور اس پر پانسو(50) قرض ہیں تو پانسو (50) پر زکوٰۃ آئے گی اور ساڑھے نوسو950 دین ہے تو اصلاً نہیں کہ نصاب سے کم ہے۔

درمختار میں ہے:

لا زکوٰۃ علی مدیون للعبد بقدردینہ فیز کی الزائد ان بلغ نصابا۔

ترجمہ: بندہ کے قرضدار پر قرض کی مقدار پر زکوٰۃ نہیں، ہاں اگر قرض سے زائد نصاب کو پہنچ جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:126)

ویلفیئر انجمنیں

سوال: بعض ویلفیئر انجمنیں زکوٰۃ وفطرہ جمع کر کے ٹینٹ، کرسیاں، برتن وغیرہ خریدتے ہیں جو غریبوں کو شادی پر مفت استعمال کیلئے دیتے ہیں، اسی طرح کفن، جنازہ کی چارپائی دیگر رفائی کاموں پر خرچ کرتے ہیں، کیا ان کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔؟

جواب: زکوٰۃ کیلئے تملیکِ فقیر شرط ہے۔ زکوٰۃ کا فقیر کو مالک بنائے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، اگرچہ کتنے ہی نیک کاموں میں خرچ ہو جائے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ کا رکن تملیکِ فقیر ہے جس کام میں فقیر کی تملیک نہ ہو کیسا ہی کارِ حسن ہو جیسے تعمیرِ مسجد یا تکفینِ میت یا تنخواہِ مدرسانِ علمِ دین، اس سے زکوٰۃ نہیں ادا ہو سکتی۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:269)

بنک میں زکوٰۃ کی کٹوتی

سوال: بنک کے ذریعے زکوٰۃ کی کٹوتی کا کیا حکم ہے؟

جواب: بنک میں جو زکوٰۃ کی کٹوتی کی جاتی ہے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ بنک میں زکوٰۃ کی شرائط کو ملحوظ نہیں رکھا جاتا، مثلاً نہ تملیکِ فقیر نہ حولان الحول کا خیال کیا جاتا نہ ہی رقم صحیح مصارف تک پہنچتی ہے، اسی طرح دیگر شرائط کا بھی خیال نہیں کیا جاتا،

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ وقار الفتاویٰ میں فرماتے ہیں۔

حکومت مال زکوٰۃ وصول کر کے جس طرح خرچ کرتی ہے، وہ صحیح نہیں ہے، زیادہ روپیہ ایسی جگہ خرچ کیا جاتا ہے، جہاں کوئی مالک نہیں ہوتا ہے، لہٰذا زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی ہے۔

(وقار الفتاویٰ، ج:2، ص:414)

کارخانہ کی تنصیبات اور مشینری کی زکوٰۃ

سوال: جو کارخانہ پیداواری مقاصد کیلئے استعمال ہو رہا ہے، کیا اس کی زمین عمارت متعلقہ تنصیبات اور مشینری وغیرہ کی قیمت پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: کارخانہ کی زمین، عمارت، اور جو مشینری صنعتی پیداوار کیلئے استعمال ہو رہی ہے ان پر زکوٰۃ نہیں، زکوٰۃ صرف تین ہی طرح کی اشیاء پر ہوتی ہے۔

(1) ثمن خلقی ہو (سونا، چاندی) یا اصطلاحی ہو (رائج الوقت روپے، پیسے)

(2) مالِ تجارت

(3) چرائی پر چھوڑے ہوئے جانور، ان کے علاوہ کسی چیز پر زکوٰۃ نہیں

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ صرف تین 3 چیزوں پر ہے: سونا، چاندی کیسے ہی ہوں، پہننے کے ہوں یا برتنے کے، سکّہ ہو یا ورق۔ دوسرے چرائی پر چھوٹے جانور۔ تیسرے تجارت کا مال۔ باقی کسی چیز پر نہیں۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10، ص:161)

شیئرز کی زکوٰۃ

سوال: اگر کمپنی کے شیئرز یعنی حصص خریدے ہوں تو ان کی زکوٰۃ کیسے ادا کی جائے؟

جواب: اس کی مختلف صورتیں ہیں،

(1) ایسی کمپنی میں شراکت کی جو تجارت کرتی ہے جیسے کپڑا، سپئیر پارٹس، دیگر سامان وغیرہ فروخت کرنا، تو شیئرز کی اصل قیمت اور منافع دونوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔

(۲) اگر کمپنی تجارت نہیں کرتی صرف کرایہ وصول کرتی ہے، جیسے ٹرک، بسیں، ٹرالے، وغیرہ کہ تجارت کیلئے نہ ہوں تو اس صورت میں شیئرز کی اصل قیمت پر زکوٰۃ نہیں صرف منافع اگر خود یا دیگر اموال زکوٰۃ سے مل کر نصاب کو پہنچ جائے تو سال گزرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ ہے،

(3) اگر شیئرز کسی کارخانے یا مل میں ہے جس میں مشینری اور اوزار بھی ہیں اور تجارت کیلئے خام اور تیار مال بھی تو ایسی صورت جس قدر اس کے حصہ کا خام یا تیار مال، یا کریڈٹ پر دیا ہوا مال اس پر زکوٰۃ ہے، مگر کریڈٹ پر دیئے ہوئے مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب بقدرِ نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول

ہو جائے پھر جتنا وصول ہوا اس کی مقدار پچھلے تمام سالوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی اس کے حصہ کی مشینری وغیرہ کی زکوٰۃ نہیں۔

(4) بعض اوقات کاروبار میں شیئر کرنے والے کا شیئر فقط تجارتی مال میں ہوتا ہے، زمین، عمارت، اور دیگر تنصبات میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا اس صورت میں سال تمام پر منافع اور باقی تجارتی تمام مال کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(5) اگر شیئرز بیچنے کی نیت سے خریدے تو سال تمام پر کل شیئرز کی جو قیمت ہوگی تمام پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اس صورت میں صورت نمبر دو میں بھی زکوٰۃ ہوگی۔

بصورت مضاربت زکوٰۃ

سوال: زید اور بکر ایک کاروبار کرتے ہیں، اس کی صورت یوں ہے کہ رقم زید کی ہے اور محنت بکر کرتا ہے اور نفع برابر برابر تقسیم کیا جاتا ہے، تو ایسی صورت میں کس پر کتنی زکوٰۃ ہوگی؟

جواب: شرعی اصطلاح میں اس کو مضاربت کہتے ہیں، اس میں مختلف صورتیں ہیں۔

(1) خالص تجارتی کاروبار ہے، مثلاً کپڑے کی دوکان، کتب خانہ، جنرل سٹور وغیرہ کی صورت میں تو زید پر اختتام سال پر تمام باقی مال تجارت اور اپنے حصہ کے منافع اور جمع شدہ دیگر اموال زکوٰۃ تمام کی زکوٰۃ واجب ہے، اور بکر پر اپنے حصہ کے منافع جب خود یا جمع شدہ دیگر اموال زکوٰۃ سے ملا کر نصاب کو پہنچے تو اس پر سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہے،

دوکان کی زمین، عمارت، فرنیچر، وغیرہ جو تجارت کے لئے نہیں اس کی زکوٰۃ کسی پر بھی نہیں۔

(2) ایسا کاروبار جس میں تنصیبات اور مشینری بھی ہو اور خام مال اور تیار مال کی صورت میں تجارتی مال بھی ہو، جیسے مختلف ملزاور کارخانے، پارٹس تیار کرنے کی دوکانیں وغیرہ، کی صورت میں زید پر خام مال، تیار مال، مارکیٹ میں کریڈٹ پر دیئے ہوئے اور اپنے حصہ کے منافع کی جمع شدہ رقم اور دیگر اموال زکوٰۃ تمام کی زکوٰۃ واجب ہوگی، مگر کریڈٹ پر دیئے ہوئے مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہو گی جب بقدرِ نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہو جائے پھر جتنا وصول ہوا اس کی مقدار پچھلے تمام سالوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ بکر پر اپنے حصہ کے منافع جب خود یا جمع شدہ دیگر اموال زکوٰۃ سے ملا کر نصاب کو پہنچے تو اس پر سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہے،

زمین، عمارت، مشینری، مزدوروں کے اوزاران کی زکوٰۃ کسی پر نہیں،

(3) ایسا کاروبار جس میں فقط کرایہ یا مزدوری لی جاتی ہے، مثلاً ٹرک، بسیں، یا ایسی مشینری، جس پر کسی کا مال تیار کر کے ان سے مزدوری لی جاتی ہے، اس صورت میں زید اور بکر دونوں پر اپنے اپنے حصہ کے منافع جب خود یا جمع شدہ دیگر اموال زکوٰۃ سے ملا کر نصاب کو پہنچے تو اس پر سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہے،

دیگر بس، ٹرک، یا مشینری، کی زکوٰۃ کسی پر نہیں۔

زکوٰۃ فرض ہونے کیلئے مال کا مالک ہونا شرط ہے چونکہ تینوں صورتوں تمام تجارتی مال کا مالک زید ہے اس لئے اس مال کی زکوٰۃ اسی پر واجب ہے۔

شورومز میں کھڑی گاڑیاں

سوال: شورومز میں بیچنے کیلئے کھڑی گاڑیوں کا کیا حکم ہے؟ جبکہ خرید وفروخت کی وجہ سے کم زیادہ ہوتی رہتیں ہیں کسی پر سال نہیں گزرتا

جواب: بقدرِ نصاب ہونے کہ بعد اختتامِ سال پر جس قدر مالیت کی گاڑیاں ملکیت میں ہوں گی، تمام کی زکوٰۃ واجب ہے دوران سال کمی زیادتی کا کوئی اعتبار نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

نصاب جبکہ باقی ہو تو سال کے اندر اندر جس قدر مال بڑھے اسی پہلے نصاب کے سال تمام پر اس کُل کی زکوٰۃ فرض ہوگی، مثلاً یکم رمضان کو سال تمام ہوگا اور اس کے پاس صرف سو روپے تھے تیس شعبان کو دس ہزار اور آئے کہ سال تمام چند گھنٹے بعد جب یکم رمضان آئے گا اس پورے دس ہزار ایک سو پر زکوٰۃ فرض ہوگی،

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:143)

مرغی فارم

سوال: کیا مرغی فارم پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: اس کی مختلف صورتیں ہیں۔

(1) اگر مرغیوں کی تجارت کی جاتی ہے تو تمام مرغیوں اور ان سے حاصل ہونے والے منافع پر زکوٰۃ ہے جبکہ بقدر نصاب ہوں۔

(2) مرغیوں کی تجارت نہیں کی جاتی بلکہ ان کے انڈے اور بچے فروخت کئے جاتے ہیں تو انڈوں، بچوں، اور حاصل ہونے والے منافع پر زکوٰۃ ہے۔ جبکہ بقدر نصاب ہوں۔

مرغیوں کی ادویات اور خوراک

سوال: مرغی فارم میں اسٹاک مرغیوں کی ادویات اور خوراک کا کیا حکم ہے؟

جواب: مرغی فارم میں اسٹاک ادویات اور خوراک اگر تجارت کیلئے ہے تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہے، اور صرف مرغیوں کے کھلانے کے لئے ہے تو زکوۃ نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لو أن نخاسا يشترى دواب أو يبيعها فاشترى جلاجل أو مقاود أو براقع فإن كان بيع هذه الأشياء مع الدواب ففيها الزكاة ,وإن كانت هذه لحفظ الدواب بها فلا زكاة فيها

ترجمہ: اگر مویشیوں کا تاجر جانور خریدتا ہو یا بیچتا ہو پس اس نے گنگر و یا لگامیں یا جھول خریدی، تو اگر جانوروں کے ساتھ ان اشیاء کو بھی بیچے تو ان میں زکوۃ ہے، اور اگر یہ اشیاء ہوں جانوروں کی حفاظت کیلئے تو ان میں زکوۃ نہیں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة الباب الثالث فى زكاة الذهب والفضة والعروض ،الفصل الثانى، ج:1،ص:180)

مچھلی فارم

سوال: مچھلی فارم کی مچھلیوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: مچھلیاں یا ان بچے تالاب میں خرید کر بنیت تجارت ڈالے تو تمام مچھلیوں اور ان سے حاصل ہونے والے منافع جبکہ بقدر نصاب ہو تو زکوۃ واجب ہے۔

گھر میں ڈیکوریشن کے لئے رکھی مچھلیاں

سوال: گھر میں ڈیکوریشن کے لئے رکھی مچھلیاں کیا حکم ہے؟

جواب: ان پر زکوۃ نہیں اگر چہ کتنی ہی قیمتی ہوں جبکہ تجارت کیلئے نہ ہوں، لیکن اگر بقدر نصاب ہیں تو زکوۃ لے نہیں سکتا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوۃ صرف تین 3 چیزوں پر ہے: سونا، چاندی کیسے ہی ہوں، پہننے کے ہوں یا برتنے کے، سکّہ ہو یا ورق۔ دوسرے چرائی پر چھوٹے جانور۔ تیسرے تجارت کا مال۔ باقی کسی چیز پر نہیں۔

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:161)

قربانی کے جانور کی زکوٰۃ

سوال: کیا قربانی کے جانور پر زکوۃ ہے۔

جواب: قربانی کے جانور کی قیمت پر زکوۃ واجب نہیں اگر چہ کتنی ہی قیمت کا ہو۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوۃ صرف تین 3 چیزوں پر ہے: سونا، چاندی کیسے ہی ہوں، پہننے کے ہوں یا برتنے کے، سکّہ ہو یا ورق۔ دوسرے چرائی پر چھوٹے جانور۔ تیسرے تجارت کا مال۔ باقی کسی چیز پر نہیں۔

(العطايا النبويه فى فتاوىٰ رضويه المخرجه، ج:10،ص:161)

نفع ملے گا تو بیچ دوں گا

سوال: کسی نے رکھنے کیلئے مکان خریدہ اور نیت یہ ہے کہ اگر نفع ملے گا تو بیچ دوں گا کیا اس مکان پر زکوۃ ہے؟

جواب: اگر رکھنے کے لئے کوئی چیز لی اور یہ نیت کی نفع ملے گا تو بیچ ڈالوں گا تو زکوۃ

واجب نہیں۔ کیونکہ نیتِ تجارت کیلئے شرط ہے کہ نیت وقتِ عقد ہو۔

درمختار میں ہے۔

اشتری شیئا للقنیة ناویا أنه إن وجد ربحا باعه لا زکاة علیه۔

ترجمہ: کسی نے رکھنے کیلئے کوئی چیز خریدی اس نیت سے کہ نفع ملے گا تو بیچ دوں گا۔

(درمختار، کتاب الزکوۃ، ج:3، ص:231)

کارخانہ میں موجود خام مال، تیار مال

سوال: کارخانہ میں موجود خام مال، تیار مال اور مارکیٹ میں کریڈٹ پر دیئے ہوئے مال کا کیا حکم ہے؟

جواب: کارخانے میں موجود بقدر نصاب خام مال، تیار مال اور مارکیٹ میں کریڈٹ پر دیئے ہوئے تمام مال پر سال بسال زکوٰۃ واجب ہے، مگر کریڈٹ پر دیئے ہوئے مال کی زکوٰۃ کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب بقدرِ نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہوجائے پھر جتنا وصول ہوا اس کی مقدار پچھلے تمام سالوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی یہ مال نامی و مالِ تجارت ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

مالِ تجارت جب تک خود یا دوسرے مالِ زکوٰۃ سے مل کر قدرِ نصاب اور حاجتِ اصلیہ مثل دین، زکوٰۃ وغیرہ سے فاضل رہے گا ہر سال اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:155)

کرایہ کی دوکان کا ایڈوانس

سوال: مکان، دوکان وغیرہ کرایہ پر لینے کی صورت میں عموماً کرایہ دار مالک مکان کو متعینہ کرایہ کے علاوہ ایک بڑی رقم بطور ضمانت، ڈپازٹ یا سکورٹی دیتا ہے کیا یہ رہن (گروی) ہے اور اس کی زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

جواب: یہ حقیقت میں قرض ہے رہن نہیں، اس لئے کہ رہن میں مرتہن (گروی رکھنے والا) راہن (گروی رکھوانے والا) کچھ مال بطور قرض دیتا ہے اور پھر راہن کی کسی چیز پر قبضہ کر لیتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے اپنے قرض دیئے ہوئے مال کو وصول کرنے میں آسانی سے قادر ہو سکے اور مرتہن شے مرہون (گروی رکھی ہوئی چیز) میں کچھ بھی تصرف نہیں کر سکتا۔ اور ایڈوانس میں دی ہوئی رقم کو مالک مکان تصرف میں لا سکتا ہے، لہٰذا یہ قرض کی صورت ہی ہے۔ اور چونکہ قرض کی زکوٰۃ قرضدار پر نہیں بلکہ قرض خواہ پر ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کی زکوٰۃ کرایہ دار پر ہے۔ لیکن اس کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب رقم بقدر نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ وصول ہوجائے، جتنا وصول ہوا اس کی مقدار گذشتہ تمام برسوں کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جو روپیہ قرض میں پھیلا ہے اس کی بھی زکوٰۃ لازم ہے مگر جب بقدر نصاب یا خمس نصاب وصول ہو اُس وقت ادا واجب ہوگی جتنے برس گزرے ہوں سب کا حساب لگا کر۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10، ص:167)

دوکان کی پگڑی

سوال: مالکانِ مکان، دوکان کرایہ دار سے بطور ضمانت رقم پگڑی لیتے جو مکان خالی کرنے کے باوجود بعد میں کرایہ دار کو واپس نہیں ملتی اس کی زکوٰۃ کس پر واجب ہوگی۔

جواب: پگڑی لینا دینا ناجائز ہے، اگر لی تو اس کی زکوٰۃ مالکان مکان ودوکان پر واجب ہوگی اس لئے کہ وہ رقم دوبارہ کرایہ دار کو پھر واپس نہیں ملتی۔

(فتاویٰ فقیہ ملت، ج: 1،ص:323)

چیک کے ذریعے زکوٰۃ

سوال: کیا چیک کے ذریعے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: زکوٰۃ میں تملیک شرط ہے، اور تملیک کیلئے قبضہ شرط ہے، اور چیک سے مال پر قبضہ نہیں ہوتا، لہٰذا جب تک رقم فقیر کے قبضہ میں نہیں دے دیتے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

اذا دفع الزکوٰۃ الی الفقیر لا یتم الدفع ما لم یقبضھا أو یقبضھا للفقیر

ترجمہ: جب فقیر کو زکوٰۃ دیں تو یہ دینا اس وقت تک پورا نہ ہوگا جب تک فقیر مال زکوٰۃ پر قبضہ نہ کرلے۔

(الفتاویٰ الھندیة، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج:1،ص:188)

فکس ڈپازٹ کی زکوٰۃ

سوال: بنک کے فکس ڈپازٹ کا کیا حکم ہے؟

جواب: فکس ڈپازٹ دراصل قرض ہی ہے، لہٰذہ فکس ڈپازٹ کروانے والا اگر مالکِ نصاب ہے تو ہر سال اس کی صرف اصل رقم پر زکوٰۃ واجب ہے۔ لیکن ادائیگی اس وقت واجب ہو گی جب بقدر نصاب یا نصاب کا پانچواں حصہ مِل جائے، جتنا وصول ہوا اس کی مقدار گذشتہ تمام برسوں کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگی۔

سود پر نہیں کہ وہ مالِ حرام ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جو روپیہ قرض میں پھیلا ہے اس کی بھی زکوٰۃ لازم ہے مگر جب بقدر نصاب یا خمس نصاب وصول ہوا اُس وقت ادا واجب ہوگی جتنے برس گزرے ہوں سب کا حساب لگا کر۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:167)

سکول کیلئے زکوٰۃ

سوال: ہمارا ایک سکول ہے جس میں انگریزی، سائنس، ریاضی، تاریخ۔ جیسی سکول کی مروجہ کتب پڑھائی جاتیں ہیں۔ سکول کے اخراجات ماہانا فیس سے پورے نہیں ہوتے کیا ہم زکوٰۃ کی رقم حیلہ کر کے سکول میں خرچ کر سکتیں ہیں۔؟

جواب: زکوٰۃ وفطرہ اور دیگر صدقات واجبہ کے اصل مستحقین فقراء ومساکین ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء

وَالْمَسَاكِين(پ 10، آیت 60) لیکن وہ مدارس اسلامیہ جوخالص دینی ہیں جن سے دین کی بقاء وتحفظ وابستہ ہے، اگر ان میں زکوٰۃ کی رقم خرچ نہ کی جائے تو وہ مدارس بند ہو جائیں گے، جس کے سبب اسلام کو بڑا نقصان پہنچے گا۔اس اہم ترین ضرورت ومجبوری کے تحت فقہاء کرام نے ان مدارس دینیہ کیلئے حیلہ کی اجازت دی ہے نہ کہ دیگر نیک کاموں کیلئے۔حتّٰی کہ مسجد میں بھی لگانے کی اجازت نہیں دی۔لہٰذا سکول کیلئے زکوٰۃ کہ رقم کا حیلہ کرنا جائز نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

اغنیائے کثیر المال شکر نعمت بجالائیں۔ ہزاروں روپے فضول خواہش یا دنیوی آسائش یا ظاہر آرائش میں اُٹھانے والے مصارف خیر میں ان حیلوں کی آڑ نہ لیں۔متوسط الحال بھی ایسی ہی ضرورتوں کی غرض سے خالص خداہی کے کام صرف کرنے کے لیے ان طریقوں پر اقدام کریں نہ کہ معاذ اللہ اُن کے ذریعہ سے ادائے زکوٰۃ کا نام کرکے روپیہ اپنے خُرد بُرد میں لائیں کہ یہ امر مقاصد شرع کے بالکل خلاف اور اس میں ایجاب زکوٰۃ کی حکمتوں کا یکسر ابطال ہےتو گویا اس کا برتنا اپنے رب عزوجل کو فریب دینا ہے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ،ج:10،ص:109)

اہم کتب دینی بغرضِ رفاہِ عامہ چھپوانا

سوال: ایسی کتاب دینی جو اگر طبع کی جائے تمام مسلمانان عالم میں مفید ثابت ہو سکتی ہے، اگر کوئی شخص زکوٰۃ کی رقم سے شرعی حیلہ کر کے بغرض رفاہ عامہ چھپوائے تو ان

چندہ دہندگان کی زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

جواب: صورت مذکورہ میں کہ، اولاً زکوٰۃ کی رقم کا فقیر کو بہ نیت زکوٰۃ مالک کردے پھر وہ فقیر طبع کتاب میں خود دے دے یا اس سے دلوادے، تو جائز ہے بلکہ اجر عظیم اور ثواب جاریہ ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جائز ہے، اوراس میں چندہ دہندوں کیلئے اجرعظیم اور ثوابِ جاری ہے، جب تک وہ کتاب باقی رہے گی، اور نسلاً بعدِ نسل جن جن مسلمانوں کو نفع دے گی ہمیشہ ان سب کا اجر چندہ دہندے کو اُس کی حیات میں اور قبر میں پہنچتا رہے گا۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ،ج:10،ص:256)

کتب خانہ کی زکوٰۃ

سوال: بالفرض ایک شخص اگر مارکیٹ سے کتب خریدے تو وہ ہے 41000 ہزار کی، اور اگر وہ خود پریس سے تیار کروائے تو 26000 اب یہ زکوٰۃ دیتے وقت کس کا اعتبار کرے گا؟

جواب: بہتر اور آسان طریقہ تو یہ ہے کہ مکتبہ میں موجود اور مارکیٹ میں کریڈٹ پر دی ہوئی تمام کتب کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دے دے، مثلاً اگر 200 کتب فتاویٰ رضویہ کی ہے تو 5 فتاویٰ رضویہ یا اس کی قیمت کی پانچ کتابیں زکوٰۃ میں دے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ سال گزرنے پر جو مارکیٹ میں کتب کی قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہوگا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ وغیرہا صدقاتِ واجبہ میں جہاں واجب شئی کی جگہ اس کی غیر کوئی چیز دی جائے تو صرف بلحاظِ قیمت جانبین ہی دی جاسکتی ہے،

فی التبیین لوادی من خلاف جنسه تعتبر القیمة با لا جماع اه وفی الا بل الا نوثة حتی لا یجوز الذکور الا بطریق القیمة اه وفی محیط الامام السرخسی فی صدقة الفطر ان دقیق الحنطة والشعیر و سو یقهما مثلهما و الخبز لا یجوز الا با عتبار القیمة وهوالاصح اه الکل فی الهندیة۔

تبیین میں ہے

کہ اگرشئی کے غیر جنس سے زکوٰۃ ادا کرنا ہوتو بالاتفاق قیمت کا اعتبار ہوگا اھ اور

تاتاخانیہ میں تحفہ سے ہے

کہ اونٹوں میں اگرمؤنث لازم ہےتواب مذکر سے ادائیگی جائزنہیں مگربطورِ قیمت اھ

امام سرخسی کی محیط کے صدقۃ الفطر میں ہے کہ گندم وجَو کا آٹا اوران کے ستّو ایک دوسرے کی مثل ہیں لیکن روٹی نہیں دی جاسکتی، ہاں قیمت کے اعتبار سے،اور یہی اصح قول اھ،مکمل تفصیل ہندیہ ملاحظہ کیجئے۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ،ج:10،ص:184)

زکوٰۃ کی رقم سے مدارس کی تعمیر

سوال: کیازکوٰۃ کی رقم سے مدارس وجامعات کی تعمیر کی جاسکتی ہے؟

جواب: مدرسہ وجامعات کی تعمیر وتوسیع مین براہ راست زکوٰۃ کی رقم لگانا جائزنہیں

اوراس طرح زکوٰۃ ادابھی نہیں ہوتی۔ہاں اگرکسی نادار مستحق زکوٰۃ کواس رقم کامالک بنا دیا جائے اور وہ اس رقم ان کاموں میں خرچ کرنے کیلئے دےدے یا خودخرچ کر دے،تو جائز اورزکوٰۃ ادا ہوجائے گی، براہ راست زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ وجامعات کی تعمیر کرنے سے زکوٰۃ ادانہیں ہوگی۔کیونکہ تملیکِ فقیرزکوٰۃ میں شرط ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ کارکن تملیکِ فقیر ہے جس کام میں فقیر کی تملیک نہ ہوکیسا ہی کارحسن ہوجیسے تعمیرِ مسجد یاتکفینِ میت یاتنخواہِ مدرسانِ علمِ دین،اس سے زکوٰۃ نہیں اداہوسکتی۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ،ج:10،ص:269)

نابالغ سے حیلہ کروانا

سوال: نابالغ سے حیلہ شرعی کروانا کیسا؟

جواب: نابالغ کا حیلہ شرعاًدرست نہیں۔

درمختار میں ہے۔

لا تصح هبة صغیر

ترجمہ: نابالغ کاہبہ درست نہیں۔

(الدرمختار،ردمحتار، کتاب الھبۃ، ج:4،ص:531)

رقم بغیر حیلہ شرعی خودخرچ کرلی

سوال: کسی مدرسہ کے ذمہ دار نے زکوٰۃ کی رقم بغیرحیلہ شرعی خودخرچ کرلی بعدمیں مدرسہ جاکراپنی تنخواہ سے اتنی رقم اداکردی۔کیازکوٰۃ اداہوگئی؟

جواب: زکوٰۃ ادا نہ ہوئی زمہ دار زکوٰۃ دینے والوں کو تاوان دے گا۔ جو اس نے ادا کیا وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فان الخلط استهلاك کیونکہ خلط ملط کرنا ہلاک کرنا ہوتا ہے۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10،ص:260)

جو عطیات ناظم کے مِلک کر دیئے

سوال: جو عطیات ادارے کے ناظم کو مِلک کر دیئے جائیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بقدر نصاب ہے تو سال گذرنے پر اس کے دیگر اموال زکوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ واجب ہوگی، اگر بقدر نصاب نہیں اور اس کے دیگر مال ہے اس کے ساتھ ملائیں تو نصاب کو پہنچ جائے تو سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ سرمایہ اصلی یا منافع پر

سوال: تجارت کے سرمایہ اصلی پر یعنی اس کی لاگت پر زکوٰۃ دینا واجب ہے یا منافع پر؟

جواب: تجارت کی نہ لاگت پر زکوٰۃ ہے نہ صرف منافع پر، بلکہ سالتمام کے وقت جو زر منافع ہے اور باقی مالِ تجارت کی جو قیمت اس وقت بازار کے بھاؤ سے ہے اُس پر زکوٰۃ ہے۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10،ص:158)

وکیل نے چند لوگوں کی زکوٰۃ کو ملا دیا

سوال: اگر چند اشخاص نے کسی ایک شخص کو بطور وکیل زکوٰۃ کی رقم دی کہ ہماری طرف سے ادا کر دے، تو وکیل نے سب کی رقم ملا دی، پھر ادا کر دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: دیکھا جائے گا کہ اس کا عرف ہے یا نہیں،

(1) اگر عرف نہیں، اور وکیل نے موکلین (زکوٰۃ دینے والوں) کی رقم کو ملا دیا اور پھر ادا کی، تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی، جو ادا کیا وہ وکیل کی طرف سے صدقہ ہے، اور وکیل موکلین (زکوٰۃ دینے والوں) کو تاوان دے گا۔ ہاں اگر تمام موکلین (زکوٰۃ دینے والوں) کی طرف سے اجازت لے لی تھی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، تاوان بھی نہیں۔

(2) اگر عرف ہے، تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، کہ عرف کی وجہ سے دلالۃً اجازت موجود ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے

رجلان دفع كل سنهما زكاة ماله إلى رجل ليؤدى عنه فخلط مالهما ثم تصدق ضمن الوكيل مال الدافعين ,وكانت الصدقة عنه كذا فی فتاوی قاضی خان .

ترجمہ: دو اشخاص نے اپنے مال کی زکوۃ ایک شخص دی تا کہ وہ ان کی طرف سے ادا کرے اس نے دونوں کے مال کو ملا دیا پھر زکوٰۃ ادا کی تو وکیل ان کے مال کا ضامن ہوگا اور صدقہ وکیل کی طرف سے ہوگا۔ فتاوی قاضی خان

درمختار میں ہے۔

لو خلط زكاة موكليه ضمن و كان متبرعا، إلا إذا وكله الفقراء ،

ترجمہ: اگر اپنے موکلین کی زکوۃ میں خلط ملط کر دیا ہو تو وہ وکیل ضامن ہوگا، اور (جو ادا کیا) متبرع ہوگا، مگر اس صورت میں کہ جب اسے فقراء نے اپنا وکیل بنایا ہو۔

اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ زکوۃ دینے والے خالص مسلمان اپنی اپنی زکوۃ ایک معتمد متدین کے پاس جمع کریں اور وہ روپیہ ملا لینے کی اجازت دیں اور اس میں کو پیسہ غیر زکوۃ کا خلط نہ کیا جائے۔ نہ کسی وہابی، یا رافضی یا نیچری یا قادیانی یا حد کفر تک پہنچے ہوئے گاندھوی کی زکوۃ اس میں شامل ہو کہ ان لوگوں کی زکوۃ شرعاً زکوۃ نہیں یہ خالص زکوۃِ شرعی کا جمع کیا ہوا مال کہ مالکوں کے اذن سے خلط ملط کیا گیا ان فقراء مظلومین کو پہنچایا جائے۔

ردالمحتار میں ہے۔

قوله ضمن و كان متبرعا) لأنه ملكه بالخلط وصار مؤديا مال نفسه .قال في التتارخانية :إلا إذا وجد الإذن أو أجاز المالكان ا ه ويتصل بهذا العالم اذا سئل للفقرائشياء وخلط يضمن قلت ومقتضاه لو وجدالعرف فلا ضمان لوجودالاذن حينئذ دلالة ولله سبحانه تعالى

ترجمہ: ان کا قول ہو کہ وکیل ضامن ہوگا اور اس ادائیگی بطور تبرع ہوگی کیونکہ خلط ملط کرنے سے وہ مالک ہو جاتا ہے اور اب وہ اپنے مال کو ادا کرنے والا ہوگا تتارخانیہ

میں ہے کہ مگر اس صورت میں جب اجازت ہو یا مالک اسے جائز کر دیں اھ اس کے ساتھ وہ صورت ملحق ہے جب کسی عالم نے فقراء کیلئے کچھ مانگا اور خلط ملط کر دیا تو وہ ضامن ہوگا، میں کہتا ہوں اس کا مقتضا یہ ہے کہ اگر عرفاً ایسا کیا جاتا ہو تو اب ضمان نہ ہو گا کیونکہ اس وقت دلالۃً اجازت موجود ہے، وللہ سبحانہ تعالی

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10، ص:260)

فتاویٰ رضویہ میں ہے۔

ردالمحتار میں ہے۔

ال في التتارخانية :إلا إذا وجد الإذن أو أجاز المالكان ا ه

ترجمہ: تتارخانیہ میں ہے کہ مگر اس صورت میں جب اجازت ہو یا مالک اسے جائز کر دیں اھ

اسی میں ہے۔

ثم قال في التتارخانية أو وجدت دلالة الإذن بالخلط كما جرت العادة

ترجمہ: پھر تاتارخانیہ میں کہا کہ یا دلالۃ اختلاط کی اجازت ہو، جیسے عادت معروفہ ہے۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10، ص:258)

نادار وکیل کا خود زکوۃ استعمال کرنا

سوال: وکیلِ زکوۃ اگر خود زکوۃ کا مصرف ہو، تو کیا اپنے اوپر زکوۃ کی رقم صرف کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اسکی دوصورتیں ہیں۔

(1):۔ مالک نے مطلق اذن دیا تھا کہ جہاں مناسب سمجھو دے دو۔تو اس صورت میں اگر خود مستحقِ زکوٰۃ ہے تو خود خرچ کرسکتا ہے۔

(2) مالک نے مطلق اذن نہیں دیا تھا کسی خاص تک پہچانے کیلئے وکیل بنایا تھا تو خود خرچ نہیں کرسکتا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جس کے مالک نے اُسے اذنِ مطلق دیا کہ جہاں مناسب سمجھ، دو، تو اسے اپنے نفس پر بھی صرف کرنے کا اختیار حاصل ہے، جبکہ یہ اس کا مصرف ہو۔ہاں اگر یہ لفظ نہ کہے جاتے اُسے اپنے نفس پرصَرف کرنا جائز نہ ہوتا مگر اپنی یا اولاد کودے دینا جب بھی جائز ہوتا اگروُہ مصرف تھے۔

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10،ص:158)

زکوٰۃ کی رقم کوکاروبار میں صرف کرنا

سوال: چند اشخاص زکوٰۃ کی رقم جمع کرکے اُس کوکاروبار میں صرف کرتے ہیں تاکہ فقراء کیلئے اضافہ ہوجائے، کیاایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: اس کی دوصورتیں ہیں۔

(۱):۔نصاب پرسال گزرچکا تھا یعنی سال تمام ہونے کے بعد زکوٰۃ دی اورجمع کرنے والوں نے اُسے تجارت میں لگایا تاکہ فقراء کے مال میں اضافہ ہو۔یہ ناجائز وحرام ہے۔تمام رقم مستحقین زکوٰۃ کوتقسیم کرنا واجب ہے۔

(2):۔اگلے سال کی پیشگی زکوٰۃ جمع کرکے جملہ مالکان کی اجازت سے تجارت میں

صرف کی تاکہ فقراء کے مال میں اضافہ ہو،تو جائز بلکہ اچھا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

ان لوگوں پر فرض ہے کہ وُہ روپیہ مستحقین زکوٰۃ پر تقسیم کردیں اُس سے تجارت کرنا ان کوحرام ہے، جب تک اذنِ جملہ مالکان نہ ہو، اور مالکوں کوبھی جائز نہیں کہ اگراُن پر زکوٰۃ کا پورا سال ہوچکا ہوتو زکوٰۃ روکیں اور تجارت کے منافع حاصل ہونے پر ملتوی کریں۔سالتمام پر زکوٰۃ فوراًفوراًادا کرنا واجب ہے، ہاں جس نے پیشگی دیا ہُوا ابھی سال تمام اُس پر نہ آیا ہو وہ سال تمام آنے تک ٹھہرے سکتا ہے، پھر اگر یُوں کرے کہ مثلاً ہزار روپے سال آئندہ کی زکوٰۃ کی نیت سے تجارت میں لگائے کہ ان سے جو نفع ہو وہ بھی مع ان ہزار کے فقراء کودے گا تو یہ نہایت محبوب عمل ہے،

(العطایا النبویه فی فتاویٰ رضویه المخرجه، ج:10،ص:159)

شوہر کے قرض میں زیور

سوال: شوہر میرا قرضدار ہے اور میرے پاس زیور زکوٰۃ کے لائق ہے، میرا اور شوہر کا معاملہ ایک ہے، اور میرے پاس جو کچھ روپیہ ہوا تو شوہر کے قرضہ میں دے دیا یہ سمجھ کرکہ میرا اوراُن کا معاملہ واحد ہے بلکہ شوہر کو معلوم بھی بعد کوہوا، اب میرا نہ شوہر پرتقاضا ہے نہ یہ گفتگو ہُوئی کہ میں معاف کردیا بلکہ اپنا اُن کو معاملہ ایک سمجھ کر قرضہ میں دے دیا' اب جو زیور ہے وہ قرضہ سے بہت کم ہے لیکن زکوٰۃ کے لائق ہے اس صورت میں زکوٰۃ دینا فرض ہے یانہیں؟ اور خرچ بال بچوں کا بہت ہے آمد بہت کم ہے، اگر زکوٰۃ فرض ہوتو کچھ ایسی صورت بتائے کہ جس میں زکوٰۃ بھی ادا ہوجائے اور خرچ کو تکلیف نہ ہو۔

جواب: عورت اور شوہر کا معاملہ دنیا کے اعتبار سے کتنا ہی ایک ہو مگر اللہ عزّ وجل کے

حکم میں وہ جدا جدا ہیں، جب تمھارے پاس زیور زکوٰۃ کے قابل ہے اور قرض تم پر نہیں شوہر پر ہے تو تم پر زکوٰۃ ضرور واجب ہے اور ہر سال تمام پر زیور کے سوا جو روپیہ یا اور زکوٰۃ کی کوئی چیز تمھاری اپنی ملک میں تھی اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوئی، جو روپے تم نے بغیر شوہر کے کہے بطور خود ان کے قرضہ میں دے دیا وہ تمھارا احسان سمجھا جائے گا اس کا مطالبہ شوہر سے نہیں ہو سکتا بال بچوں کا خرچ باپ کے ذمّہ ہے تمھارے ذمّہ نہیں، زکوٰۃ دینے سے خرچ کی تکلیف نہ سمجھوں بلکہ اس کا نہ دینا ہی تکلیف کا باعث ہوتا ہے نحوست اور بے برکتی لاتا ہے اور زکوٰۃ دینے سے مال بڑھتا ہے اللہ تعالیٰ برکت و فراغت دیتا ہے، قرآن مجید میں اللہ کا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ سچا اور اس کا وعدہ سچا، والسّلام۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:168)

مہر معجّل اور غیر معجّل کی زکوٰۃ

سوال: مہر معجّل اور غیر معجّل کا کیا حکم ہے؟

جواب: معجّل مہر سے جب بقدر خمس نصاب وصول ہوا اُس وقت عورت پر زکوٰۃ واجب الادا ہوگی اور پہلے دیتی رہے تو بہتر ہے اور یہ مہر جو عام طور پر بلا تعیّنِ وقت باندھا جاتا ہے جس کا مطالبہ عورت قبلِ موت و طلاق نہیں کر سکتی اس پر زکوٰۃ کی صلاحیت بعد وصول ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(العطایا النبویہ فی فتاویٰ رضویہ المخرجہ، ج:10،ص:169)

☆☆☆

....

☆☆☆

سائمہ کی زکوٰۃ کا بیان

سائمہ کی تعریف

السائمة هي التي تسام في البراري لقصد الدر والنسل والزيادة في السمن والثمن

سائمہ وہ جانور ہے جو سال کے اکثر حصہ چر کر گزر کرتا ہے اور اس سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا یا فربہ کرنا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں۔

تنویر الابصار و درمختار میں ہے:

(السائمة المكتفية بالرعي اكثر العام لقصد الدر والنسل)

ترجمہ: سائمہ وہ چوپایہ ہے جو سال کا اکثر حصہ باہر چر کر گزارا کرے، اگر ایسا جانور کسی نے دُودھ، نسل اور گھی کے لیے رکھا ہو،

(العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المخرجہ، ج:10،ص:243)

گھر میں گھاس لا کر کھلانا

سوال: اگر گھر میں گھاس لا کر کھلاتے ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: تو سائمہ نہیں اور اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

(درمختار، ردالمحتار ج 2ص 20)

مقصود سواری، بوجھ لادنا، یا گوشت

سوال: پورا سال چر کر گزر کرتا ہے، لیکن اس سے مقصود سواری، بوجھ لادنا، یا گوشت حاصل کرنا ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مقصود بوجھ لادنا یا سواری کرنا یا گوشت حاصل کرنا ہے تو اگرچہ چر کر گزر کرتا ہو وہ سائمہ نہیں اور اس کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ یونہی ہل وغیرہ کسی کام میں لانا مقصود ہے تو سائمہ نہیں اگرچہ جنگل میں چرتا ہو

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں۔

فی البدائع لواسامھا للحم فلا زکوٰۃ کما لواسام للحمل والرکوب،

ترجمہ: بدائع میں ہے کہ اگر گوشت کے لیے ہو تو زکوٰۃ نہیں، جیسا کہ اگر کسی نے بوجھ لادنے یا سواری کے لیے رکھا تو زکوٰۃ نہیں،

(العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المخرجہ، ج:10،ص:243)

چھ مہینے چرائی پر رہنے والے جانور کا حکم

سوال: اگر چھ مہینے چرائی پر رہتا ہے اور چھ مہینے چارہ پاتا ہے پھر کیا حکم ہے؟

جواب: چھ مہینے چرائی پر رہتا ہے اور چھ مہینے چارہ پاتا ہے تو سائمہ نہیں، اور زکوٰۃ واجب نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں۔

فلو علفھا نصفه لا تکون سائمة)فلا زکوٰۃ للشك فی

ترجمہ: (اگر نصف سال چارہ ڈالا تو وہ جانور سائمہ نہ ہوگا) اس میں زکوٰۃ نہ ہوگی کیونکہ موجب میں شک ہے۔

(العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المخرجہ، ج:10،ص:243)

کام لینے کا ارادہ تھا لیکن لیا نہیں

سوال: اگر یہ ارادہ تھا کہ اسے چارہ دیں گے یا اس سے کام لیں گے مگر کیا نہیں یہاں تک کہ سال ختم ہو گیا تو کیا حکم ہے۔؟

جواب: زکوٰۃ واجب ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

إن أراد صاحب السائمة أن يستعملها أو يعلفها فلم يفعل حتى حال عليه الحول كان فيها زكاة السائمة

ترجمہ: اگر صاحبِ سائمہ نے ارادہ کیا کہ اسے چارہ دوں گا یا اس سے کام لوں گا مگر کیا نہیں یہاں تک کہ سال ختم ہو گیا تو سائمہ زکوٰۃ واجب ہے۔

(الفتاویٰ الھندیة، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثانی فی صدقة السوائم، ج:1،ص:176)

تجارت کے لئے خریدا تھا پھر سائمہ کر دیا

سوال: تجارت کے لئے خریدا تھا پھر سائمہ کر دیا تو زکوٰۃ کے لئے ابتدائے سال کونسا ہوگا؟

جواب: جس وقت سائمہ کیا اس وقت سے ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لو اشتراها للتجارة ثم جعلها سائمة يعتبر الحول من وقت

الجعل

ترجمہ: اگر تجارت کے لئے خریدہ تھا پھر سائمہ کر دیا تو ابتدائے سال کا اعتبار اس وقت سے کیا جائے گا۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثانی فی صدقة السوائم، ج:1، ص:176)

تجارتی جانور کو چرائی پر رکھا

سوال: اگر تجارت کے لئے تھا اور چھ مہینے یا زیادہ تک چرائی پر رکھا تو کیا حکم ہے؟

جواب: تجارتی جانور جب تک یہ نیّت نہ کرے کہ یہ سائمہ ہے فقط چرانے سے سائمہ نہ ہوگا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

إن كانت للتجارة فرعاها ستة أشهر أو أكثر لم تكن سائمة إلا أن ينوى أن يجعلها سائمة

ترجمہ: اگر تجارت کے لئے تھا اور چھ مہینے یا زیادہ تک چرائی پر رکھا تو جب تک یہ نیّت نہ کرے کہ یہ سائمہ ہے فقط چرانے سے سائمہ نہ ہوگا۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثانی فی صدقة السوائم، ج:1، ص:176)

سائمہ کو کسی چیز کے بدلے بیچ ڈالا

سوال: سال تمام سے پہلے سائمہ کو کسی چیز کے بدلے بیچ ڈالا تو کیا اس چیز پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: سال تمام سے پہلے سائمہ کو کسی چیز کے بدلے بیچ ڈالا اگر یہ چیز اس قسم کی ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور پہلے سے اس کی نصاب اس کے پاس موجود نہیں

تو اب اس کے لئے اُس (بیچنے کے) وقت سے سال شمار کیا جائے گا۔

درمختار میں ہے۔

باع السائمة فی وسط الحول أو قبله بيوم، بجنسها أو بغير جنسها، أو بنقد، ولا نقد عنده، أو بعروض ونوى بها التجارة فإنه يستقبل حولا آخر.

ترجمہ: کسی نے سائمہ کو سال کے وسط میں یا سال سے ایک دن قبل اس کی جنس یا غیرِ جنس یا نقدی کے ساتھ بیچ دیا اور اس کے پاس نقدی نہیں یا کسی سامان کے ساتھ اور اس کی تجارت کی نیت کی اُس وقت سے سال شمار کیا جائے گا۔

(الدرالمختار، كتاب الزكوٰة، باب السائمة، ج:3، ص:235)

وقف اور جہاد کے جانور کا حکم

سوال: کیا وقف اور جہاد کے جانور کی زکوٰۃ ہے؟

جواب: وقف کے جانور اور جہاد کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں.

درمختار میں ہے۔

وفيها ليس فی سوائم الوقف والخيل المسبلة زكاة لعدم المالك،

مالک کے نہ ہونے کی وجہ سے وقف کے جانور اور جہاد کے گھوڑوں میں زکوۃ واجب نہیں۔

(الدرالمختار، كتاب الزكوٰة، باب السائمة، ج:3، ص:236)

کون سے سائمہ جانور پر زکوٰۃ ہے

سوال: کن جانوروں کی سائمہ ہونے کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: تین قسم کے جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے جب کہ سائمہ ہوں۔

(1)اونٹ(2) گائے(3) بکری۔

(بہارِشریعت مخرجہ،حصہ پنجم،ص:28،مطبوعہ مکتبۃالمدینۃ)

☆☆☆

....

☆☆☆

اُونٹ کی زکوٰۃ کا بیان

سائمہ اونٹ کا نصاب

سوال: کتنے اونٹوں پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: پانچ اونٹ سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور جب پانچ سے زیادہ ہوں مگر پچیس سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری واجب ہے یعنی پانچ ہوں تو ایک بکری، دس ہوں تو دو بکریاں، پندرہ ہوں تو تین بکریاں، اسی قیاس پر

فتاویٰ عالمگیری میں ہے

لیس فی أقل من خمس ذود صدقة ویجب فیما دون خمس وعشرین فی کل خمس شاة

ترجمہ: پانچ سے کم اونٹوں میں زکوۃ واجب نہیں اور پچیس سے کم ہر پانچ میں ایک بکری واجب ہے۔

(الفتاویٰ الھندیة، کتاب الزکوٰة،الباب الثانی فی صدقة السوائم،الفصل الثانی،ج:1،ص:177)

اونٹ کی زکوٰۃ میں کیسی بکری ہو

سوال: سائمہ اونٹ کی زکوٰۃ میں کیسی بکری دی جائے؟

جواب: زکوٰۃ میں جو بکری دی جائے وہ سال بھر سے کم کی نہ ہو، بکری دیں یا بکرا اس کا اختیار ہے۔

شاة ذكرا كان أو أنثى ،لا يجوز فی الزكاة إلا الثنی من الغنم فصاعدا

ترجمہ: زکوۃ میں بکری دیں یا بکرا (اختیار ہے) سال یا سال سے زیادہ عمر کا ہی جائز ہے

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب نصاب الابل، ج 3ص 238)

پچیس (25) یا اس سے زائد اونٹ ہوں

سوال: پچیس سے زائد اونٹ ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تفصیل ذیل میں نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تعداد جن پر زکوۃ واجب ہے	شرح زکوۃ
5سے 9 تک	ایک بکری
10سے 14 تک	دو بکریاں
15سے 19 تک	تین بکریاں
20سے 24 تک	چار بکریاں
25سے 35 تک	ایک کی اونٹنی
36سے 45 تک	دو سال کی اونٹنی
46سے 60 تک	تین سال کی اونٹنی
61سے 75 تک	چار سال کی اونٹنی
76سے 90 تک	دو دو سال کی دو اونٹنیاں
91سے 120 تک	تین، تین سال کی دو اونٹنیاں

(ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب نصاب الابل، ج 3ص 240-238)

اونٹ کی زکوۃ میں نر دیں یا مادہ

سوال: اونٹ کی زکوۃ میں جب اونٹ کا بچہ دیں تو نر دیں یا مادہ؟

جواب: اونٹ کی زکوۃ میں جس موقع پر ایک یا دو یا تین یا چار سال کا اونٹ کا بچہ دیا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ مادہ ہو، نر دیں تو مادہ کی قیمت کا ہو ورنہ نہیں لیا جائے گا۔ درمختار میں ہے۔

ولا تجزء ذكور الإبل إلا بالقيمة للإناث ، بخلاف البقر والغنم ، فإن المالك مخير

ترجمہ: اونٹ کی زکوۃ میں اونٹ کا مذکر بچہ مونث بچے کی قیمت کا ہو تو جائز ہے بخلاف بکریوں اور گایوں کے کہ ان میں مالک کو اختیار ہے (کہ مذکر دے یا مونث)

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ،باب نصاب الابل، ج:3،ص:240)

☆☆☆

☆☆☆

گائے کی زکوٰۃ کا بیان

سائمہ گائے کی زکوٰۃ کا نصاب

سوال: سائمہ گائے کا نصاب کیا ہے؟

جواب: اس کی تفصیل ذیل میں نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

تعداد جن پر زکوٰۃ واجب ہے	شرح زکوٰۃ
30 سے 39 تک	ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا
40 سے 59 تک	پورے دوسال کا بچھڑا یا بچھیا
60 سے 69 تک	ایک ایک سال کے دو بچھڑے یا بچھیاں
70 سے 79 تک	ایک سال کا بچھڑا یا بچھیا اور ایک سال کا بچھڑا
80 سے 89 تک	دوسال کے دو بچھڑے

(الدرالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ البقر، ج:3، ص:241)

سوال: بھینس کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھینس گائے کے حکم میں ہے۔

سیدی اعلحضرت العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں فرماتے ہیں۔

''زکوٰۃ میں گائے بھینس ایک ہی نوع ہیں''

(العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المخرجہ، ج:10، ص:242)

گائے، بھینس دونوں ہوں

سوال: گائے، بھینس دونوں ہوں تو زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے گی؟

جواب: جو زیادہ ہو یعنی گائے زیادہ ہوں تو گائے کا بچہ اور بھینس زیادہ ہوں تو بھینس کا بچہ دیں گے۔

سیدی اعلحضرت العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں فرماتے ہیں۔

''زکوٰۃ میں گائے بھینس ایک ہی نوع ہیں''

گائے بھینس مخلوط ہوں تو جو گنتی میں زیادہ ہو اُسی کا بچہ یک سالہ یا دوسالہ لیں گے۔

(العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المخرجہ، ج:10، ص:242)

اگر گائے، بھینس برابر ہوں

سوال: اگر برابر ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: ان میں سے جو اعلیٰ ہو اس کا ادنیٰ یا جو ادنیٰ ہو اس کا اعلیٰ بچہ لیا جائے گا۔ مثلاً ایک شخص کے پاس پندرہ پندرہ گائے بھینسیں ہیں جن میں ایک ایک سال کے متعدد بچے دونوں قسم کے ہیں، کوئی زیادہ فربہ کوئی ہلکا کوئی متوسط، تو جہاں گائے کا بچہ زیادہ قیمتی سمجھا جاتا ہو تو اُن یکسالہ بچّوں مین سب سے ہلکا یا بھینس کے یکسالہ بچّوں میں سب سے فربہ لیا جائے گا' اور جہاں بھینس کا بچہ بیش قیمت ہو تو اس کے یک سالہ بچّوں میں سب سے ہلکا یا گائے کے یک سلہ بچوں میں سب سے فربہ دیا جائے گا۔

سیدی اعلحضرت العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ میں فرماتے ہیں۔

''اور برابر ہوں تو اُن میں جو قسم اعلیٰ ہے اس کا ادنیٰ لیا جائے گا یا ادنیٰ کا اعلیٰ''

(العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المخرجہ، ج:10، ص:243)

زکوٰۃ میں بچھیا دیں یا بچھڑا

سوال: گائے بھینس کی زکوٰۃ بچھیا (مادہ) سے ادا کی جائے یا بچھڑے (نر) سے۔؟

جواب: گائے بھینس کی زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ نر لیا جائے یا مادہ مگر افضل یہ ہے کہ گائیں زیادہ ہوں تو بچھیا اور نر زیادہ ہوں تو بچھڑا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

فی النافع الذکر والأنثى فی هذا الباب سواء ، وفی الفتاوی العتابیة الأفضل فی البقر أن یؤدی من الذکر التبیع ,ومن الأنثى التبیعة

ترجمہ: گائے بھینس کی زکوۃ میں مذکر اور مونث نفع دینے میں برابر ہیں۔اور فتاوی عتابیہ میں ہے کہ مذکر جنس سے بچھڑا اور مونث جنس سے بچھیا دینا افضل ہے۔

(الفتاویٰ الھندیة، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثانی فی صدقة السوائم،الفصل الثالث،ج:1،ص:178)

☆☆☆
....
☆☆☆

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

سائمہ بکریوں کا نصاب

سوال: کتنی بکریاں ہوں تو زکوٰۃ واجب ہوگی؟

جواب: اس سوال کا جواب نقشہ میں دیکھئے:

تعداد جن پر زکوٰۃ فرض ہے	شرح زکوٰۃ
40 سے 120 تک	ایک بکری
121 سے 200 تک	دو بکریاں
201 سے 399 تک	تین بکریاں
400 سے 499 تک	چار بکریاں
پھر ہر سو پر	ایک بکری کا اضافہ

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم، ج3 ص243)

سوال: زکوٰۃ میں بکری دیں گے یا بکرا؟

جواب: زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ بکری دے یا بکرا جو کچھ ہو یہ ضرور ہے کہ سال بھر سے کم کا نہ ہو اگر کم کا ہو تو قیمت کے حساب سے دیا جا سکتا ہے۔

ویؤخذ فی زکاتها أی الغنم الثنی من الضأن والمعز

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم، ج3 ص243)

بھیڑ اور دُنبہ کا حکم

سوال: بھیڑ اور دُنبہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: بھیڑ دُنبہ بکری میں داخل ہیں کہ ایک سے نصاب پوری نہ ہوتی ہو تو دوسری کو ملا کر پوری کریں اور زکوٰۃ میں بھی ان کو دے سکتے ہیں مگر سال سے کم کے نہ ہوں۔

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم، ج3 ص243)

بکری اور ہرن سے بچہ

سوال: بکری اور ہرن سے بچہ ہے کس میں شمار ہوگا؟

جواب: جانوروں میں نسب ماں سے ہوتا ہے تو اگر ہرن اور بکری سے بچہ پیدا ہوا تو بکریوں میں شمار ہوگا اور نصاب میں اگر ایک کی کمی ہے تو اُسے ملا کر پوری کریں گے بکرے اور ہرن سے ہے تو نہیں۔ یونہی نیل گائے اور بیل سے ہے تو گائے نہیں اور نیل گائے نر اور گائے سے ہے تو گائے ہے۔

والمتولد بين الغنم والظباء يعتبر فيه الأم فإن كانت غنما وجبت فيه الزكاة ويكمل به النصاب ,وإلا فلا ,وكذا المتولد بين البقر الأهلي والوحشي -

ترجمہ: بکری اور ہرن کے باہمی ملاپ سے جو بچہ پیدا ہوا اسمیں ماں کا اعتبار کیا جائیگا اگر ماں بکری ہو تو اسمیں زکوۃ واجب ہے اور نصاب میں اگر ایک کی کمی ہے تو اُسے ملا کر پوری کریں گے۔ اور اگر ماں ہرن ہے تو زکوۃ واجب نہیں۔ یہی معاملہ گھریلو گائے اور وحشی (نیل) گائے کا ہے

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثانی فی صدقة السوائم، الفصل الرابع، ج:1، ص:178)

جانوروں کی عمر

سوال: کتنی عمر کے جانور پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: جن جانوروں کی زکوٰۃ واجب ہے وہ کم سے کم سال بھر کے ہوں اگر سب ایک سال سے کم کے بچے ہوں تو زکوٰۃ واجب نہیں اور اگر ایک بھی اُن میں سال بھر کا ہو تو سب اسی کے تابع ہیں زکوٰۃ واجب ہو جائے گی یعنی مثلاً بکری کے چالیس (40) بچے سال بھر سے کم کے خریدے تو وقت خریداری سے ایک سال پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ اس وقت قابلِ نصاب نہ تھے بلکہ اُس وقت سے سال لیا جائے گا کہ ان میں کا کوئی سال بھر کا ہو گیا۔ یونہی اگر اس کے پاس بقدر نصب بکریاں تھیں اور چھ مہینے گزرنے کے بعد اُن کے چالیس (40) بچے ہوئے پھر بکریاں جاتی رہیں بچے باقی رہ گئے تو اب سال تمام پر یہ بچے قابلِ نصاب نہیں لہٰذا زکوٰۃ واجب نہیں۔

(الجوهرة النيرة، كتاب الزكوٰة، باب زكوٰة الخيل، ص:154)

اونٹ، گائے، بکریاں سب ہیں

سوال: اگر کسی کے پاس اونٹ، گائیں، بکریاں سب ہیں مگر نصاب سے سب کم ہیں تو کیا حکم ہے۔؟

جواب: اگر اُس کے پاس اونٹ، گائیں، بکریاں سب ہیں مگر نصاب سے سب کم ہیں یا بعض تو نصاب پوری کرنے کے لئے خلط نہ کریں گے اور زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

ولا تجب الزكاة عندنا فی نصاب مشترك من سائمة

ترجمہ: ہمارے (احناف) نزدیک سائمۃ کے نصاب مشترک میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال، ج3 ص280)

زکوٰۃ میں کس طرح کا جانور لیا جائے گا؟

سوال: زکوٰۃ میں کس طرح کا جانور لیا جائے گا؟

جواب: زکوٰۃ میں متوسط درجہ کا جانور لیا جائے گا چُن کر عمدہ نہ لیں ہاں اُس کے پاس سب اچھے ہی ہوں تو وہی لیں اور گابھن اور وہ جانور نہ لیں جسے کھانے کے لئے فربہ کیا ہو نہ وہ مادہ لیں جو اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے نہ بکرا لیا جائے۔

والمصدق لا يأخذ إلا الوسط وهو أعلى الادنى، وأدنى الاعلى ولو كله جيدا فجيد

ترجمہ: فقیر متوسط درجے کا جانور لے گا اور وہ ادنی نسل کا اعلی اور اعلی نسل کا ادنی ہے اور اگر تمام جانور جید ہوں تو جید ہی ادا کیا جائے۔

(الدر مختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم، ج3 ص 251)

جس عمر کا جانور دینا واجب آیا وہ اس کے پاس نہیں

سوال: جس عمر کا جانور دینا واجب آیا وہ اس کے پاس نہیں اور اس سے بڑھ کر یا کم عمر کا موجود ہے تو کیا کریں؟

جواب: جو موجود ہے وہ دے دے اور جو زیادتی ہو وہ واپس لے مگر صدقہ وصول کرنیوالے پر لے لینا واجب نہیں، اگر نہ لے اور اُس جانور کو طلب کرے جو واجب آیا یا اس کی قیمت تو اُسے اس کا اختیار ہے جس کا جانور واجب ہوا وہ نہیں ہے اور اس سے کم عمر کا ہے تو وہی دیدے اور جو کمی پڑے اُس کی قیمت دے یا واجب کی قیمت دیدے دونوں طرح کرسکتا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وجب مسن، ولم يوجد دفع أعلى منها ,وأخذ الفضل أو دونها ورد الفضل أو دفع القيمة إلا أن فى الوجه الأول للمصدق أن لا يأخذ ويطلب عين الواجب أو قيمته

ترجمہ: ایک سال کا بچھڑا واجب ہوا اور اگر وہ موجود نہیں تو جو اس سے اعلی ہو وہ دے اور زیادتی واپس لے لے اور اگر اس سے جو کم ہے وہ دیا تو جو زیادتی ہو وہ ادا کرے مگر پہلی صورت میں فقیر کو اختیار ہے کہ وہ نہ لے اور جس طرح کا جانور واجب ہوا بعینہ وہی جانور طلب کرے یا اس کی قیمت۔

(الفتاویٰ الهندية، کتاب الزکوٰۃ، الباب الثانی فی صدقة السوائم، الفصل الثانی، ج:1، ص:177)

گھوڑے گدھے خچر پر زکوٰۃ

سوال: کیا گھوڑے گدھے خچر پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: گھوڑے گدھے خچر اگرچہ چرائی پر ہوں ان کی زکوٰۃ نہیں ہاں اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت لگا کر اُس کا چالیسواں (40) حصہ زکوٰۃ میں دیں۔

لا فی (بغال وحمير) سائمة إجماعا

ترجمہ: بالاجماع سائمہ گدے اور خچر پر زکوٰۃ نہیں۔

(الدر مختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم، ج3 ص 251)

سوال: کسی کے پاس اَسّی (80) بکریاں ہیں کتنی بکریاں زکوٰۃ کی ہوں گی؟

جواب: 40 سے 120 تک ایک ہی بکری واجب ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

فإذا كان لرجل ثمانون شاة تجب فيها شاة ,ولا يفرق كأنها لرجلين فيؤخذ شاتان ,وإن كان لرجلين وجبت شاتان ,ولا يجمع كأنها لرجل واحد فيؤخذ شاة واحدة

ترجمہ: جب کسی آدمی کے پاس اسّی (80) بکریاں ہوں تو ایک بکری زکوٰۃ کی ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ چالیس چالیس کے دو گروہ کر کے دو زکوٰۃ میں لیں اور دو شخصوں کی چالیس چالیس بکریاں ہیں تو دو بکریاں واجب ہیں یہ نہیں کر سکتے کہ انہیں جمع کر کے ایک گروہ کردیں کہ ایک ہی بکری زکوٰۃ میں دینی پڑے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثالث في زكوٰة الذهب والفضة والعروض مسائل شتى، ج:1، ص:181)

☆☆☆

....

☆☆☆

مال زکوٰۃ کن لوگوں پر صَرف کیا جائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ.

ترجمہ کنزالایمان: صدقات فقراء و مساکین کے لئے ہیں اور انکے لئے جو اس کام پر مقرر ہیں اور وہ جن کے قلوب کی تالیف مقصود ہے اور گردن چھڑانے میں اور تاوان والے کے لئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لئے یہ اللہ کی طرف سے مقرر کرنا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

زکوٰۃ کے مصارف

سوال: زکوٰۃ کے مصارف کونسے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ کے مصارف سات ہیں۔ (1) فقیر (2) مسکین (3) عامل (4) رقاب (5) غارم (6) فی سبیل اللہ (7) ابن سبیل۔

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج:3، ص:333-340)

فقیر کی تعریف

هو من له أدنى شيء وهو ما دون النصاب أو قدر نصاب غير نام

وھو مستغرق فی الحاجة فلا یخرجه عن الفقیر ملك نصب کثیرة غیر نامیة إذا کانت مستغرقة بالحاجة

ترجمہ: فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ ہو مگر نہ اتنا کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کی قدر ہو تو اُس کی حاجتِ اصلیہ میں مستغرق ہو (مثلاً رہنے کا مکان پہننے کے کپڑے خدمت کے لئے لونڈی، غلام۔ علمی شغل رکھنے والے کو دینی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زیادہ نہ ہوں) جس کا بیان گزرا یونہی اگر مدیون ہے اور دَین نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اُس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔

(الفتاویٰ الهندیة، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج:1، ص:187

فقیر اگر عالمِ دین ہو

سوال: فقیر اگر عالمِ دین ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا کیسا؟

جواب: فقیر اگر عالم ہو تو اُسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ مگر عالم کو دے تو اس کا لحاظ رکھے کہ اس کا اعزاز مدِّ نظر ہو ادب کے ساتھ دے جیسے چھوٹے بڑوں کو نذر دیتے ہیں اور معاذ اللہ عالمِ دین کی حقارت اگر قلب میں آئی تو یہ ہلاکت اور بہت سخت ہلاکت ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے

التصدق علی الفقیر العالم أفضل من التصدق علی الجاهل

ترجمہ: فقیر اگر عالم ہو تو اُسے دینا جاہل کو دینے سے افضل ہے

(الفتاویٰ الهندیة، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج:1، ص:187)

مسکین کی تعریف

هو من لا شیء له فیحتاج إلی المسألة لقوته أو ما یواری بدنه ویحل له ذلك بخلاف الأول حیث لا تحل المسألة له فإنها لا تحل لمن یملك قوت یومه بعد سترة بدنه

ترجمہ: مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے فقیر کو سوال ناجائز کہ جس کے پاس کھانے اور بدن چھپانے کو ہو اُسے بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے۔

(الفتاویٰ الهندیة، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج:1، ص:187)

عامل کی تعریف

هو من نصبه الإمام لاستیفاء الصدقات والعشور کذا فی الکافی ویعطیه ما یکفیه وأعوانه بالوسط مدة ذهابهم وأیابهم ما دام المال باقیا إلا إذا استغرقت کفایته الزکاة فلا یزاد علی النصف

ترجمہ: عامل وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکوٰۃ اور عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا اسے کام کے لحاظ سے اتنا دیا جائے کہ اُس کو اور اُس کے مددگاروں کا متوسط طور پر کافی ہو مگر اتنا نہ دیا جائے کہ جو وصول کر لایا ہے اس کے نصف سے زیادہ ہو جائے۔

(الفتاویٰ الهندیة، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج:1، ص:187)

نوٹ:۔ فی زمانہ کوئی شرعی عامل موجود نہیں ہے۔

عامل اگر مالدار ہو

سوال: عامل اگر مالدار ہو تو کیا زکوٰۃ کی رقم سے اجرت لے سکتا ہے؟

جواب: عامل اگرچہ غنی ہو اپنے کام کی اُجرت لے سکتا ہے اور ہاشمی ہو تو اس کو مالِ زکوٰۃ میں سے دینا بھی ناجائز اور اُسے لینا بھی ناجائز ہاں اگر کسی اور مد سے دیں تو لینے میں حرج بھی نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لا یحل للعامل الهاشمی تنزیها لقرابة النبی صلی الله علیه وسلم عن شبهة الوسخ وتحل للغنی فإن عمل الهاشمی علیها ورزق من غیرها لا بأس به

ترجمہ: نبی مکرم ﷺ کی قرابت کی وجہ سے ہاشمی عامل کو مال زکوۃ لینا حلال نہیں اس کو میل کچیل کے شبہے سے بچاتے ہوئے۔اور اگر ہاشمی عامل بنا اور اس کو مال زکوۃ کے علاوہ کسی اور مد سے اجرت دی تو جائز ہے۔غنی عامل کے لئے مال زکوۃ لینا حلال ہے۔

(الفتاویٰ الهندیة، کتاب الزکوٰة،الباب السابع فی المصارف،ج:1،ص:188)

اگر زکوٰۃ خود بیت المال میں پہنچادی

سوال: کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ خود لے کر بیت المال میں دے آیا تو کیا اُس کا معاوضہ بھی عامل پائے گا؟

جواب: عامل کو اس کا معاوضہ نہیں ملے گا۔

إن حمل رجل زکاة ماله بنفسه إلی الإمام لا یستحق العامل من ذلك

ترجمہ: اگر کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ خود لے کر بیت المال میں دے آیا تو اُس کا معاوضہ عامل نہیں پائے گا؟

(الفتاویٰ الهندیة، کتاب الزکوٰة،الباب السابع فی المصارف،ج:1،ص:188)

رقاب کی تعریف

هم المکاتبون ویعاونون فی فك رقابهم

ترجمہ: وہ مکاتب غلام ہیں اور گردن چھڑانے میں ان کی اعانت کی جاتی ہے۔

(الفتاویٰ الهندیة، کتاب الزکوٰة،الباب السابع فی المصارف،ج:1،ص:188)

غارم کی تعریف

هو من لزمه دین ,ولا یملك نصابا فاضلا عن دینه أو کان له مال علی الناس لا یمکنه أخذه

ترجمہ: غارم سے مُراد مدیون ہے یعنی اس پر اتنا دَین ہو کہ اُسے نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے اگرچہ اس کا مال لوگوں پر باقی ہو مگر لینے پر قادر نہ ہو۔

(الفتاویٰ الهندیة، کتاب الزکوٰة،الباب السابع فی المصارف،ج:1،ص:188)

فی سبیل اللہ عزوجل

(وفی سبیل الله وهو منقطع الغزاة) وقیل الحاج،وقیل طلبه العلم، وفسره فی البدائع بجمیع القرب وثمرة

ترجمہ: فی سبیل اللہ“ کے تحت ہے یعنی وہ غازی جس کا خرچہ و اسلحہ ختم ہو گیا ہے بعض کے نزدیک اس سے حاجی اور بعض کے نزدیک طالبعلم مراد ہے، اور بدائع میں اس سے تمام امورِ خیر کے مسافر بیان کئے ہیں

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب زلمصرف، ج :3، ص:339)

نوٹ: بہت سے لوگ اپنی زکوٰۃ اسلامی مدارس میں بھیج دیتے ہیں ان کو چاہیے کہ متولّی مدرسہ کو اطلاع دیں کہ یہ مالِ زکوٰۃ ہے تاکہ متولّی اس مال کو جُدا رکھے اور مال میں نہ ملائے اور غریب طلباء پر صَرف کرے کسی کام کی اُجرت میں نہ دے ورنہ زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

ابن السّبیل کی تعریف

هو الغريب المنقطع عن ماله

یعنی مسافر جس کے پاس مال نہ رہا،

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع في المصارف، ج:1، ص:188)

ابن السبیل کس قدر زکوٰۃ سے لے سکتا ہے؟

سوال: ابن السبیل کس قدر مال زکوٰۃ سے لے سکتا ہے؟

جواب: بقدر حاجت لے سکتا ہے حاجت سے زیادہ نہیں لے سکتا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے

جاز الأخذ من الزكاة قدر حاجته ,ولم يحل له أن يأخذ أكثر من حاجته

ترجمہ: (ابن السبیل کیلئے) بقدر حاجت زکوٰۃ سے لینا جائز ہے اور حاجت سے زیادہ لینا جائز نہیں

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع في المصارف، ج:1، ص:188)

ابن السبیل کے گھر میں مالِ کثیر ہے

سوال: اگر ابن السبیل کے گھر میں مالِ کثیر ہے کیا پھر بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

جواب: اگرچہ اس کے گھر میں مالِ کثیر ہے اور اس کو اس پر دسترس حاصل نہیں تو بقدرِ ضرورت زکوٰۃ سے لے سکتا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وإن كان في بلده ;لأن الحاجة هي المعتبرة

ترجمہ: اور اگرچہ اس کے شہر میں مال ہے (زکوٰۃ لے سکتا ہے) اس لئے کہ حاجت ہی معتبر ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع في المصارف، ج:1، ص:188)

ابن السبیل کو مال پر قدرت حاصل ہوگئی

سوال: ابن السبیل نے حاجت کے وقت بقدرِ ضرورت زکوٰۃ لی پھر اپنے مال پر بھی قدرت حاصل ہوگئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: وہ مال زکوٰۃ جو اس نے حاجت کے وقت بقدرِ ضرورت لیا تھا پھر اپنا مال مِل گیا مثلاً مسافر گھر پہنچ گیا یا مالکِ نصاب کا دَین وصول ہو گیا تو جو کچھ زکوٰۃ کا باقی ہے اب بھی اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

ثم لا يلزمه أن يتصدق بما فضل في يده عند قدرته على ماله كالفقير إذا استغنى

ترجمہ: پھر ابن السبیل پر لازم نہیں مال پر قدرت حاصل ہونے پر جو مال بچا اس کو صدقہ کرے۔ جیسا کہ فقیر جب غنی ہو جائے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع فى المصارف، ج:1، ص:188)

اگر ابن السبیل کو قرض مل سکتا ہو

سوال: ابن السبیل کو اگر کہیں سے قرض مل سکتا ہو تو کیا حکم ہے۔

جواب: بہتر ہے کہ قرض لے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

والاستقراض لابن السبيل خير من قبول الصدقة

ترجمہ: ابن السبیل کیلئے صدقہ قبول کرنے سے قرض لینا بہتر ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع فى المصارف، ج:1، ص:188)

زکوٰۃ مصارف میں کس طرح تقسیم کرے

سوال: زکوٰۃ مصارف میں کس طرح تقسیم کی جائے؟

جواب: مزکی (زکوٰۃ دینے والے) کو ختیار ہے کہ مصارفِ زکوٰۃ میں سے جسے چاہے دے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

للمالك أن يدفع إلى كل واحد وله أن يقتصر على صنف واحدوله أن يقتصر على شخص واحد

ترجمہ: زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہے کہ ان ساتوں قسموں کو دے یا ان میں کسی

ایک کو دے دے خواہ ایک قسم کے چند اشخاص کو یا ایک کو

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع فى المصارف، ج:1، ص:188)

افضلیت کس میں ہے

سوال: افضلیت کس میں ہے ایک کو دیں یا زیادہ کو؟

جواب: اگر مالِ زکوٰۃ نصاب سے کم ہو تو ایک ہی کو دینا افضل ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

والدفع إلى الواحد أفضل إذا لم يكن المدفوع نصابا

ترجمہ: جب مال بقدرِ نصاب نہ ہو تو ایک کو دینا افضل ہے

اگر مالِ زکوٰۃ بقدرِ نصاب یا زیادہ ہے

سوال: اگر مالِ زکوٰۃ بقدرِ نصاب یا نصاب سے زیادہ ہو پھر کس میں افضلیت ہے؟

جواب: اگر مالِ زکوٰۃ بقدرِ نصاب یا زیادہ ہے تو فردِ واحد کو دینا مکروہ ہے گر دے دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، ہاں اگر وہ مقروض ہے اور اس کو اتنا دینا کہ قرض نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے تو مکروہ نہیں، یونہی یونہی اگر وہ فقیر بال بچوں والا ہے کہ اگر چہ نصاب یا زیادہ ہے مگر اہل وعیال پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

يكره أن يدفع إلى رجل مائتى درهم فصاعدا ,وإن دفعه جاز -هذا إذا لم يكن الفقير مديونا فإن كان مديونا فدفع إليه مقدار

مالو قضی به دینه لا یبقی له شیء أو یبقی دون المائتین لا بأس به ,وكذا لو كان معيلا جاز أن يعطي له مقدار ما لو وزع على عياله يصيب كل واحد منهم دون المائتين

ترجمہ: ایک شخص کو بقدرِ نصاب دینا مکروہ ہے مگر دے دیا تو ادا ہوگئی، اور یہ مکروہ اُس وقت ہے کہ وہ فقیر مدیون نہ ہو اور مدیون ہو تو اتنا دے دینا کہ دَین نکال کر کچھ نہ بچے یا نصاب سے کم بچے مکروہ نہیں۔ یونہی اگر وہ فقیر بال بچوں والا ہے کہ اگرچہ نصاب یا زیادہ ہے مگر اہل وعیال پر تقسیم کریں تو سب کو نصاب سے کم ملتا ہے تو اس صورت میں بھی حرج نہیں۔

(الفتاویٰ الھندیة، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج:1، ص:188)

وہ لوگ جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے

سوال: جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے وہ کون ہیں؟

جواب: (1) ہاشمی (2) ہاشمی کا غلام، اگرچہ مکاتب (3) ہاشمی کا آزاد کردہ غلام (4) غنی (5) غنی کا نابالغ بچہ (6) غنی کا غلام غیر مکاتب (7) اپنی بیوی (8) بیوی کا غلام اگرچہ مکاتب ہو (9) اپنا شوہر (10) شوہر کا غلام اگرچہ مکاتب ہو (11) اپنی اصل (ماں باپ، دادادادی، نانا نانی) (12) اپنی اصل کا غلام اگرچہ مکاتب ہو (13) اپنی فروع (بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی) (14) اپنی فروع کا غلام اگرچہ مکاتب ہو (15) اپنا غلام اگرچہ مکاتب ہو (16) کافر

ان سولہ کو زکوٰۃ اور دیگر صدقاتِ واجبہ دینا جائز نہیں ان کے علاوہ سب کو جائز ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

بشرطیکہ نہ ہاشمی ہو، نہ اپنا شوہر، نہ اپنی عورت، اگرچہ طلاق مغلظہ دے دی ہو جب تک عدّت سے باہر نہ آئے، نہ وہ جو اپنی اولاد میں ہے جیسے بیٹا، بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی، نہ وُہ جن کی اولاد میں یہ ہے جیسے ماں باپ، دادادادی نانا نانی، اگرچہ یہ اصلی وفروعی رشتے عیاذًا باللہ بذریعہ زنا ہوں، نہ اپنا یا ان پانچوں قسم میں کسی کا مملوک اگرچہ مکاتب ہو، نہ کسی غنی کا غلام غیر کاتب، نہ مردِ غنی کا نابالغ بچہ، نہ ہاشمی کا آزاد بندہ، اور مسلمان حاجت مند کہنے سے کافر وغنی پہلے ہی خارج ہو چکے۔ یہ سولہ شخص ہیں جنھیں زکوٰۃ دینی جائز نہیں، ان کے سوا سب کو روا۔

(العطایاالنبویه فی الفتاوی الرضویه المخرجه، ج:10، ص:242، 109)

وہ جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں

(1) غیر ھاشمی کا آزاد کردہ غلام (2) اگرچہ خود اپنا ہی ہو (3) اپنے اور اپنے اصول (ماں باپ، دادادادی، نانا نانی) اور اپنے فروع (بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی) اور شوہر اور بیوی اور ھاشمی کے علاوہ کسی غنی کا مکاتب غلام (4) مالدار عورت کا نابالغ بچہ اگرچہ یتیم ہو (5) بہن (6) بھائی (7) چچا (8) پھوپھی (9) خالہ (10) ماموں (11) بہو (12) داماد (13) سوتیلا باپ (14) سوتیلی ماں (15) شوہر کی طرف سے سوتیلی اولاد (16) بیوی کی طرف سے سوتیلی اولاد،

ان سولہ طرح کے لوگ جبکہ مستحق زکوٰۃ ہوں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، بلکہ ذی رحم رشتہ داروں کو دینے سے دوگنا ثواب ملتا ہے ایک زکوٰۃ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

غیر ہاشمی کا آزاد شدہ بندہ اگر چہ خود اپنا ہی ہو یا اپنے اور اپنے اصول وفروع وزوج وزوجہ و ہاشمی کے علاوہ کسی غنی کا مکاتب یا زن غنیّہ کا نابالغ بچہ اگر چہ یتیم ہو یا اپنے بہن، بھائی، چچا، پھوپھی، ماموں، بلکہ انھیں دینے میں دُونا ثواب ہے زکوٰۃ وصلۂ رحم یا اپنی بہو یا داماد یا ماں کا شوہر یا باپ کی عورت یا اپنے زوج یا زوجہ کی اولاد ان سولہ ۱۶ کو بھی دینا رواجبکہ یہ سولہ اُن سولہ سے نہ ہوں ازانجا کہ اُنھیں اُن سے مناسبت ہے جس کے باعث ممکن تھا کہ ان میں بھی عدمِ جواز کا وہم جاتا، لہذا فقیر نے انہیں بالتخصیص شمار کر دیا۔

(العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المخرجہ، ج:10، ص:242،110)

محتاج سادات کو زکوٰۃ دینا

سوال: کیا محتاج سادات کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: سادات بلکہ تمام بنی ہاشم کو زکوٰۃ حرام ہے اگر دی تو ادا نہ ہوئی، ہاں تحفۃً امداد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف فرماتے ہیں۔

زکوٰۃ ساداتِ کرام وسائر بنی ہاشم پر حرام قطعی ہے جس کی حرمت ہمارے ائمہ ثلاثہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد) بلکہ ائمہ اربعہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل) رضی اللہ عنہ اجمعین کا اجماع قائم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:99)

بنی ھاشم کون؟

سوال: بنی ھاشم کون ہیں؟

جواب: سیدی اعلحضرت نے امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ سے المیزان الکبریٰ کے

حوالے سے نقل کیا ہے،

اتفق الائمة الاربعة علىٰ تحريم الصدقة المروضة علىٰ بني هاشم وعبد المطلب وهم خمس بطون اٰل العباس واٰل جعفر واٰل عقيل واٰل الحارث بن عبد المطلب هذا من مسائل الاجماع والاتفاق

ترجمہ: باتفاق ائمہ اربعہ بنو ھاشم اور بنو عبد المطلب پر صدقہ فرضیہ حرام ہے، اور وہ پانچ خاندان ہیں آلِ علی، آل عباس، آل جعفر، آل عقیل، آل حارث بن عبد المطلب۔ یہ اجماعی اور اتفاقی مسائل میں سے ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:99)

ابولہب کی اولاد

سوال: ابولہب کی اولاد کا کیا حکم ہے؟

جواب: ابولہب کہ اگر چہ یہ کافر بھی حضرت عبد المطلب کا بیٹا تھا مگر اس کی اولادیں بنی ہاشم میں شمار نہ ہوں گی۔

لا إلى (بني هاشم) إلا من أبطل النص قرابته وهم بنو لهب فتحل لمن أسلم منهم كما تحل لبني المطلب، ثم ظاهر المذهب إطلاق المنع

ہاشمی کا زکوٰۃ محتاج ہاشمی کو دینا

سوال: اگر کوئی ہاشمی اپنی زکوٰۃ محتاج ہاشمی کو دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ہاشمی کو زکوٰۃ دینا مطلقاً حرام ہے۔زکوٰۃ ہاشمی کی ہو یا غیر ہاشمی کی۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف فرماتے ہیں۔

تو بیشک حکمِ احادیث ہاشمیوں پر مطلق زکوٰۃ کی تحریم ہے،خواہ ہاشمی کی ہو یا غیر ہاشمی کی،اور یہی مذہب امام کا ہیا اور یہی ان سے ظاہر الروایہ اور اسی پر متون،اور یہی معتمد ہے۔

فی الدرالمختارظاهر المذهب اطلاق المنع وقول العينی والهاشمی يجوز له دف زكوٰة لمثله صوابه لا يجوز نهرا ولله سبحانه وتعالىٰ اعلم

ترجمہ:۔درمختار میں ظاہر مذہب یہی ہے کہ سادات کو صدقہ دینا ہر حال میں منع ہے امام عینی کا قول ھاشمی اپنی زکوٰۃ ھاشمی کو دے سکتا ہے درست نہیں نہرا

واللہ سبحانہ تعالی اعلم

(فتاویٰ رضویہ، ج:10،ص:289)

مسئلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں سید کو زکوٰۃ دینا

سوال: مسئلہ معلوم نہ تھا سید کو زکوٰۃ دے دی کیا ادا ہوگئی؟

جواب: مسئلہ معلوم نہ ہونا عذر نہیں زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔

(فتاویٰ امجدیہ، ج:1،ص:372)

سید کی غیر سیدہ بیوی کو زکوٰۃ دینا

سوال: زید کی بہن سید کے نکاح میں ہے اور وہ افلاس میں مبتلا ہے،کیا زید اپنی

بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: زید اپنی بہن کو جو سید کے نکاح میں ہے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔اسکی اولاد کو نہیں دے سکتا۔

(فتاویٰ امجدیہ، ج:1،ص:390)

ماں ہاشمی اور باپ ہاشمی نہیں

سوال: ماں ہاشمی اور باپ ہاشمی نہ ہو تو کیا ایسا شخص اگر محتاج ہو تو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

جواب: ماں ہاشمی بلکہ سیدانی ہو اور باپ ہاشمی نہ ہو تو وہ ہاشمی نہیں کہ شرع میں نسب باپ سے ہے۔لہٰذا ایسے شخص کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں اگر کوئی دوسرا مانع نہ ہو۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف فرماتے ہیں۔

مثلاً ہاشمیہ بلکہ فاطمیہ عورت کا بیٹا جبکہ باپ ہاشمی نہ ہو کہ شرع میں نسب باپ سے ہے۔بعض متہورین کہ ماں کے سیدانی ہونے سے سیّد بن بیٹھے اور باوجود تفہیم اس پر اصرار کرتے ہیں بحکمِ حدیثِ صحیح مستحق لعنتِ الٰہی ہوتے ہیں

والعياذبالله تعالىٰ وقد اوضحنا ذٰلك فی فتاونا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی پناہ اور ہم نے اسے اپنے فتاوٰی میں خوب واضح کر دیا ہے۔

(العطایاالنبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ المخرجہ، ج:10،ص:242،109)

صدقہ نفل ہاشمی کو دینا

سوال: کیا صدقہ نفل بھی ہاشمی کو نہیں دے سکتے؟

جواب: صدقات نافلہ ہاشمی دینا جائز ہے۔

درمختار میں ہے۔

جازت التطوعات من الصدقات وغلة الاوقاف لهم أي لبني هاشم، سواء سماهم الواقف

ترجمہ: صدقۂ نفل اور اوقاف کی آمدنی بنی ہاشم کو دے سکتے ہیں خواہ وقف کرنے والے نے ان کی تعیین کی ہو یا نہیں۔

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج :3، ص:351)

غنی کی تعریف

(غنی) يملك قدر نصاب فارغ عن حاجته الاصلية

ترجمہ: غنی وہ ہے جو حاجتِ اصلیہ سے فارغ بقدرِ مال کا مالک ہو۔

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج :3، ص:337)

کون سا نصاب مراد ہے

سوال: غنی ہونے کیلئے کون سا نصاب مراد ہے؟

جواب: نصاب سے مراد یہاں یہ ہے کہ اُس کی قیمت ساڑے باون تولے (612.36 گرام) چاندی کے مساوی ہو اگر چہ وہ خود اتنی نہ ہو کہ اُس پر زکوٰۃ واجب ہو مثلاً چھ تولے سونا جب ساڑے باون تولے (612.36 گرام) چاندی کی قیمت کے مساوی ہو تو جس کے پاس ہے اگر چہ اُس پر زکوٰۃ واجب نہیں کہ سونے کی نصاب ساڑھے سات تولے ہے مگر اس شخص کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے یا اس کے پاس تیس بکریاں یا بیس گائیں ہوں جن کی قیمت ساڑے باون

تولے (612.36 گرام) چاندی کی قیمت کے مساوی ہے تو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے اگر چہ اس پر زکوٰۃ واجب نہیں یا اُس کے پاس ضرورت کے سوا اسباب ہیں جو تجارت کے لئے بھی نہیں اور ساڑے باون تولے (612.36 گرام) چاندی کی قیمت کے مساوی ہیں تو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لا يجوز دفع الزكاة إلى من يملك نصابا أي مال كان دنانير أو دراهم أو سوائم أو عروضا للتجارة أو لغير التجارة فاضلا عن حاجته في جميع السنة والشرط أن يكون فاضلا عن حاجته الأصلية ,وهي مسكنه ,وأثاث مسكنه وثيابه وخادمه ,ومركبه وسلاحه ,ولا يشترط النماء إذ هو شرط وجوب الزكاة لا الحرمان

ترجمہ: مالک نصاب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، نصاب سے مراد وہ مال، جو سارا سال حاجتِ اصلیہ سے فاضل بصورت سونا یا چاندی یا چرائی کے جانور یا سامان تجارت کیلئے ہو یا تجارت کیلئے نہ ہو موجود ہو، بشرطیکہ حاجت اصلیہ یعنی مکان، سامان خانہ داری، پہننے کے کپڑے، خادم، سواری کا جانور، ہتھیار، سے فاضل ہو، مال نامی ہونا بھی شرط نہیں کہ یہ وجوب زکوٰۃ کیلئے شرط ہے نا کہ حرمت زکوٰۃ کیلئے۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ، الباب السابع فی المصارف، ج:1، ص:190)

طالب علم کو زکوٰۃ دینا افضل ہے

سوال: غریب طالبِ علم کو زکوٰۃ دینا کیسا؟

جواب: طلبہ کہ صاحبِ نصاب نہ ہوں انہیں زکوٰۃ دی جاسکتی ہے بلکہ انہیں دینا افضل ہے، جبکہ طلبہ علمِ دین بطورِ دین پڑھتے ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10،ص:253)

صاحبِ نصاب مفتی کو زکوٰۃ دینا

سوال: صاحبِ نصاب مفتی کو زکوٰۃ دینا کیسا؟

جواب: مفتی صاحب کو بقدر نصاب مال پر دسترس حاصل ہے تو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، شرعی عامل کے علاوہ حرمتِ زکوٰۃ غنی کیلئے مطلق ہے۔ مسافر جس کو مال پر دسترس نہیں وہ فقیر کے حکم میں ہے،

سیدی اعلیحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جو نصاب مذکور پر دسترس رکھتا ہے ہرگز زکوٰۃ نہیں پاسکتا اگرچہ غازی ہو یا حاجی یا طالب علم یا مفتی مگر عاملِ زکوٰۃ جسے حاکمِ اسلام نے اربابِ اموال سے تحصیل زکوٰۃ پر مقرر کیا وہ جب تحصیل کرے بحالت غنی بھی بقدر اپنے عمل کے لے سکتا ہے، اگر ہاشمی نہ ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10،ص:247)

غنی طالبِ علم کو زکوٰۃ دینا

سوال: کیا طالب علم جو مالکِ نصاب ہو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

جواب: طالب علم جو صاحب نصاب ہو اور اس کو نصاب پر دسترس بھی ہو تو زکوٰۃ

نہیں دے سکتے، شرعی عامل کے علاوہ زکوٰۃ کے تمام مصارف کا فقیر ہونا شرط ہے۔

سیدی اعلیٰحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

ماتن کے قول "وبھذاالتعلیل یقوی الخ" اس تعلیل کے ساتھ وہ قوی ہوگیا جو واقعات کی طرف منسوب ہے کہ طالب علم کے زکوٰۃ کا لینا جائز ہے

"لا فادۃ العلم واستفادتہ، ھذاالفرع مخاف لا طلاقھم الحرمۃ فی الغنی ولم یعتمدہ احدط قلت وھو کذلک والاوجہ تقییدہ بالفقیر الیٰ اٰخر ماافادہ علیہ رحمۃ الجواد واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

اگرچہ وُہ غنی ہو بشرطیکہ اس نے افادہ واستفادۂ علم کے لیے اپنے آپ کو وقف کردیا ہو، یہ جزئیہ فقہاء کے اس اطلاق کے خلاف ہے جوانہوں نے کہا کہ اگر غنی ہے تو زکوٰۃ لینا حرام ہے اور اس پر کسی نے اعتماد نہیں کیا' ط۔ قلت وہ اسی طرح ہے، اور اوجہ یہ ہے کہ اسے بھی فقر کے ساتھ مقید کردیا جائے جیسا کہ انہوں نے افادہ کیا ان پر رحمتِ جواد ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10،ص:250)

طالب علم کو مال پر دسترس نہیں

سوال: صاحبِ نصاب طالبِ علم کو مال پر دسترس نہیں تو کیا زکوٰۃ لے سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! طالب علم راہ خداہ میں ہے۔

سیدی اعلیحضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

جو نصاب مذکور پر دسترس رکھتا ہے ہر زکوٰۃ نہیں پاسکتا اگرچہ غازی ہو یا حاجی یا طالب علم یا مفتی۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10،ص:247)

مطلقہ بیوی کو عدت میں زکوٰہ دینا

سوال: مطلقہ بیوی کو عدت میں کوز کوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: مطلقہ معتدہ (عدت والی) بیوی کوز کوٰۃ دینا جائز نہیں اگر چہ طلاقِ مغلظہ (تین طلاقیں) دے دی ہو، جب تک عدت سے باہر نہ آئے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

نہ اپنی عورت اگر چہ طلاق مغلظہ دے دی ہو، جب تک عدّت سے باہر نہ آئے۔

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:109)

مالدار ماں کا محتاج بچہ

سوال: بچہ محتاج فقیر ہے ماں مالکِ نصاب ہے، تو کیا بچہ زکوٰۃ کا مستحق ہے؟

جواب: جس بچہ کی ماں مالکِ نصاب ہے اگر چہ اس کا باپ زندہ نہ ہو اُسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں

طفل الغنية فيجوز لانتفاء المانع

ترجمہ: غنیّہ عورت کے فقیر بچے کوزکوۃ لینا جائز ہے کیونکہ کوئی مانع نہیں ہے۔

(درمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف، ج:3، ص:349)

بھیک مانگنے والوں کوز کوٰۃ دینا

سوال: بھیک مانگنے گداگر بھکاریوں کوز کوٰۃ دینا کیسا؟

جواب: ان کی تین قسمیں ہیں۔

(1) مالدار غنی جیسے اکثر خانہ بدوش، جوگی، سادھو وغیرہ انہیں سوال کرنا حرام اور ان کو

دینا حرام اگر زکوٰۃ دی تو ادا نہ ہوگی، فرضیت ذمہ باقی رہے گی۔

(2) واقعی غریب ہیں نصاب کے مالک نہیں، لیکن تندرست، قوی کمانے پر قادر، کوئی مجبوری نہیں جو مزدوری سے مانع ہو، بس مفت کھانے کے عادی، اس لئے بھیک مانگتے پھرتے ہیں، انہیں سوال کرنا حرام اور جو کچھ ان کو اس سے ملے ان کے حق میں برا۔ مگر کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے جبکہ کوئی مانع شرعی نہ ہو، کیونکہ یہ فقیر ہیں۔

نوٹ:۔ دوسری قسم کے لوگوں کو مانگنے پر نہیں دینا چاہیے تا کہ ان کی حوصلہ شکنی اور یہ اس بری عادت سے باز آجائیں۔

(3) وہ جو عاجز و ناتواں کہ نہ مال رکھتے ہیں نہ کمانے پر قادر ہیں، یا جتنے کی حاجت اتنے کمانے پر قادر نہیں، انہیں بقدر حاجت سوال کرنا جائز اور جو اس سے ملے وہ ان کیلئے حلال۔ یہ زکوٰۃ کے صحیح مصارف میں سے ہیں ان کوز کوٰۃ دی تو ادا ہوگی، یہی لوگ ہیں جن کو جھڑکنا منع ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ شریف میں فرماتے ہیں۔

گدائی تین قسم ہے۔

ایک غنی مالدار جیسے اکثر جوگی، سادھو بچے انہیں سوال کرنا حرام اور انہیں دینا حرام اور اُن کے دیئے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوسکتی فرض سر پر باقی رہے گا۔

دوسرے وہ کہ واقع میں فقیر ہیں قدر نصاب کے مالک نہیں مگر قوی، تندرست کسب پر قادر ہیں اور سوال کسی ایسی ضرورت کیلئے نہیں جو ان کے کسب سے باہر ہو کوئی حرفت یا مزدوری نہیں کی جاتی مفت کا کھانا کھانے کے عادی ہیں اور بھیک مانگتے پھرتے ہیں انہیں سوال کرنا حرام اور جو کچھ انہیں اس سے ملے وہ ان کے حق میں خبیث کہ

حدیث میں

لاتحل الصدقةلغنی ولا لذی مرةسوی

ترجمہ : صدقہ حلال نہیں کسی غنی کیلئے اور نہ کسی توانا تندرست کیلئے۔

انہیں بھیک دینا منع ہے کہ معصیت پر اعانت ہے،لوگ اگر نہ دیں تو مجبور ہوں تو محنت مزدوری کریں

قال اللہ تعالی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

ترجمہ: اللہ تعالی کا مبارک فرمان ہے گناہ اور زیادتی پر تعاون نہ کرو

مگر ان کے دیئے سے زکوۃ ادا ہوجائے گی جبکہ اور کوئی مانع شرعی نہ ہو کہ فقیر ہیں

قال اللہ تعالی إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء

ترجمہ: اللہ تعالی کا فرمان ہے صاقات فقراء کیلئے ہیں

تیسرے وہ عاجز ناتواں کہ نہ مال رکھتے ہیں نہ کسب پر قدرت یا جتنے کی حاجت اتنا کمانے پر قادر نہیں ،انہیں بقدر حاجت سوال حلال اور اس سے جو کچھ ملے ان کیلئے طیب اور یہ عمدہ مصارفِ زکوۃ سے ہیں اور انہیں دینا باعث اجر عظیم یہی ہیں جنہیں جھڑکنا حرام ہے۔

(العطایا النبویہ فی فتاوی رضویہ المخرجہ،ج:10،ص:253)

تحرّی کر کے زکوۃ دینا

سوال: فقیر ہونا معلوم نہ تھا،تو خوب سوچ کر کہ فقیر ہی ہے زکوۃ دے دی، یا کوئی زکوۃ لینے آیا غور نہیں کیا اور اس کو فقیر سمجھ کر زکوۃ دے دی، بعد میں بھی حال نہ کھلا تو کیا زکوۃ ادا ہوئی؟

جواب: جس نے تحرّی کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں اور زکوۃ دے دی بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ مصرف زکوۃ ہے یا کچھ حال نہ کھلا تو ادا ہوگئی، اور کسی نے آکر سوال کیا فقیر سمجھ کر زکوۃ دے دی خوب نہیں سوچا، یہ بھی تحری کہ حکم میں ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

إذا شك وتحرى فوقع في أكبر أيه أنه محل الصدقة فدفع إليه أو سأل منه فدفع أو رآه في صف الفقراء فدفع فإن ظهر أنه محل الصدقة جاز بالإجماع ,وكذا إن لم يظهر حاله عنده

ترجمہ:جب شک اور تحری کی ظنِ غالب ہوا کہ محل صدقہ ہے پس اس کو زکوۃ دے دی، یا کسی نے سوال کیا اور اسے (غنی نہ جان کر) زکوۃ دے دی، یا اسے فقیروں کی جماعت میں (انہیں کی وضع میں) دیکھا اُسے زکوۃ دے دی،تو اگر ظاہر ہوا کہ محلِ زکوۃ تو جائز ہے بالاجماع ،اور اسی طرح اگر ظاہر نہ اس کا حال تو جائز ہے امام اعظم کے نزدیک۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الزکوة،الباب السابع فی المصارف،ج:1،ص:190)

بعد میں یہ معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا

سوال: اگر بعد میں یہ معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا یا ہاشمی سید تھا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب بھی ادا ہوگئی۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

إذا ظهر أنـه غنـي أو هـاشـمـي أو كـافر أو مولى الهاشمي أو الوالدان أو المولودون أو الزوج أو الزوجة فإنه يجوز وتسقط عنه الزكاة

ترجمہ: جب معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا یا ہاشمی تھا یا ذمی تھا یا ہاشمی کا غلام تھا یا اولاد تھی یا والدین تھے یا شوہر تھا یا بیوی تھی تو جائز ہے، اور اس سے زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔

(الفتاوی الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع فى المصارف، ج:1، ص:190)

بعد میں معلوم ہوا حربی کافر تھا

سوال: فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دی بعد میں معلوم ہوا حربی کافر تھا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: زکوٰۃ ادا نہ ہوئی، اب پھر دے۔

درمختار میں ہے۔

(فبان أنه عبده أو مكاتبه او حربى، ولو مستأمنا أعادها)

ترجمہ: اگر (بعد میں معلوم ہوا) کہ وہ اپنا غلام یا اپنا مکاتب یا حربی کافر ہے اگر چہ مستامن ہی ہو تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی اعادہ کرے گا۔

(الدرمختار، كتاب الزكوٰة، باب المصرف، ج :3، ص:353)

شک تھا کہ فقیر ہے یا نہیں

سوال: معلوم نہ تھا کہ فقیر ہے یا نہیں یا شک تھا اور بغیر تحری کے زکوٰۃ دے دی تو کیا حکم ہے۔؟

جواب: اگر بے سوچے سمجھے دے دی یعنی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اُسے دے سکتے ہیں

یا نہیں، اور اگر دیتے وقت شک تھا اور تحرّی نہ کی یا کی، مگر کسی طرف دل نہ جما یا تحرّی کی اور غالب گمان یہ ہوا کہ زکوٰۃ کا مصرف نہیں اور دے دیا تو ان سب صورتوں میں ادا نہ ہوئی مگر جبکہ دینے کے بعد یہ ظاہر ہوا کہ واقع وہ مصرفِ زکوٰۃ تھا تو ہو گئی۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وإذا دفعها ,ولم يخطر بباله أنه مصرف أم لا فهو على الجواز إلا إذا تبين أنه غير مصرف،وإذا دفعها إليه ,وهو شاك ,ولم يتحر أو تحرى،ولم يظهر له أنه مصرف أو غلب على ظنه أنه ليس بمصرف فهو على الفساد إلا إذا تبين أنه مصرف

ترجمه: اور جب کسی کو زکوۃ دی اور یہ نہ سوچا کہ یہ مصرف زکوۃ ہے یا نہیں تو زکوۃ ادا ہوگئی مگر جب واضح ہو جائے کہ وہ مصرف زکوۃ نہیں (تو زکوۃ ادا نہ ہوئی) اور جب کسی کو زکوۃ دی اور دینے والا اس فقیر کے فقر میں شک کرنے والا ہے اور تحری بھی نہیں کی یا تحری تو کی لیکن اس پر ظاہر نہ ہوا کہ وہ مصرف زکوۃ ہے (یا نہیں) یا غالب گمان یہ ہے کہ وہ مصرف زکوۃ نہیں تو زکوۃ ادا نہ ہوئی مگر جب واضح ہو جائے کہ وہ مصرف زکوۃ ہے (تو زکوۃ ادا ہوگئی)

(الفتاوى الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع فى المصارف، ج:1، ص:190)

محتاج کو قرض معاف کر دیا

سوال: محتاج فقیر کو قرض معاف کر دیا اور زکوٰۃ کی نیت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: محتاج فقیر سے جو رقم لینی ہے اسے معاف کر دی تو اس رقم کی زکوٰۃ ساقط ہو

گی جو اس سے لینی تھی، اگر یہ نیت کرے کہ اس کے علاوہ بھی میرے کل مال کی زکوٰۃ ادا ہو جائے، یہ نہیں ہوسکتا، کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے نیت شرط ہے، جس وقت اس نے محتاج کو قرض دیا تھا اس وقت زکوٰۃ کی نیت نہ تھی تو اب نہیں کر سکتا، یہ ایسے ہی ہے کہ کوئی بغیر نیت کے دو رکعت نماز پڑھے اور بعد میں کہے کہ میری دو رکعت فجر کا بدلا ہو جائے، تو نہیں ہوگا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لو كان له دين على فقير فأبرأه عنه سقط عنه زكاته نوى به عن الزكاة أو لا ;لأنه كالهلاك ,ولو أبرأه عن البعض سقط زكاة ذلك البعض لما قلنا وزكاة الباقي لا تسقط ،

ترجمہ: اگر کسی کا کسی فقیر پر دَین اس نے بنیت زکوٰۃ معاف کر دیا تو اس سے اس مال کی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی، اگر بعض مال معاف کیا تو بعض مال کی زکوٰۃ ساقط ہو گی، (قلنا) بقیہ مال کی زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی۔

(الفتاوىٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع فى المصارف، ج:1، ص:181)

محتاج کے قرض میں زکوٰۃ صرف کرنے کا حیلہ

سوال: کوئی ایسی صورت بیان کر دیں کہ قرض معاف کر پر زکوٰۃ ادا ہو جائے؟

جواب: اس کا حیلہ یہ ہو سکتا ہے کہ اپنے پاس جو رقم ہے وہ بنیت زکوٰۃ اس محتاج فقیر کو دے دے، بعدِ قبضہ اس سے اپنا قرضہ وصول کر لے، اگر نہ دے تو چاہے چھین لے، کہ یہ اس کا حق ہے۔

درمختار میں ہے۔

حيلة الجواز ان يعطى مديونه الفقير زكوته ثم يا خذها من دينه ولو امتنع المديون مديده واخذ ها لكونه ظفر بجنس حقه،

ترجمہ: حیلۂ جواز یہ ہے کہ آدمی اپنے مقروض فقیر کو زکوٰۃ دے پھر اس سے قرضہ وصول کرے، اگر مقروض نہ دے تو چھین لے کیونکہ وہ اپنے حق کی جنس پر قادر ہے۔

(الدرمختار، كتاب الزكوٰة، باب المصرف، ج:3، ص:226)

فقیر کی اجازت سے اس کا قرض ادا کرنا

سوال: فقیر پر قرض ہے اس کے کہنے سے مالِ زکوٰۃ سے اس کا قرض ادا کیا گیا تو کیا زکوٰۃ ادا ہو گئی؟

جواب: فقیر پر قرض ہے اس کے کہنے سے مالِ زکوٰۃ سے ادا کیا گیا زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اگر اُس کے حکم سے نہ ہو تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی اور اگر فقیر نے اجازت دی مگر ادا سے پہلے مر گیا تو یہ قرض اگر مالِ زکوٰۃ سے ادا کریں زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

درمختار میں ہے۔

دين الحى الفقير فيجوز لو بأمره ، ولو أذن فمات فإطلاق الكتاب يفيد عدم الجواز

زندہ فقیر کا دَین اس کے کہنے سے بنیتِ زکوٰۃ ادا دیا تو جائز ہے، اور اگر اس نے اجازت دی تھی اور ادا کرنے سے قبل مر گیا تو جائز نہیں ہے۔

(الفتاوىٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع فى المصارف، ج:1، ص:181)

زکوٰۃ کس کو دینا افضل

سوال: زکوٰۃ، فطرہ اور دیگر صدقات واجبہ کس کو دینا افضل ہے؟

جواب: فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

والأفضل في الزكاة والفطر والنذر الصرف أولا إلى الإخوة والأخوات ثم إلى أولادهم ثم إلى الأعمام والعمات ثم إلى أولادهم ثم إلى الأخوال والخالات ثم إلى أولادهم ثم إلى ذوي الأرحام ثم إلى الجيران ثم إلى أهل حرفته ثم إلى أهل مصره أو قريته

ترجمہ: زکوٰۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ اوّلاً اپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر اُن کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر اُن کی اولاد کو پھر ذوی الارحام یعنی رشتہ والوں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السابع في المصارف، ج:1، ص:190)

حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے اُمتِ محمد قسم ہے اُس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا اللہ تعالیٰ اس شخص کے صدقہ کو قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کرنے کے محتاج ہوں اور یہ غیروں کو دے قسم ہے اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر نہ فرمائے گا۔

(بہار شریعت)

☆☆☆

....

☆☆☆

صدقہ فطر

وجوب صدقہ فطر کا وقت

سوال: صدقہ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟

جواب: وقت الوجوب بعد طلوع الفجر الثاني من يوم الفطر

ترجمہ: عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج:1، ص:192)

طلوع فجر سے قبل فوت ہو گیا

سوال: جو طلوع فجر سے قبل فوت ہو گیا اس کا حکم ہے؟

جواب: اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

فمن مات قبل ذلك لم تجب عليه الصدقة ,

ترجمہ: جو طلوع فجر سے قبل فوت ہو گیا اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج:1، ص:192)

طلوع فجر سے قبل پیدا ہوا یا اسلام قبول کیا

سوال: جو طلوع فجر سے قبل پیدا ہوا کیا اس پر بھی فطرہ واجب ہے؟

جواب: جی ہاں اس کا بھی فطرہ اس کے باپ پر واجب ہے۔ اسی طرح صبح طلوع

ہونے سے پہلے کافر مسلمان ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو واجب ہے۔اور اگر صبح طلوع ہونے کے بعد کافر مسلمان ہوا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو اجب نہ ہوا

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

ومن ولد أو أسلم قبله وجبت ومن ولد أو أسلم بعده لم تجب , وكذا الفقير إذا أيسر قبله تجب ,ولو افتقر الغنى قبله لم تجب

ترجمہ: جو طلوع فجر سے قبل پیدا ہوا یا اسلام قبول کیا تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے،اور اگر طلوع فجر کے بعد پیدا ہوا یا اسلام قبول کیا تو واجب نہیں،اور ایسے ہی اگر فقیر طلوعِ فجر سے قبل مالدار ہو جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے،اور اگر غنی طلوعِ فجر سے قبل فقیر ہو گیا تو اس پر واجب نہیں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة،الباب الثامن فی صدقة الفطر ،ج:1،ص:192)

صدقہ فطر کس پر واجب

سوال: صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟

جواب: فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

هی واجبة على الحر المسلم المالك لمقدار النصاب فاضلا عن حوائجه الأصلية ولا يعتبر فيه وصف النماء

ترجمہ: صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد مالکِ نصاب پر جس کی نصاب حاجتِ اصلیہ سے فارغ ہو واجب ہے۔اس میں عاقل بالغ اور مال نامی ہونے کی شرط نہیں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة،الباب الثامن فی صدقة الفطر ،ج:1،ص:192)

ادائیگی کے وقت مال ہلاک ہو گیا

سوال: ادائیگی فطرہ کے وقت اگر مال ہلاک ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: صدقۂ فطر ادا کرنے کے لئے مال کا باقی رہنا بھی شرط نہیں مال ہلاک ہونے کے بعد بھی صدقہ واجب رہے گا ساقط نہ ہو گا بخلاف زکوٰۃ وعشر کہ یہ دونوں مال ہلاک ہو جانے سے ساقط ہو جاتے ہیں۔

فلا تسقط الفطرة وكذا الحج بهلاك المال بعد الوجوب كما لا يبطل النكاح بموت الشهود بخلاف الزكاة والعشر

ترجمہ: صدقہ فطر واجب ہونے کے بعد مال کے ہلاک ہونے سے ساقط نہیں ہوتا اسی طرح حج بھی بعد وجوب مال ہلاک ہونے سے ساقط نہیں ہوتا، جیسا کہ گواہوں کے فوت ہونے سے نکاح باطل نہیں ہوتا بخلاف زکوٰۃ اور عشر کے۔

(الدر مختار، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقة الفطر، ج:3،ص:366)

صبح صادق کے وقت فوت ہو گیا

سوال: اگر صاحب نصاب عید کے دن صبح صادق کے وقت فوت ہو جائے تو کیا اُس پر صدقہ فطر واجب ہے؟

جواب: جی ہاں! اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

من مات بعد طلوع الفجر فهي واجبة عليه ,وكذا إذا افتقر بعد يوم الفطر

ترجمہ: جو بعد طلوع فجر فوت ہوا اس پر صدقہ فطر واجب ہے جیسے جو بعد طلوع فجر فقیر ہو گیا اس پر واجب ہے۔

(الفتاویٰ الھندیة، کتاب الزکوٰة، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ج:1، ص:193)

مرحوم کا فطرہ

سوال: جو طلوع فجر کے بعد فوت ہوا اس کا فطرہ کس طرح ادا کیا جائے؟

جواب: اگر وہ وصیت کر کے گیا تھا تو اس کے تہائی مال سے ادا کیا جائے گا۔ اور اگر وصیت کی تھی، تو اس کے مال سے ادا نہیں کریں گے۔ اگر ورثہ بطور احسان اپنی طرف سے ادا کریں تو ہو سکتا ہے اُن پر کچھ جبر نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

إذا مات من عليه زكاة أو فطرة أو كفارة أو نذر لم يؤخذ من تركته عندنا إلا أن يتبرع ورثته بذلك ,وهم من أهل التبرع فإن امتنعوا لم يجبروا عليه ,وإن أوصى بذلك يجوز وينفذ من ثلث ماله

ترجمہ: ہمارے (احناف) کے نزدیک جس پر زکوٰۃ یا فطرہ یا کفارہ یا نذر واجب تھی جب وہ مر گیا تو اس کے ترکہ سے نہیں لیا جائے گا مگر یہ کہ ورثہ بطور احسان اپنی طرف سے ادا کریں اور اگر ورثہ انکار کریں تو ان پر جبر نہیں کیا جائے گا، اور اگر وصیت کی تھی تو جائز ہے اور اس کے تہائی مال سے نافذ ہو جائے گا۔

(الفتاویٰ الھندیة، کتاب الزکوٰة، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ج:1، ص:193)

نابالغ اور مجنون

سوال: کیا نابالغ اور مجنوں پر صدقہ فطر واجب ہے؟

جواب: جی ہاں اگر صاحب نصاب ہیں تو ان پر بھی صدقہ فطر واجب ہے، کیونکہ جنون اور صغر مانع وجوبِ صدقہ فطر نہیں،

ردالمحتار میں ہے۔

أما العقل والبلوغ فليسا من شرائط الوجوب في قول أبي حنيفة وأبي يوسف ، حتى تجب على الصبي والمجنون إذا كان لهما مال ويخرجها الولي من مالهم ،حتى لو لم يخرجها وليهما وجب الأداء بعد البلوغ أي بعد الإفاقة في المجنون ، .فلو كانا فقيرين لم تجب عليهما بل على من يمونهما لو لم يؤدها عنهما من ماله لا يلزمهما الأداء بعد البلوغ والإفاقة لعدم الوجوب عليهما

ترجمہ: شیخین کے قول کے مطابق عقل و بلوغ شرائط صدقہ فطر میں سے نہیں ہے، حتّٰی کی اگر نابالغ اور مجنون مالک نصاب ہیں تو ان پر صدقہ فطر واجب ہے، اُن کا ولی اُن کے مال سے ادا کرے اگر ولی نے ادا نہ کیا اور نابالغ بالغ ہو گیا یا مجنوں کا جنوں جاتا رہا تو اب یہ خود ادا کرے اور اگر خود مالکِ نصاب نہیں تو ان پر صدقۂ فطر واجب نہیں ان ولی پر واجب ہے، اور اگر خود مالکِ نصاب نہ تھے اور ولی نے ادا نہ کیا تو بالغ ہونے یا ہوش میں آنے پر عدمِ وجوب کی وجہ سے اُن کے ذمہ ادا کرنا نہیں۔

(الدرمختار، ردالمحتار، کتاب الزکوٰة، باب صدقة الفطر، ج:3، ص:365)

صدقہ فطر کی قضاء

سوال: صدقہ فطر اگر ادا نہ کیا تو قضاء کب کرنا ہوگا؟

جواب: صدقۂ فطر واجب ہے عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی اگر ادا نہ کیا ہو تو اب ادا کرے۔ ادا نہ کرنے سے ساقط نہ ہوگا نہ اب ادا کرنا قضا ہے بلکہ اب بھی ادا ہی ہے اگرچہ مسنون قبل نمازِ عید ادا کر دینا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وأما وقت أدائها فجميع العمر عند عامة مشايخنا -

ترجمہ: ہمارے مشائخ کے نزدیک صدقہ فطر کی ادائیگی کا وقت ساری عمر ہے،

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ج:1، ص:192)

کیا فطرہ کیلئے روزہ شرط ہے

سوال: کیا صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط ہے:۔

جواب: صدقۂ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں اگر کسی عذر، سفر، مرض، بڑھاپے کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر روزہ نہ رکھا جب بھی واجب ہے۔

من سقط عنه صوم الشهر لكبر أو لمرض لا تسقط عنه صدقة الفطر

ترجمہ: جس سے رمضان المبارک کا روزہ بڑھاپے یا مرض کی وجہ سے چھوٹ گیا، اس سے فطرہ ساقط نہیں ہوگا

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثامن فی صدقة الفطر، ج:1، ص:193)

کیا ماں پر اولاد کا فطرہ ہے

سوال: کیا باپ کے بعد ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ دینا واجب ہے؟

جواب: ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ دینا واجب نہیں۔

أن الأم لا يجب عليها صدقة أولادها الصغار

ترجمہ: ماں پر اپنی چھوٹی اولاد کا فطرہ واجب نہیں۔

(ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب الفطر، ج:3، ص:368)

سوال: باپ نہ ہو تو یتیم بچوں کا فطرہ کس پر واجب ہے۔

جواب: باپ نہ ہو تو دادا باپ کی جگہ ہے یعنی اپنے فقیر و یتیم پوتے پوتی کی طرف سے اس پر صدقہ دینا واجب ہے۔

(ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب الفطر، ج:3، ص:368)

بیوی کا فطرہ

سوال: کیا بیوی کا فطرہ شوہر پر واجب ہے؟

جواب: اپنی عورت اور اولاد عاقل بالغ کا فطرہ اُس کے ذمہ نہیں اگرچہ اپاہج ہو اگرچہ اس کے نفقات اس کے ذمہ ہوں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لا يؤدی عن زوجته ،ولا عن أولاده الكبار ,وإن كانوا فی عياله

ترجمہ: مرد فطرہ ادا نہیں کرے گا اپنی بیوی کی طرف سے اور نہ ہی اپنی بالغ اولاد کی طرف سے اگرچہ وہ اس کے عیال میں ہیں۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ،ج:1،ص:193)

عورت یا اولاد کا فطرہ ادا کر دیا تو؟

سوال: عورت یا بالغ اولاد کا فطرہ ان کے بغیر اجازت ادا کر دیا تو کیا ادا ہو جائے گا؟

جواب: عورت یا بالغ اولاد کا فطرہ ان کے بغیر اِذن ادا کر دیا تو ادا ہو گیا بشرطیکہ اولاد اس کے عیّال میں ہو یعنی اولاد کا نفقہ وغیرہ اُس کے ذمہ ہو ورنہ اولاد کی طرف سے بلا اِذن ادا نہ ہو گا اور عورت نے اگر شوہر کا فطرہ بغیر حکم ادا کر دیا ادا نہ ہوا۔

درمختار میں ہے۔

لا عن زوجته وولده الكبير العاقل ، ولو أدى عنهما بلا إذن أجزأ استحسانا للإذن عادة أي لو في عياله وإلا فلا

ترجمہ: مرد فطرہ ادا نہیں کرے گا اپنی بیوی کی طرف سے اور نہ ہی اپنی بالغ اولاد کی طرف سے اگر چہ وہ اس کے عیال میں ہیں، اور اگر بالغ اولاد کی طرف سے یا اپنی بیوی کی طرف سے ادا کر دیا بغیر ان کے اذن کے تو استحساناً ادا ہو جائے گا

(الدرمختار، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ الفطر، ج:3،ص:370)

ماں باپ دادا دادی نابالغ بھائی کا فطرہ

سوال: کیا ماں باپ دادا دادی نابالغ بھائی کا فطرہ بھی اس کے ذمہ ہے؟

جواب: ماں باپ دادا دادی نابالغ بھائی اور دیگر رشتہ داروں کا فطرہ اس کے ذمہ نہیں اور بغیر حکم ادا بھی نہیں کر سکتا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

ولا يجوز أن يعطى عن غير عياله إلا بأمره

ترجمہ: اپنے عیال کے علاوہ کا فطرہ بغیر ان کی اجازت کے دینا جائز نہیں مگر ان کی اجازت سے دینا جائز ہے۔

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ،ج:1،ص:193)

چار چیزوں سے فطرہ ادا کیا جائے گا

سوال: صدقہ فطر کس سے ادا کیا جائے؟

جواب: صدقہ فطر چار چیزوں سے دیا جائے گا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وإنما تجب صدقة الفطر من أربعة أشياء من الحنطة والشعير والتمر والزبيب

ترجمہ: صدقہ فطر چار ہی چیزوں گندم، جو، کھجور، منقے سے واجب ہے

(الفتاویٰ الھندیۃ، کتاب الزکوٰۃ،الباب الثامن فی صدقۃ الفطر ،ج:1،ص:192)

صدقۂ فطر کی مقدار

سوال: صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے؟

جواب: صدقۂ فطر کا مقدار یہ ہے گندم یا اس کا آٹا یا ستو نصف صاع، کھجور یا منقے یا جَو یا اس کا آٹا یا ستو ایک صاع۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وهي نصف صاع من بر أو صاع من شعير أو تمر ,ودقيق الحنطة والشعير وسويقهما مثلهما

ترجمہ: صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کا آٹا یا ستو نصف صاع، کھجور یا منقے یا جَو یا اس کا آٹا یا ستو ایک صاع ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج:1، ص:192)

کچھ جَو اور کچھ گندم یا کھجور دیئے

سوال: اگر کچھ جَو اور کچھ گندم یا کھجور دیئے اور فطرہ کی مقدار پوری کردی تو کیا جائز ہے؟

جواب: نصف صاع جَو اور چوتھائی صاع گندم دیئے یا نصف صاع کھجور تو بھی جائز ہے۔

فإن أدى نصف صاع من شعير ونصف صاع من تمر أو نصف صاع من تمر ,ومنا واحدا من الحنطة أو نصف صاع شعير وربع صاع حنطة جاز عندنا

ترجمہ: اگر نصف صاع جو اور کھجور یا نصف صاع کھجور اور ایک کلو گندم یا نصف صاع جو اور چوتھائی صاع گندم کی ادائیگی کی تو ہمارے نزدیک جائز ہے (فطرہ ادا ہوگیا)

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج:1، ص:192)

چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلّہ

سوال: ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے مثلاً چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلّہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو کیسے دیں؟

جواب: ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کسی دوسری چیز سے فطرہ ادا کرنا چاہے مثلاً چاول، جوار، باجرہ یا اور کوئی غلّہ یا اور کوئی چیز دینا چاہے تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی وہ

چیز آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کی ہو یہاں تک کہ روٹی دیں تو اس میں بھی قیمت کا لحاظ کیا جائے گا اگرچہ گیہوں یا جَو کی ہو۔

إنما تجب صدقة الفطر من أربعة أشياء من الحنطة والشعير والتمر والزبيب وما سواه من الحبوب لا يجوز إلا بالقيمة

ترجمہ: صدقہ فطر چار ہی چیزوں گندم، جو، کھجور، منقے سے واجب ہے، ان کے علاوہ سے اگر ادا کریں تو جائز نہیں مگر قیمت کا اعتبار ہوگا۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب الثامن في صدقة الفطر، ج:1، ص:192)

گندم، جَو، کھجوریں، منقے کے اعلیٰ، ادنیٰ اعتبار

سوال: کیا گندم، جَو، کھجوریں، منقے دیئے جائیں تو اعلیٰ، ادنیٰ ہونے کی صورت میں ان کی قیمت کا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔؟

جواب: گندم، جَو، کھجوریں، منقے دیئے جائیں تو ان کی قیمت کا اعتبار نہیں مثلاً نصف صاع عمدہ جَو جن کی قیمت ایک صاع جَو کے برابر ہے یا چہارم صاع کھری گندم جو قیمت میں آدھے صاع گندم کے برابر ہیں یا نصف صاع کھجوریں دیں جو ایک صاع جَو یا نصف صاع گندم کی قیمت کی ہوں یہ سب ناجائز ہے جتنا دیا اُتنا ہی ادا ہوا باقی اس کے ذمہ باقی ہے ادا کرے۔

لو أدى ربع صاع من حنطة جيدة يبلغ قيمته قيمة نصف صاع منها أو نصف صاع من شعير جيد مكان صاع من شعير لا يجوز عن الكل بل يقع عن نفسه وعليه تكميل الباقي ,وكذا لا يجوز ربع صاع من حنطة عن صاع من شعير

ترجمہ: اگر چوتھائی صاع عمدہ گندم ادا کی جس کی قیمت نصف صاع (متوسط) گندم کے برابر ہے یا نصف صاع عمدہ جو ایک صاع (متوسط) جو کے بدلے میں ادا کیئے تو کل فطرہ ادا نہ ہوا بلکہ جتنی ادائیگی کی اتنا ادا ہوا باقی کی ادائیگی اس پر واجب ہے۔ اگر نصف صاع جو اور کھجور یا نصف صاع کھجور اور ایک کلو گندم یا نصف صاع جو اور چوتھائی صاع گندم کی ادائیگی کی تو ہمارے نزدیک جائز ہے (فطرہ ادا ہو گیا)

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة،الباب الثامن فی صدقة الفطر ،ج:1،ص:192)

فطرہ پیشگی ادا کرنا

سوال: کیا فطرہ پیشگی دینا جائز ہے۔

جواب: فطرہ کا مقدم کرنا مطلقاً جائز ہے جب کہ وہ شخص موجود ہو جس کی طرف سے ادا کرتا ہو اگر چہ رمضان سے پیشتر ادا کرے اور اگر فطرہ ادا کرتے وقت مالکِ نصاب نہ تھا پھر ہو گیا تو فطرہ صحیح ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

ولو عجل صدقة الفطر قبل النصاب ثم ملكه صح

ترجمہ: گر فطرہ ادا کرتے وقت مالکِ نصاب نہ تھا پھر ہو گیا تو فطرہ صحیح ہے

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة،الباب الثامن فی صدقة الفطر ،ج:1،ص:192)

ادائیگی فطرہ کیلئے مستحب وقت

سوال: ادائیگی فطرہ کیلئے بہتر وقت کون سا ہے؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ جانے سے پہلے ادا کر دے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

والمستحب للناس أن يخرجوا الفطرة بعد طلوع الفجر يوم الفطر قبل الخروج إلى المصلى

ترجمہ: لوگوں کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ عید کے دن طلوع فجر کے بعد عید گاہ کی جانے سے قبل فطرہ ادا کریں۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة،الباب الثامن فی صدقة الفطر ،ج:1،ص:192)

فطرہ ایک مسکین کو یا اکثر کو

سوال: ایک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے یا چند مساکین کو؟

جواب: یک شخص کا فطرہ ایک مسکین کو دینا بہتر ہے اور چند مساکین کو دے دیا جب بھی جائز ہے یونہی ایک مسکین کو چند شخصوں کا فطرہ دینا بھی بلا خلاف جائز ہے اگر چہ سب فطرے ملے ہوئے ہوں۔

درمختار میں ہے۔

جاز دفع كل شخص فطرته إلى مسكين أو مساكين على ما عليه الاكثر

ترجمہ: ہر شخص اپنا فطرہ ایک مسکین کو دے یا چند مساکین کو دے (دونوں صورتیں) جائز ہیں۔

(الدرمختار، كتاب الزكوٰة،باب صدقةالفطر،ج:3،ص:377)

☆☆☆

....

☆☆☆

عشر کے مسائل

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ

(کھیتی کے کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو)

عشر میں حولان الحول

سوال: کیا وجوب عشر کیلئے حولان الحول (سال گزارنا) شرط ہے؟

جواب: درمختار میں ہے۔

بلا شرط (بقاء) وحولان حول

ترجمہ: وجوب عشر کیلئے حولان الحول (سال گزارنا) شرط نہیں۔

(درالمختار، کتاب الزکوٰۃ، باب العشر، ج: 3 ص:313)

مجنون اور نابالغ کی زمین کا حکم

سوال: کیا عشر واجب ہونے کیلئے عاقل وبالغ ہونا شرط ہے؟

جواب: وجوبِ عشر کے لئے عاقل وبالغ ہونا شرط نہیں،

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

العقل والبلوغ فليسا من شرائط الوجوب حتى يجب العشر فى أرض الصبى والمجنون

ترجمہ: وجوبِ عشر کے لئے عاقل وبالغ ہونا شرط نہیں، مجنون اور نابالغ کی زمین میں بھی عشر واجب ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، کتاب الزکوٰۃ، البابالسادس فی زکاۃ الزرع و الثمار، ج:1، ص:185)

کیا عشر کیلئے ملک زمین شرط ہے

سوال: کیا عشر کیلئے زمین کا مالک ہونا شرط ہے؟

جواب: نہیں

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

ملك الأرض ليس بشرط للوجوب ;لوجوبه فى الأراضى الموقوفة

ترجمہ: وجوبِ عشر کیلئے زمین کا مالک ہونا شرط نہیں، بلکہ وقفی زمین میں زراعت ہوئی تو اس پر بھی عشر واجب ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، کتاب الزکوٰۃ، البابالسادس فی زکاۃ الزرع و الثمار، ج:1، ص:185)

اگر کوئی عشر نہ دے

سوال: اگر کوئی عشر نہ دے تو کیا جائے؟

جواب: بادشاہِ اسلام جبراً لے سکتا ہے، اس صورت میں بھی عشر ادا ہو جائے گا مگر ثواب کا مستحق نہیں اور خوشی سے ادا کرے تو ثواب کا مستحق ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

جاز للإمام أن يأخذ جبرا ,ويسقط عن صاحب الأرض إلا أنه لا ثواب له

ترجمہ: خوشی سے عشر نہ دے تو بادشاہِ اسلام جبراً لے سکتا ہے اور اس صورت میں صاحب زمین سے عشر ساقط ہو جائے گا مگر ثواب کا مستحق نہیں،

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، البابالسادس فی زكاة الزرع والثمار، ج:1، ص:185)

جس پر عشر واجب تھا وہ فوت ہو گیا

سوال: جس پر عشر واجب ہو اُس کا انتقال ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پیداوار موجود تو عشر لیا جائے گا،

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لو مات من عليه العشر والطعام قائم يؤخذ منه بخلاف الزكاة

ترجمہ: جس پر عشر واجب ہو اُس کا انتقال ہو گیا اور پیداوار موجود ہے تو بخلاف الزکوۃ اس میں سے عشر لیا جائے گا۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، البابالسادس فی زكاة الزرع والثمار، ج:1، ص:185)

ایک کھیت سے چند فصلیں ہوئیں

سوال:۔ سال میں ایک کھیت سے چند فصلیں ہوئیں تو کیا ہر با عشر واجب ہے؟

جواب:۔ عشر میں سال گزرنا بھی شرط نہیں بلکہ سال میں چند بار ایک کھیت میں زراعت ہوئی تو ہر بار عشر واجب ہے۔

ردالمحتار میں ہے۔

حتی لو أخرجت الأرض مرارا وجب فی كل مرة لإطلاق النصوص عن قيد الحول

ترجمہ: یہاں تک کہ اگر چند بار پیداوار ہوئی تو ہر بار عشر واجب ہے۔ کیونکہ وجوب عشر کی نصوص سال کی قید سے مطلق ہیں۔

(ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب العشر، ج: 3 ص:313)

عشر کا نصاب

سوال: عشر کا نصاب کیا ہے؟

جواب: اس میں نصاب بھی شرط نہیں اگرچہ ایک صاع ہی پیداوار ہو تو عشر واجب ہے۔

ردالمحتار میں ہے۔

فيجب فيما دون النصاب بشرط أن يبلغ صاعا وقيل نصفه وفى الخضراوات التى لا تبقى وهذا قول الإمام وهو الصحيح

ترجمہ: نصاب سے کم میں بھی عشر واجب ہے بشرطیکہ وہ پیداوار ایک صاع ہو اور ایک قول یہ بھی ہے کہ نصف صاع ہو۔ اور وہ سبزیاں جن میں بقاء نہیں ہوتی (ان میں بھی عشر واجب ہے) امام اعظم کا یہی قول ہے اور یہی صحیح ہے۔

(ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب العشر، ج: 3 ص:313)

گھاس اور بے مقصد جڑی بوٹیوں کا حکم

سوال: کیا گھاس وغیرہ پر بھی عشر ہے؟

جواب: جو چیزیں ایسی ہوں کہ اُن کی پیداوار سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود نہ ہو اُن میں عشر نہیں جیسے ایندھن، گھاس، نرکل، سینٹھا، جھاؤ، کھجور کے پتے، خطمی، کپاس، بیگن کا درخت، خربزہ، تربز، کھیرا ککڑی کے بیج یونہی ہر قسم کی ترکاریاں

کے بیج کے اُن کی کھیتی سے ترکاریاں مقصود ہوتی ہیں بیج نہیں ہوتے۔یونہی جو بیج دوا ہیں مثلاً کندر، میتھی، کلونجی، اوراگر، نرکل، گھاس، بید، جھاؤ وغیرہ سے زمین کے منافع حاصل کرنا مقصود ہو اور زمین ان کے لئے خالی چھوڑ دی تو اُن میں بھی عشر واجب ہے۔

درمختار میں ہے۔

لا يقصد به استغلال الأرض (نحو حطب وقصب) فارسي (وحشيش) وتبن وسعف وصمغ وقطران وخطمي وأشنان وشجر قطن وباذنجان وبزر بطيخ وقثاء وأدوية كحلبة وشونيز حتى لو أشغل أرضه بها يجب العشر

(الدرمختار، ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب العشر، ج:3،ص:315)

عشر کب اور نصف عشر کب

سوال: عشر کب ادا کیا جائے اور نصف عشر کب ادا کیا جائے؟

جواب: جو کھیت بارش یا نہر نالے کے پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عُشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے اور جس کی آبپاشی چرسے یا ڈول سے ہو اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے اور پانی خرید کر آبپاشی ہو یعنی وہ پانی کسی کی مِلک ہے اُس سے خرید کر آبپاشی کی جب بھی نصف عشر واجب ہے اور اگر وہ کھیت کچھ دنوں مینہ کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اور کچھ دنوں ڈول چرسے سے تو اگر اکثر مینہ کے پانی سے کام لیا جاتا ہے اور کبھی کبھی ڈول چرسے سے تو عُشر واجب ہے ورنہ نصف عُشر۔

(و) تجب في (مسقى سماء) أي مطر (وسيح) كنهر (و) يجب (نصفه في مسقى غرب) أي دلو كبير (ودالية)

أي دولاب لكثرة المؤنة وفي كتب الشافعية أو سقاه بماء اشتراه وقواعدنا لا تأباه ولو سقى سيحا وبآلة اعتبر الغالب۔

ترجمہ: جو کھیت بارش یا نہر کے پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عُشر واجب ہے۔اور جس کو ڈول سے سیراب کیا جائے اسمیں نصف عشر واجب ہے۔خرچ کے زیادہ ہونے کی وجہ سے۔اور کتب شافعیہ میں ہے کہ ''یا وہ کھیت جس کو خریدے ہوئے پانی سے سیراب کیا ہو'' اور ہمارے قواعد ان کے اس قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔اور اگر اس کھیت کو کچھ دنوں بارش سے سیراب کیا اور کچھ دنوں ڈول سے تو غالب کا اعتبار کیا جائے گا۔

(الدرمختار، ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ،باب العشر، ج:3،ص:313-316)

اجناس، میواجات، اور ترکاریوں

سوال: اجناس، میواجات، اور ترکاریوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: گندم، جَو، جوار، باجرہ، چاول اور ہر قسم کے غلّہ اور السی، کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے روئی، پھول، گنا، خربزہ، تربز، کھیرا، ککڑی، بیگن اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے۔تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔

في كل ما تخرجه الأرض من الحنطة والشعير والدخن والأرز , وأصناف الحبوب والبقول والرياحين والأوراد والرطاب وقصب السكر والذريرة والبطيخ والقثاء والخيار والباذنجان والعصفر , وأشباه ذلك مما له ثمرة باقية أو غير باقية قل أو كثر

ترجمہ: ہر وہ شے جو زمین سے نکلتی ہے جیسے گندم، جَو، باجرہ، چاول اور ہر قسم کے

غلّہ اور سبزیاں، خوشبو دار پودے ، پھول، کھجور، گنا، خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی، بیگن، عصفر اور ان کے مشابہ اشیاء جن کے لئے باقی رہنے والے پھل ہوں یا نہ ہوں کم ہوں یا زیادہ (ہرحال میں عشر واجب ہے)

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السادس فی زكاة الزرع والثمار، ج:1، ص:186)

عشر کل پیداوار پر ہے

سوال: عشر کل پیداوار پر ہے یا اخراجات نکال کر بقیہ پر؟

جواب: جس چیز میں عشر یا نصف عُشر واجب ہو اس میں کُل پیداوار کا عشر یا نصف عشر لیا جائے گا یہ نہیں ہوسکتا کہ مصارف زراعت ہل بیل حفاظت کرنے والے اور کام کرنے والوں کی اُجرت یا بیج وغیرہ نکال کر باقی کا عشر یا نصف عشر دیا جائے۔

درمختار میں ہے

(بلا رفع مؤن) أی كلف (الزرع) وبلا إخراج البذر لتصريحهم بالعشر فی كل الخارج

ترجمہ: بیج اور دیگر تمام مصارف (کے اخراجات) وضع کیے بغیر عشر ادا کیا جائے گا جیسا کہ علماء نے تصریح فرمائی کہ عشر تمام پیداوار پر ہے۔

(الدرمختار، ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب العشر، ج:3، ص:317)

شھد

سوال: شھد کا کیا حکم ہے؟

جواب: عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل میں شھد ہوا تو اس پر عشر واجب ہے؟

درمختار میں ہے۔

يجب) العشر (فی عسل) وإن قل (أرض غير الخراج) ولو غير عشرية كجبل ومفازة

ترجمہ: غیر خراجی زمین کے شھد میں عشر واجب ہے اگرچہ کم ہو اور اگرچہ زمین غیر عشری ہو جیسے پہاڑ اور جنگل۔

(الدرمختار، ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب العشر، ج:3، ص:313-311)

جنگل اور پہاڑوں کے پھلدار درخت

سوال: پہاڑ اور جنگل کے پھلوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: پہاڑ اور جنگل کے پھلوں میں بھی عُشر واجب ہے بشرطیکہ بادشاہِ اسلام نے حربیوں اور ڈاکوؤں اور باغیوں سے اُن کی حفاظت کی ہو ورنہ کچھ نہیں۔

يجب العشر (فی ثمرة جبل أو مفازة إن حماه الإمام) لأنه مال مقصود لا إن لم يحمه لأنه كالصيد

ترجمہ: پہاڑ اور جنگل کے پھلوں میں عشر واجب ہے اگر امام وقت نے ان کی حفاظت کی ہو۔ کیونکہ وہ مال مقصود ہیں اور اگر حفاظت نہ کی ہو تو (عشر واجب نہیں) کیونکہ وہ شکار کی طرح ہیں۔

(الدرمختار، ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب العشر، ج:3، ص:313-311)

گھر میں لگایا ہوا پھل دار درخت

سوال: گھر میں لگے ہوئے پھل دار درخت کا کیا حکم ہے؟

جواب: گھر میں لگے ہوئے پھل دار درخت پر عشر واجب نہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

لو كان في دار رجل شجرة مثمرة لا عشر فيها

ترجمہ: اگر کسی شخص کے گھر میں پھل دار درخت ہو تو اسمیں عشر نہیں ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السادس فی زكاة الزرع والثمار، ج:1، ص:186)

درختوں پر عشر نہیں

سوال: کیا درختوں پر بھی عشر ہے؟

جواب: جو چیز زمین کی تابع ہو جیسے درخت اور جو چیز درخت سے نکلے جیسے گوند اس میں عُشر نہیں۔

لا عشر فيما هو تابع للأرض كالنخل والأشجار وكل ما يخرج من الشجر كالصمغ والقطران

ترجمہ: وہ اشیاء جو زمین کے تابع ہیں جیسے کھجور اور درخت اور وہ اشیاء جو درخت سے نکلتی ہیں جیسے گوند وغیرہ ان میں عشر نہیں ہوتا

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السادس فی زكاة الزرع والثمار، ج:1، ص:186)

عشر کا وقت

سوال: عشر کب لیا جائے گا؟

جواب: عُشر اس وقت لیا جائے جب پھل نکل آئیں اور کام کے قابل ہو جائیں اور فساد کا اندیشہ جاتا رہے اگرچہ ابھی توڑنے کے لائق نہ ہوئے ہوں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

وقته وقت خروج الزرع وظهور الثمر

ترجمہ: عشر کی ادائیگی کھیتی کے نکلنے اور پھل کے پکنے کے وقت ہے۔

(الفتاویٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، الباب السادس فی زكاة الزرع والثمار، ج:1، ص:186)

عشر ادا کرنے سے پہلے استعمال کرنا

سوال: عشر ادا کرنے سے پہلے اپنے استعمال میں لانا اس کھانا کیسا؟

جواب: عشر ادا کرنے سے پیشتر مالک کو کھانا حلال نہیں۔ کھائے گا تو ضمان دے گا۔ یونہی اگر دوسرے کو کھلایا تو اتنے کے عشر کا تاوان دے اور اگر یہ ارادہ ہے کہ کل عشر ادا کر دے گا تو کھانا حلال ہے۔

درمختار میں ہے۔

ولا يأكل من طعام العشر حتى يؤدي العشر، وإن أكل ضمن عشره

ترجمہ: عشر کے طعام سے کچھ نہیں کھائے گا یہاں تک عشر ادا کر دے اور اگر کچھ کھایا تو اس عشر کا ضامن ہوگا۔

(الدرمختار، ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب العشر، ج:3، ص:321)

پیداوار ہلاک ہوگئی

سوال: اگر فصل ہلاک ہو جائے تو کیا پھر بھی عشر واجب ہے؟

جواب: کھیت بویا مگر پیداوار ماری گئی مثلاً کھیتی ڈوب گئی یا جل گئی یا ٹیڈی کھا گئی یا سخت

سردی اور سخت گرمی سے جاتی رہی تو عشر ساقط ہو جائے گا جب کہ کُل فصل جاتی رہی اور اگر کچھ باقی ہے تو اس باقی کا عشر لیں گے اور اگر جانور کھا گئے تو ساقط نہیں اور ساقط ہونے کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اس کے بعد اُس سال کے اندر اُس میں دوسری زراعت تیار نہ ہو سکے اور یہ بھی شرط ہے کہ توڑنے یا کاٹنے سے پہلے ہلاک ہو ورنہ نہیں۔

(ردالمحتار ج 2 ص 83,84)

اگر فصل بیچ دی تو عشر کس پر

سوال: اگر فصل بیچ دی تو عشر کس پر بائع (بیچنے والے) پر یا مشتری (خریدنے والے) پر؟

جواب: تیار ہونے سے پیشتر زراعت بیچ ڈالی تو عشر مشتری (خریدنے والے) پر ہے اگرچہ مشتری نے یہ شرط لگائی کہ پکنے تک زراعت کاٹی نہ جائے بلکہ کھیت میں رہے اور بیچنے کے وقت زراعت تیار تھی تو عشر بائع پر ہے

درمختار میں ہے۔

لو باع الزرع إن قبل إدراكه فالعشر على المشترى ولو بعده فعلى البائع

ترجمہ: اگر کھیتی پکنے سے پہلے بیچ دی تو عشر مشتری (خریدنے والے) پر ہے اور اگر بعد میں بیچی تو عشر بائع (بیچنے والے) پر ہے

(الدرمختار، ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب العشر، ج:3، ص:324)

عاریۃً دی ہوئی زمین

سوال: عشری زمین عاریۃً دی تو عشر کس پر؟

جواب: عشری زمین عاریۃً دی تو عشر کاشتکار پر ہے مالک پر نہیں اور کافر کو عاریت

دی تو مالک پر عشر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

ولولو أعارها من مسلم فزرعها فالعشر على المستعير ,ولو أعارها من كافر فالعشر على المعير

ترجمہ: اگر زمین کسی مسلمان کو عاریۃً دی اور اس نے اس کو کاشت کیا، تو عشر مستعیر (عاریۃً لینے والے کاشتکار) پر ہے، اور اگر کسی کافر کو عاریۃً دی تو عشر معیر (عاریۃً دینے والے مالک زمین) پر ہے

(الفتاوىٰ الهندية، كتاب الزكوٰة، البابالسادس فى زكاة الزرع والثمار، ج:1، ص:187)

ٹھیکے پر دی ہوئی زمین کا عشر کس پر

سوال: ٹھیکے پر دی ہوئی زمین کا عشر کس پر ہے، مالک پر یا کاشتکار پر؟

جواب: زمین جو زراعت کے لئے نقدی پر دی جاتی ہے امام صاحب کے نزدیک اُس کا عشر زمیندار پر ہے اور صاحبین کے نزدیک کاشتکار پر اور علامہ شامی نے یہ تحقیق فرمائی کہ زمانہ کے اعتبار سے اب قول صاحبین پر عمل ہے۔

درمختار میں ہے۔

والعشر على المؤجر وقالا على المستأجر كمستعير مسلم : وفى الحاوى وبقولهما نأخذ

ترجمہ: امام اعظم کے نزدیک عشر مالک پر ہے اور صاحبین کے نزدیک کرایہ دار پر ہے جیسا کہ کسی مسلمان سے عاریتاً لی ہوئی زمین کا عشر مستعیر (عاریتا لینا والے) پر ہے۔ حاوی میں ہے کہ ہم صاحبین کے قول کے اختیار کرتے ہیں۔

(الدرمختار، ردالمحتار، كتاب الزكوٰة، باب العشر، ج:3، ص:325)

بٹائی پر دی ہوئی زمین

سوال: عشری زمین بٹائی پر دی تو عشر کس پر ہے مالک پر یا کاشتکار پر؟

جواب: بقدر حصہ دونوں پر عشر واجب ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں۔

اگر بٹائی پر دی جائے یعنی مزارع سے پیداوار کا حصہ عشر آئیگا مزارعت بالمناصفہ کی صورت میں سو100 من غلہ پیدا ہوا تو زمیندار پانچ من عشر میں دے،

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:216)

غلہ پر سال گزر گیا

سوال: غلہ جس کا عشر ادا کر دیا پھر اس پر سال گزر گیا، تو کیا اس پر اب زکوٰۃ بھی فرض ہے؟

جواب: کھیت کی پیداوار پر زکوٰۃ نہیں، وہی عشر ہے، اس سوا سال تمام پر اور کوئی زکوٰۃ نہیں آتی، زکوٰۃ صرف تین ۳ مالوں پر ہے: سونا چاندی یا وہ مال جو تجارت کی نیّت سے خریدا یا جنگل میں چرتے ہُو جائے جانور۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ جدید، ج:10، ص:203)

ادائیگی عشر کے بعد غلہ بیچ دیا

سوال: ادائیگی عشر کے بعد غلہ بیچ دیا اس سے حاصل ہونے والی بقدرِ نصاب رقم پر سال گزر گیا تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے؟

جواب: جی ہاں اس رقم پر زکوٰۃ بھی ہے۔

☆☆☆

....

☆☆☆

صدقات نفل کا بیان

کون سا مال بندے کا ہے۔

حدیث 1: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلَاثٌ اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی مَاسِوٰی ذٰلِکَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِکُهٗ لِلنَّاسِ. رواہ مسلم

(صحیح مسلم، کتاب الزھد، والرقائق، باب الدنیا سجن للمومن و جنة للکافر، الحدیث: 7422، ص: 1191)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں بندہ کہتا ہے میرا مال ہے میرا مال ہے اور اسے تو اسکے مال سے تین ہی قسم کا فائدہ ہے جو کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا عطا کر کے آخرت کے لیے جمع کیا اور اس کے سوا جانے والا کہ اوروں کیلئے چھوڑ جائے گا۔

اپنا مال کون سا ہے؟

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّکُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! مَامِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَیْهِ قَالَ: فَاِنَّ مَالَهٗ مَاقَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهٖ مَااَخَّرَ.

(صحیح البخاری، کتاب الرقائق، باب ما قدم من ماله فهو له، الحدیث: 6442، ص: 541)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں تم میں کون ہے اسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے صحابہ نے

عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے اپنا مال زیادہ محبوب نہ ہو فرمایا اپنا مال تو وہ ہے جو آگے روانہ کر چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ وارث کا مال ہے۔

مال کی اعلیٰ ترین حفاظت

حدیث3: عَنِ الْحَسَنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: فِیْمَا یَرْوِیْ عَنْ رَبِّہٖ عَزَّوَجَلَّ اَنَّہٗ یَقُوْلُ: یَاابْنَ آدَمَ اُفْرُغْ مِنْ کَنْزِکَ عِنْدِیْ وَلَاحَرَقَ وَلَاغَرَقَ وَلَاسَرَقَ اُوْفِیْکَہٗ اَحْوَجَ مَاتَکُوْنُ اِلَیْہِ۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقائق، ذھباً، الحدیث:6445،ص:541)

ترجمہ: حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رب عزوجل فرماتا ہے اے ابن آدم! اپنے خزانہ میں میرے پاس کچھ جمع کر دے نہ جلے گا نہ ڈوبے گا نہ چوری ہوگا تجھے میں پورا دوں گا اسوقت جب تو اسکا زیادہ محتاج ہوگا۔

نبی کریم ﷺ کی پسند

حدیث4: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَایَسُرُّ نِیْ اَنَّ لِیْ اُحُدًا ذَھَبًا تَاتِیْ عَلَیَّ ثَالِثَۃٌ وَعِنْدِیْ مِنْہُ دِیْنَارٌ اِلَّا دِیْنَارٌ اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ عَلَیَّ۔

(الصحیح لمسلم باب تغلیظ عقوبۃ من لایؤدی الزکاۃ ج1 ص320)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اگر میرے پاس احد برابر سونا ہوتو مجھے یہی پسند آتا ہے کہ تین راتیں نہ گزرنے پائیں اور اس میں میرے پاس کچھ رہ جائے ہاں اگر مجھ پر دین ہوتو اسکے لیے کچھ رکھ لوں گا۔

ہر صبح فرشتوں کی دعا

حدیث 5: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:

مَامِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا: اَللّٰھُمَّ! اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ! اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ باب فی المنفق والممسك، الحدیث: 2336، ص:837)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کوئی دن ایسا نہیں کہ صبح ہوتی ہے مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان میں ایک کہتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور زیادہ عطا کر اور دوسرا کہتا ہے روکنے والے کے مال کو تلف کر۔

فرشتوں کی ندا

حدیث 6: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَاطَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا وَبِجَنْبَیْھَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ اَللّٰھُمَّ! مَنْ اَنْفَقَ فَاَعْقِبْہُ خَلَفًا وَمَنْ اَمْسَکَ فَاَعْقِبْہُ تَلَفًا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ باب فی المنفق والممسك، الحدیث: 2336، ص:837)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں ندا دیتے ہیں اے اللہ! جو خرچ کرے اسے بدل عطا فرما اور جو روک رکھے اس کو تلف کر دے۔

خرچ کر شمار نہ کر

حدیث7: عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنْفَحِیْ اَوْ اِنْضَحِیْ اَوْاَنْفِقِیْ وَلَاتُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَلَاتُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْکِ۔

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقۃ فیما استطاع، الحدیث:1434، ص:113)

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے اسماء

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا خرچ کر اور شمار نہ کر کہ اللہ تعالیٰ شمار کر کے دے گا اور بند نہ کر کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ پر بند کر دے گا کچھ دے جو تجھے استطاعت ہو۔

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس پر خرچ کرتا ہے

حدیث 8: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: يَا ابْنَ آدَمَ! اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْکَ.

(صحیح البخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقة علی الاهل، الحدیث:5352، ص:462)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

بہتر کیا برا کیا؟

حدیث9: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّکَ وَاِنْ تَبْذُلِ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّکَ وَاِنْ تُمْسِکْهُ شَرٌّ لَکَ وَلَاتُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰی.

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، الحدیث:2388، ص:841)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! بچے ہوئے کا خرچ کرنا تیرے لیے بہتر ہے۔ اور اس کا روکنا تیرے لیے بُرا ہے۔ اور بقدر ضرورت روکنے پر ملامت نہیں اور ان سے شروع کر جو تیری پرورش میں ہے۔

بخیل اور صدقہ والے کی مثال

حدیث10: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ: مَثَلَ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدْ اضْطُرَّتْ اَيْدِيْهِمَا اِلٰی ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰی تَغْشٰی اَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ اَثَرَهُ وَجَعَلَ الْبَخِيْلُ کُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ مَکَانَهَا.

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب مثل المنفق والبخیل، الحدیث: 2360، ص:839)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بخیل اور صدقہ والے کی مثال ان دو شخصوں کی ہے جو لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہیں۔ جن کے ہاتھ گلے سے جکڑے ہوئے ہیں۔ تو صدقہ دینے والے نے جب صدقہ دیا وہ زرہ کشادہ ہوگئی۔ اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے۔ ہر کڑی اپنی جگہ کو لیتی ہے۔ وہ کشادہ کرنا چاہتا ہے تو کشادہ نہیں ہوتی۔

ظلم اور بخل سے بچو

حدیث11: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰی اَنْ سَفَکُوْا دِمَائَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ.

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب تحریم الظلم، الحدیث:6576، ص:1129)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہے اور بخل سے بچو کہ بخل نے اگلوں کو ہلاک کیا۔ اسی بخل نے انہیں خون بہانے اور حرام کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔

کس صدقہ کا زیادہ اجر ہے؟

حدیث12: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ ﷺ! اَیُّ الصَّدَقَۃِ اَعْظَمُ اَجْرًا؟ قَالَ: اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَاْمَلُ الْغِنٰی وَلاتَمْھَلُ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوم قُلْتَ لِفَلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفَلانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیه .

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ،باب ان افضل الصدقہ صدقۃ الصحیح ،الحدیث:2382،ص:840)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کس صدقہ کا زیادہ اجر ہے؟ فرمایااس صدقہ کا جوصحت کی حالت میں ہواورتو مال کا لالچ بھی کرنے والا ہواور تجھے محتاجی کا ڈر بھی ہواورتونگری (غنیٰ) کے بارے میں سوچ بچار بھی کرتا ہو۔اورتو مال کونہ چھوڑے یہاں تک کہ جب جان گلے کوآجائے تو کہے اتنافلاں کواور اتنافلاں کودینااور یہ توفلاں کا ہو چکا یعنی وارث کا۔

خسارے میں کون؟

حدیث13: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:انْتَھَیْتُ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ فِی ظِلِّ الْکَعْبَۃِ فَلَمَّا رَآنِی قَالَ ھُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ فِدَاکَ أَبِی وَأُمِّی مَن ھُم قَالَ ھُمُ الْأَکْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ ھَکَذَا وَھَکَذَا وَھَکَذَا مِنْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہِ وَعَنْ یَمِینِہِ وَعَنْ شِمَالِہِ وَقَلِیلٌ مَا ھُمْ

(صحیح مسلم،کتاب الزکوٰۃ،باب تغلیظ عقوبۃمن لا یؤدی الزکوٰۃ،الحدیث2300،ص:834)

ترجمہ : حضرت ابوذررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضرہوااورحضورکعبہ معظّمہ کے سایہ میں تشریف فرماتھے مجھے دیکھ کرفرمایا:رب کعبہ کی قسم !وہ ٹوٹے (نقصان) میں ہیں۔میں نے عرض کی میرے باپ ماں حضور ﷺ پرقربان وہ کون لوگ ہیں؟فرمایازیادہ مال والے مگر جواس طرح اوراس طرح کرے آگے پیچھے دہنے بائیں یعنی ہرموقع پرخرچ کرےاورایسےلوگ بہت کم ہیں۔

جاہل سخی اللہ کو پیارا بخیل عابد سے

حدیث14: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ:اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ.

(جامع الترمذی،،ابواب البروالصلۃباب ماجاء فی السخاء،الحدیث:1961،ص:1849)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاسخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے،قریب ہے آدمیوں سے،دور ہے جہنم سے،اوربخیل دور ہے اللہ سے،دور ہے جنت سے،دور ہے آدمیوں سے،قریب ہے جہنم سے اورجاہل سخی اللہ کے نزدیک زیادہ پیاراہے بخیل عابد سے۔

صحت میں صدقہ کرنا

حدیث15: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:لَاَنْ یَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِیْ حَیٰوتِہٖ بِدِرْھَمٍ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِمِائَۃٍ عِنْدَ مَوْتِہٖ.

(سنن ابی داود،کتاب الوصایا،باب ماجاء فی کراھیۃالاضرار فی الوصیۃ،الحدیث:2866،ص:1437)

ترجمہ : حضرت ابوسعیدرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کااپنی زندگی (یعنی صحت) میں ایک درہم صدقہ کرنامرتے وقت کے سودرہم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

مرتے وقت صدقہ کرنا کیسا؟

حدیث16: عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم: مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِہٖ اَوْ یُعْتِقُ کَالَّذِیْ اِذَاشَبِعَ.

(سنن الدارمی، کتاب الوصایا،باب من احب الوصیۃ ومن کرہ،الحدیث:3226،ج:2،ص:1437)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرتے وقت صدقہ دیتا یا آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے جب آسودہ ہولیا تو ہدیہ کرتا ہے۔

بادل کی آواز

حدیث17: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: بَیْنَارَجُلٌ بِفَلاۃٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَۃٍ اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذٰلِکَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَہٗ فِیْ حَرَّۃٍ فَاِذَا شَرْجَۃٌ مِنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ کُلَّہٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِہٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ فَقَالَ لَہٗ: یَاعَبْدَ اللّٰہِ! مَااسْمُکَ؟قَالَ فُلَانٌ: اَلْاِسْمُ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَۃِ فَقَالَ لَہٗ: یَاعَبْدَ اللّٰہِ لِمَ تَسْأَلُنِیْ عَنْ اِسْمِیْ؟ فَقَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ ھٰذَامَاءُہٗ وَیَقُوْلُ: اِسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ لِاِسْمِکَ فَمَاتَصْنَعُ فِیْھَا؟قَالَ: اَمَّا اِذَا قُلْتَ: ھٰذَا فَاِنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مَایَخْرُجُ مِنْھَافَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَآکُلُ اَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِیْھَاثُلُثَہٗ.

(صحیح مسلم، کتاب الزھدو الرقائق،باب فضل الانفاق علی المساکین،الحدیث:7473،ص:1194)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایک شخص جنگل میں تھا اس نے ابر میں ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کروہ (ابر) ایک کنارہ کو ہوگیا اور اس نے پانی سنگستان میں گرایا اور ایک نالی نے وہ سارا پانی لے لیا وہ شخص پانی کے پیچھے ہولیا ایک شخص کو دیکھا کہ اپنے باغ

میں کھڑا کھرپیا سے پانی پھیر رہا ہے اس نے کہا اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلاں نام۔ وہی نام جو اس نے ابر میں سے سنا۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا میں نے اس ابر میں سے جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی کہ وہ تیرا نام لے کر کہتا ہے فلاں کے باغ کو سیراب کر تو تو کیا کرتا ہے (کہ تیرا نام لیکر پانی بھیجا جاتا ہے) جواب دیا کہ جو کچھ پیدا ہوتا ہے اس میں سے ایک تہائی خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھاتے ہیں اور ایک تہائی بونے کے لیے رکھتا ہوں۔

فائدہ: (۱) شاید یہ شخص اس زمانہ کے اولیاء میں سے ہوگا جس نے فرشتہ کی یہ آواز سنی اور سمجھ بھی لیا، ظاہر یہ ہے کہ یہ بادل کی گرج ہی تھی، گرج فرشتہ کی آواز ہی ہوتی ہے جو بادلوں کو احکام دیتا ہے۔ (۲) اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ بادل پر فرشتہ مقرر ہے جس کے حکم سے بادل آتے جاتے برستے اور کھلتے ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض نیک بندوں کے طفیل بدوں پر بھی بارش ہوجاتی ہے۔ (۳) سبحان اللہ اس نیک بندے کی کیسی عزت افزائی کی گئی۔ کہ پانی ایک پتھریلے علاقہ پر برسایا گیا، پھر اس ایک نالی میں جمع کیا گیا، اس نالی کے ذریعہ اس کے باغ میں اپنی پہنچایا گیا خود بادل اس باغ پر نہ برسایا گیا، جیسے کہ گنہگار جو ایک بستی میں گناہ کر کے دوسری بستی میں کسی عالم کے توبہ کرنے جا رہا تھا رستہ میں مرگیا، رب تعالیٰ نے حکم دیا کہ یہ جس بستی سے قریب ہو اسی کے احکام جاری کئے جائیں، ناپا گیا تو بالکل بیچ میں تھا۔ تو گناہ کی بستی پیچھے ہٹائی گئی اور توبہ کی بستی آگے بڑھائی، خود اس کی لاش کو حرکت نہ دی گئی اس کے احترام کی وجہ سے۔ اس نالہ کے کنارے والے کھیتوں کو بھی اس کے طفیل پانی مل گیا ہوگا۔ (۴) غالب یہ ہے کہ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اس کا نام نہ بتایا بلکہ فلاں فرمادیا یہ راوی نہیں بھولے ہیں اور فلاں فرمانا اس لئے ہے کہ نام لینے کی ضرورت نہ تھی۔ اس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے علمی یا کم علمی ثابت نہیں ہوتی۔ (۵) یعنی رب تعالیٰ کے ہاں تیری یہ عزت کہ تیرے نام کی دہائی

بادلوں میں ہے اور تیرے لئے دور سے بادل لائے جاتے ہیں، تیری کسی نیکی کی وجہ سے ہے بتاوہ خاص نیکی کون سی تو کرتا ہے ،معلوم ہوا کہ کسی کی چھپی ہوئی نیکیاں پوچھنا تا کہ خود بھی وہ نیکی کرے جائز بلکہ بہتر ہے،قرآن پاک جوفرماتا ہے، ولاتجسسوا وہاں لوگوں کے عیب جوئی مراد ہے یعنی لوگوں کے خفیہ عیب مت ڈھونڈو،لہذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں۔(۲) یعنی میرے پاس اورتو کوئی نیکی نہیں،صرف یہ ہے کہ اس کی پیداوار گناہ میں خرچ نہیں کرتا،اپنے بچوں سے روکتا نہیں،خدا کا حق بھولتا نہیں،ساری ایک دم خرچ نہیں کردیتا،اس کا تہائی خیرات کرنا نفلی صدقہ بھی تھا،ورنہ نبی اسرائیلی کے ہاں ہر حال مال کی زکوۃ چوتھائی حصہ تھی،ہمارے ہاں پیداوار کی زکوٰۃ دسواں یا بیسواں حصہ ہے،اور چاندی سونے وغیرہ کی چالیسواں حصہ،اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اپنی خفیہ نیکیاں کسی کو بتانا تا کہ وہ بھی اس پر عمل کرے ریا نہیں بلکہ تبلیغ ہے فخر نہیں بلکہ رب تعالی کا شکر ہے۔

(مرآۃ المناجح)

برص والے، گنجے اور اندھے کا امتحان

حدیث18: عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ : اِنَّ ثَلٰثَةً فِی بَنِی اِسْرَائِیلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰی، فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ اِلَیْهِمْ مَلَکًا فَاَتَی الْاَبْرَصَ فَقَالَ: اَیُّ شَیْئٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ ؟قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْهَبُ عَنِّیْ الَّذِیْ قَد قَذِرَنِیْ النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ: فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ ؟ قَالَ اَلْاِبِلُ اَوْ قَالَ: اَلْبَقَرُ شَکَّ اِسْحَاقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلَ وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرَ قَالَ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ: تَبَارَکَ اللّٰهُ فِیْهَا قَالَ فَاَتَی الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَیُّ شَیْئٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ فَقَالَ شَعْرٌ

حَسَنٌ وَیَذْهَبُ عَنِّی هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ: وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ: فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ: اَلْبَقَرَةُ فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلاً قَالَ: بَارَکَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَکَ فِیْهَا قَالَ: فَاَتَی الْاَعْمٰی فَقَالَ: اَیُّ شَیْئٍ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ: اَنْ یَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَاُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیْهِ بَصَرَهُ قَالَ: فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَیْکَ؟ قَالَ: اَلْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ فَکَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ: ثُمَّ اِنَّهُ اَتَی الْاَبْرَصَ فِی صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْکِیْنٌ قَدْ اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِی سَفَرِیْ فَلَابَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ اَعْطَاکَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ عَلَیْهِ فِی سَفَرِیْ فَقَالَ: اَلْحُقُوْقُ کَثِیْرَةٌ فَقَالَ: لَهٗ کَاَنِّیْ اَعْرِفُکَ اَلَمْ تَکُنْ اَبْرَصَ یَقْذِرُکَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاکَ اللّٰهُ فَقَالَ: اِنَّمَا وُرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ فَقَالَ: اِنْ کُنْتُ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰهُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ: وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِی صُوْرَتِهٖ فَقَالَ: لَهٗ مِثْلَ مَاقَالَ لِهٰذَا: وَرَدَّ عَلَیْهِ مِثْلَ مَارَدَّ عَلٰی هٰذَا فَقَالَ: اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَصَیَّرَکَ اللّٰهُ اِلٰی مَا کُنْتَ قَالَ: وَاَتَی الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْکِیْنٌ وَابْنُ سَبِیْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَابَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِکَ اَسْاَلُکَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْکَ بَصَرَکَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ: قَدْ کُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَاشِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُکَ الْیَوْمَ شَیْئًا اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ: اَمْسِکْ مَالَکَ، فَاِنَّمَا ابْتُلِیْتُمْ فَقَدْ رُضِیَ عَنْکَ وَسُخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْکَ.

(صحیح المسلم،باب کتاب الزھد الخ ،باب الدنیا سجن المؤمن الخ ،الحدیث:7431،ص:1191)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک برص والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا اللہ عزوجل نے ان کا امتحان لینا چاہا ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا اس سے پوچھا تجھے کیا چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور مجھ سے یہ بات جاتی رہے جس سے لوگ گھن کرتے ہیں فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ گھن کی چیز جاتی رہی اور اچھا رنگ اور اچھی کھال اسے دی گئی فرشتے نے کہا تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے اونٹ کہا یا گائے (راوی کو شک ہے مگر برص والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے) فرشتے نے اسکو دس مہینے کی حاملہ اونٹنی دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے پھر گنجے کے پاس آیا اس سے کہا تجھے کیا شی زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا خوبصورت بال اور یہ (قابل نفرت امر) جاتا رہے جس سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ بات جاتی رہی اور خوبصورت بال اسے دیئے گئے اس سے کہا تجھے کون سا مال محبوب ہے؟ اس نے گائے بتائی ایک گابھن گائے اسے دی گئی اور کہا اللہ تعالیٰ تیرے لیے اس میں برکت دے پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے کیا چیز محبوب ہے؟ اس نے کہا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نگاہ واپس دے کہ میں لوگوں کو دیکھوں فرشتہ نے ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ نے اسکی نگاہ واپس دی فرشتہ نے پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکری اسے ایک گابھن بکری دی گئی اب اونٹنی اور گائے اور بکری سب کے بچے ہوئے ایک کے لیے اونٹوں سے جنگل بھر گیا دوسرے کے گائے تیسرے کیلئے بکریوں سے۔ پھر وہ فرشتہ برص والے کے پاس اسکی صورت اور ہیئت میں ہو کر آیا (یعنی برص والا بن کر) اور کہا میں مرد مسکین ہوں میرے سفر میں وسائل منقطع ہو گئے پہنچنے کی صورت میرے لیے آج نظر نہیں آتی مگر اللہ کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے واسطے سے جس نے تجھے خوبصورت رنگ اور اچھا چمڑا اور مال دیا ہے۔ ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے میں سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں اس نے جواب دیا حقوق بہت ہیں۔ فرشتے نے کہا گویا میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی

نہ تھا کہ لوگ تجھ سے گھن کرتے تھے فقیر نہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تجھے مال دیا اس نے کہا میں تو اس مال کا نسلا بعد نسل وارث کیا گیا ہوں فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ پھر گنجے کے پاس اسی کی صورت بن کر آیا اس سے بھی وہی کہا اسنے بھی ویسا ہی جواب دیا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ پھر اندھے کی پاس اس کی صورت وہیئت بن کر آیا اور کہا میں مسکین شخص اور مسافر ہوں وسائل منقطع ہو گئے پہنچنے کی صورت میرے لیے آج نظر نہیں آتی مگر اللہ کی مدد سے پھر تیری مدد سے میں اس کے وسیلہ سے جس نے تجھے بینائی دی ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جس کی وجہ سے میں اپنے سفر میں مقصد تک پہنچ جاؤں اس نے کہا میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے آنکھیں دیں تو جو چاہے لے لے اور جتنا چاہے چھوڑ دے خدا کی قسم اللہ کے لیے تو جو کچھ لے گا میں تجھ پر مشقت نہ ڈالوں گا فرشتے نے کہا تو اپنا مال اپنے قبضہ میں رکھ بات یہ ہے کہ تم تینوں شخصوں کا امتحان تھا تیرے لیے اللہ کی رضا ہے اور ان دونوں پر ناراضی۔

فائدہ: (۱) شفا اور مال دے کر اور پھر کچھ مال طلب فرما کر رب تعالیٰ دے کر شکر کا امتحان لیتا ہے، لیکن صبر کا یہ امتحان خود رب تعالیٰ کے اپنے علم کے لئے نہیں ہوتا بلکہ دنیا والوں کے سامنے مثال قائم کرنے کے لئے، تا کہ لوگ ان واقعات سے عبرت پکڑیں۔ (۲) یہ فرشتہ شکل انسانی میں آیا تھا جیسا کہ حدیث کے اگلے مضمون سے ظاہر ہے غالبًا طبیب کی شکل میں ہوگا یا مقبول الدعاء ولی کی، تب ہی تو اس بیمار نے یہ خواہش ظاہر کی تا کہ وہ دوا یا دعا دے۔ (۳) اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ مقبولوں کے ہاتھ پھیرنے سے بیماریاں جاتی ہیں مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، بلکہ ان کے دھوون سے شفائیں ملتی ہیں آب زم زم حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڑی کا دھون ہے جو تا قیامت شفا ہے، حضور ایوب علیہ الصلوۃ والسلام کے پاؤں کا غسالہ شفا تھا، رب تعالیٰ فرماتا ہے **ارکض برجلک ھذا مغتسل بارد و شراب** دوسرے یہ کہ بزرگوں کا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ فیض دینا جائز ہے

اور عمل سلب امراض جائز ہے یعنی چھوکر بیماری دور کردینا، ان کی اصل یہ حدیث ہے اس لئے رب تعالیٰ نے فرشتہ کے واسطہ سے اس کو شفا دی۔ (۴) یعنی اسحاق ابن عبداللہ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں انہیں یہ شک ہوگیا کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ کس کے لئے فرمایا اور گائے کس کے لئے، غالب یہ کہ اس گنجے نے اونٹ ہی مانگا تھا کیونکہ آگے گائے کا ذکر جزم سے آرہا ہے، (۵) عشراء ع کے پیش اور ش کے فتح سے عشر سے بنا، بمعنی دس، دس ماہا حاملہ اونٹنی کو عشراء کہتے ہیں، پھر مطلقاً حاملہ کو عشراء کہنے لگے، بعد میں گھربار گھوڑے، اور جانور وغیرہ پر یہ لفظ بولنے لگے (اشعہ) غالباً کنبہ کو عشیرہ اسی واسطے کہتے ہیں کہ اس سے آدمی دسیوں گنا ہوجاتا ہے، فرشتے نے یہ اونٹنی قدرتی اس کو دی، کہیں سے خرید کر یا کسی اور کا مال نہ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اگر دست غیب میں فرشتے کے ذریعہ غیبی مال ملے تو حلال ہے اس کا ماخذ یہ حدیث ہے، جنات کا لایا ہوا حلال نہیں کہ وہ اکثر دوسروں کا چوری کرکے لے آتے ہیں فرشتہ نے اسے خیرات بھی دی اور دعا بھی، اس دعا کی برکت سے ہی اس کا مال بہت بڑھا، جواد مال بھی دیتے ہیں اور دعا بھی، شعر:۔

جب دینے کو بھیک آئے سرکوئے گدایاں لب پر یہ دعا تھی مرے منگتے کا بھلا ہو

(۶) ظاہر یہ ہے کہ فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، کیونکہ شفا دینے کے لئے بیماری کی جگہ کو ہی چھوا جاتا ہے، حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ کے چھوتے ہی گنج بھی جاتی رہی اور کھال پر فوراً بال بھی اگ آئے اور بڑھ بھی گئے، دوسروں کے بالوں سے زیادہ خوش نما تھے جیسا کہ حسنا سے معلوم ہورہا ہے، غرق فرعون کے دن حضرت جبریل کی گھوڑی کی ٹاپ جہاں پڑتی تھی وہاں سبزہ اگ آتا تھا، اسی خاک کو سامری نے سنبھال لیا، پھر فرعونی سونے کا بچھڑا بناکر اس کے منہ میں ڈال دی، تو بچھڑے میں جان پیدا ہوگئی اور وہ چیخنے لگا رب تعالیٰ فرماتا ہے **فقبضت قبضة من اثر الرسول فنبذتها الایہ**۔ لہذا کوئی منکر حدیث اس پر یہ اعتراض نہیں کرسکتا کہ فرشتہ

کے ہاتھ سے فوراً بال کیسے اگ سکتے ہیں، اور جب نوری فرشتہ کا یہ فیض ہوسکتا ہے تو نبی کریم ﷺ اور اولیاء امت کا فیض کیسا ہوگا مولانا فرماتے ہیں شعر:۔

اے ہزاراں جبریل اندر بشر بہر حق سوئے غریباں یک نظر

یہ حدیث فیض ملائکہ کی بہترین دلیل ہے۔ (۷) یعنی فرشتہ کے ہاتھ لگاتے ہی اس کی دونوں آنکھیں روشن ہوگئیں، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے مقبول بندے اللہ کے حکم سے دافع البلاء ہوتے ہیں، دیکھو گنج، کوڑھ، اندھاپن، سخت بلائیں ہیں جو فرشتہ کے ہاتھ لگتے ہی جاتی رہیں یوسف علیہ السلام کی قمیض یعقوب علیہ السلام کی سفید آنکھ پر لگی تو آنکھ روشن ہوگئی (قرآن حکیم) عیسیٰ علیہ السلام نے اعلان عام فرمادیا تھا انی ابری الاکمه والابرص واحی الموتیٰ باذن اللّٰه درود تاج میں جو آتا ہے دافع البلاء والوباء الخ اس کا ماخذ قرآن کریم کی یہ آیات اور احادیث ہیں، جب اطباء کی گولیاں اور جنگل کی جڑی بوٹیاں دافع قبض دافع جریان ہوسکتی ہیں، ایک شربت کا نام شربت فریادرس ہوسکتا ہے، تو کیا اللہ کے محبوبوں کا درجہ ان چیزوں سے بھی کم ہے۔ (۸) اس زمانہ میں جانوروں سے ہی مالداری ہوتی تھی تو مطلب ہوا کہ یہ لوگ اپنے شہر کے بڑے مالدار بن گئے۔ (۹) ظاہر یہ ہے کہ دونوں ضمیریں فرشتہ کی طرف لوٹ رہی ہیں اور صورت سے مراد اس فرشتہ کی پہلی وہ صورت ہے جس صورت میں دینے کے وقت آیا تھا، مقصد یہ ہے کہ یہ شخص مال پاکر ایسا احسان فراموش ہوگیا، کہ اس نے اپنے محسن کو ایسا کورا جواب دیا، اور ہوسکتا ہے کہ ضمیر کا مرجع خود کوڑھی ہو یعنی یہ فرشتہ اس کوڑھی کی شکل میں آیا جو پہلے خود اس کی اپنی شکل تھی تاکہ یہ اپنا کوڑھ یاد کرکے اس پر رحم کرے، پہلے معنی زیادہ واضح ہیں اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک فرشتہ ہر شکل میں آسکتے ہیں، دوسرے یہ کہ مغالطہ میں ڈال کر امتحان لینا جائز ہے، یہ دھوکا نہیں بلکہ امتحان ہے۔ (۱۰) علمی لحاظ سے یہ جملہ خبریہ نہیں تاکہ اسے جھوٹ کہا جائے، بلکہ تخییل

ہے، یہ تخییل امتحانات اور سوالات میں کام آتی ہے جیسے مسئلہ پوچھا جاتا ہے کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی حالانکہ شہر میں نہ کوئی زید ہوتا ہے نہ اس کی بیوی فقط صورت مسئلہ پیش کی جاتی ہے، قرآن کریم فرمار ہا ہے کہ داؤد علیہ السلام کے پاس دو فرشتے شکل انسانی میں آئے ان میں سے ایک بولا ان ھذا اخی لہ تسع وتسعون نعجۃ الایہ میرے اس بھائی کے پاس ننانوے بکریاں ہیں اور میرے پاس ایک، حالانکہ وہاں نہ بکریاں تھیں نہ کوئی جھگڑا، لہذا اس پر یہ اعتراض نہیں کہ فرشتہ نے جھوٹ کیوں کہا۔(۱۱) اس سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے ساتھ بندوں سے بھی امداد لینا جائز ہے اور بندے کا ذکر رب تعالیٰ کے ساتھ ملا کر کر سکتے ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے اغنھم اللّٰہ ورسولہ من فضلہ ۔(۱۲) یعنی اپنے پرانے حال کو یاد کر اور اس تبدیلی حال کے شکریہ میں مجھے ایک اونٹ دے دے۔(۱۳) بال بچے ،نوکر چاکر بہت رکھتا ہوں جن کے باعث خرچ زیادہ ہے انہیں کا پورا نہیں ہوتا، تجھے کہاں سے دوں۔(۱۴) اس سوال وجواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنی اصلی فقیری اور گزشتہ مصیبتیں یاد ہونی چاہئیں کہ یہ شکر کا ذریعہ ہے اور بدنصیب ہے وہ شخص جو عیش یا طیش میں اللہ کو بھول جائے اور کسی کے یاددلانے پر جھوٹ بولے۔(۱۵) یہ اگر مگر شک کے لیے نہیں بلکہ امتحان ہی کے لئے ہے، ظاہر یہ ہے کہ فرشتہ کی یہ بددعا اسے لگی اور وہ پھر فقیر اور کوڑھی ہو گیا، اس سے معلوم ہوا کہ فقیروں کے بھیس میں کبھی صاحب دل بھی آجاتے ہیں اس رب نے فرمایا واماالسائل فلاتنھر شعر:۔

خاکساران جہاں رابحقارت مگر توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

(۱۶) اپنی صورت کی شرح ابھی کی جا چکی ہے کہ اس سے مراد اس گنجے کی صورت ہے یعنی گنجا اور فقیر بن کر آیا تھا یا خود فرشتہ وہ صورت جس میں دیتے وقت آیا تھا، اس سے مقصود گنجے کی ناشکری کا اظہار ہے۔(۱۷) کیونکہ اللہ تعالیٰ کی امداد حقیقی ہے اور بندے کی مجازی اس لئے ثم فرمایا گیا تا کہ دونوں مددوں میں فرق معلوم

ہو، حدیث شریف میں ہے یہ نہ کہو کہ اگر اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے اور ہم ابھی عرض کر چکے ہیں کہ یہ حکم بھی استحبابی ہے ورنہ واؤ سے بھی کہہ سکتے ہیں جس کی دلیل قرآن شریف سے پیش ی گئی۔(۱۸) یا اس طرح کہ اس کو فروخت کر کے قیمت مقصود ہوتی تو اس سے پیسے ہی کیوں نہ مانگ لیتا، لہذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ بکری سے سفر کیسے ہو گا وہ تو سواری کے لائق نہیں جیسا کہ منکریں حدیث کہتے ہیں۔(۱۹) عبارت حدیث سے دو چیزیں معلوم ہوتی ہیں، ایک یہ کہ یہ شخص مادرزاد اندھا نہ تھا بلکہ پہلے انکھیارا تھا بعد میں نابینا ہوا، ورنہ روشنی لوٹانے کے کیا معنی ہوتے نیز عربی میں مادرزاد اندھے کو اکمہ کہتے ہیں اور عارضی اندھے کو اعمی دوسرے یہ کہ یہ صدقہ فطر فرضی نہ تھا بلکہ نفلی تھا کیونکہ صدقہ فرضی مقرر ہوتا ہے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سارا مال فقیر کے سامنے رکھ دینا جتنا چاہے وہ لے لے اول درجہ کی سخاوت ہے۔(۲۰) سبحان اللہ یہ ہوا اس امتحان کا نتیجہ کہ وہ دونوں دنیوی واخروی غضب میں آگئے کہ ان کا مال بھی گیا اور صحت بھی اور رب تعالیٰ کی ناراضی ان سب کے علاوہ، ادھر اس نابینا کے پاس مال بھی رہا آنکھیں بی، خدا کی رضا اس کے سوا، اس سے معلوم ہوا کہ نیکی کا ارادہ بھی اچھا ہے دیکھو اس سے صدقہ لیا نہ گیا مگر چونکہ وہ دینے پر تیار ہو گیا تھا اس لیے فائدہ پہنچ گیا۔

مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ

حدیث19: عَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ وَ کَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّھَاقَالَتْ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ! اِنَّ الْمِسْکِینَ لَیَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَااَجِدُ لَہٗ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ لَھَارَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنْ لَمْ تَجِدِیْ لَہٗ شَیْئًا تُعْطِیْہِ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُحَرَّقًا فَاْدْفَعِیْہِ اِلَیْہِ فِیْ یَدِہٖ.

(المسند للاما م احمد بن حنبل حدیث ام بجید، الحدیث:27218، ج:10، ص:328)

ترجمہ: حضرت ام بجید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مسکین دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے اور میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتی جو اسے

عطا کروں ارشاد فرمایا: اگر تو اس مسکین کو دینے کے لئے کچھ نہ پائے مگر ایک کھر جو جلا ہوا ہو تو وہی کھر اس مسکین کو دے دے۔

گوشت پتھر ہو گیا

حدیث20: عَنْ مَوْلٰی لِعُثْمَانَ قَالَ: اُهْدِیَ لِاُمِّ سَلْمَةَ بَضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمَةِ ضَعِيهِ فِى الْبَيْتِ؟ لَعَلَّ النَّبِیُّ ﷺ يَاكُلُهُ ، فَوَضَعَتْهُ فِى كَوَّةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ: تَصَدَّقُوا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُم، فَقَالُوا: بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ يَااُمِّ سَلْمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْئٌ اَطْعَمُهُ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ! قَالَتْ لِلْخَادِمَةِ اِذْهَبِى فَأْتِى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدَ الْكُوَّةَ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: فَاَنَّ ذٰلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَالَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ.

(دلائل النبوة،للبيهقى،باب ما جاء فى اللحم الذى صار حجرا الخ، ج:6،ص:300)

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گوشت کا ٹکڑا ہدیہ میں آیا اور حضور اقدس ﷺ کو گوشت پسند تھا انہوں نے خادمہ سے کہا اسے گھر میں رکھ دے شاید حضور تناول فرمائیں اس نے طاق میں رکھ دیا ایک سائل آکر دروازہ پر کھڑا ہوا اور کہا صدقہ کرو اللہ تعالیٰ تم میں برکت دے گا لوگوں نے کہا اللہ تجھے برکت دے سائل چلا گیا حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تمہارے یہاں کچھ کھانے کی چیز ہے؟ ام المومنین نے عرض کی ہاں اور خادمہ سے فرمایا وہ گوشت لے آ وہ گئی تو طاق میں پتھر کا ٹکڑا پایا حضور نے ارشاد فرمایا چونکہ تم نے سائل کو نہ دیا لہٰذا وہ گوشت پتھر ہو گیا۔

سخاوت جنت میں ایک درخت ہے

حدیث21: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيًّا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِى النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيحاً اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ.

(شعب الايمان،باب فى الجود و السخاء،الحديث:10877،ج:7،ص:435)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سخاوت جنت میں ایک درخت ہے جو سخی ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی وہ ٹہنی اس کو نہ چھوڑے گی جب تک جنت میں داخل نہ کر لے اور بخل جہنم میں ایک درخت ہے جو بخیل ہے اس نے اس کی ٹہنی پکڑ لی ہے وہ ٹہنی اسے جہنم میں داخل کیے بغیر نہ چھوڑے گی۔

بلا صدقہ کو نہیں پھلانگتی

حدیث22: عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :بَاكِرُوا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَايَتَخَطَّاهَا .رواه الطبرانى

(مشكاة المصابيح، كتاب الزكوٰة،باب الانفاق،الحديث:1887،ج:1،ص:522)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا صدقہ میں جلدی کرو کہ بلا صدقہ کو نہیں پھلانگتی۔

مال نہ ہو تو صدقہ کیسے کریں

حدیث23: عَنْ اَبِی مُوْسَى الاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ :قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ: فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْہِ فَیَنْتَفِعُ نَفْسَہُ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ اَوْ لَمْ یَفْعَلْ قَالَ: یُعِینُ ذَا الْحَاجَۃِ الْمَلْھُوفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْہُ قَالَ: فَیَاْمُرُ بِالْخَیرِ قَالُوْا: فَاِنْ لَّمْ یَفْعَلْ قَالَ: فَیُمْسِکُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّہُ لَہُ صَدَقَۃٌ.

(صحیح البخاری، کتاب الاب، باب کل معروف صدقۃ، الحدیث:6022،ص:509)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگوں نے عرض کی اگر نہ پائے۔ فرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرے اپنے کو نفع پہنچائے۔ اور صدقہ بھی دے عرض کی اگر استطاعت نہ ہو یا نہ کرے فرمایا صاحب حاجت پریشان کی اعانت کرے عرض کی اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا نیکی کا حکم کرے عرض کی اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا شر سے باز رہے کہ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔

جو قدم نماز کی طرف چلے

حدیث24: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ تُعِینُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِہٖ فَتَحْمِلُہُ عَلَیْھَا اَوْ تَرْفَعُ لَہُ عَلَیْھَا مَتَاعَہُ صَدَقَۃٌ قَالَ: وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ. وَکُلُّ خُطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ، وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ.

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع ۔۔الخ، الحدیث:2335، ص: 837)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں دو شخصوں میں عدل کرنا صدقہ ہے کسی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اس کا اسباب اٹھا دینا صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف چلے

گا صدقہ ہے راستہ سے اذیت کی چیز دور کرنا صدقہ ہے۔

پیڑ لگانا یا کھیت بونا

حدیث25: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَامِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَھِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ لَہُ صَدَقَۃٌ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ المزارعۃ، باب فضل الغرس الزرع، الحدیث:3973، ص:948)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان پیڑ لگائے یا کھیت بوئے اس میں سے کسی آدمی یا پرندہ یا چوپایہ نے کھایا وہ سب اس کیلئے صدقہ ہے۔

بھائی کے سامنے مسکرانا

حدیث26: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ، وَاَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ، وَاِرْشَادُکَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَکَ صَدَقَۃٌ، وَنَصْرُکَ الرَّجُلَ الرَّدِیَّ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَۃٌ، وَاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَکَ صَدَقَۃٌ، وَاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ لَکَ صَدَقَۃٌ.

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، الحدیث: 1956، ص:1848)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور فرماتے ہیں اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے، راہ بھولے ہوئے

کوراہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی دور کرنا صدقہ ہے تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔

بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے

حدیث 27: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْکَ.

(مشکوۃ المصابیح ص 168 باب فضل الصدقۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہر بھلائی صدقہ ہے اور یہ بھی بھلائی ہے کہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے اور یہ کہ اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دے۔

حدیث 28: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَۃٍ عَلٰی ظَھْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ: لَاُنَحِّیَنَّ ھٰذَا عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ لَایُؤْذِیْھِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

(صحیح مسلم، باب فضل ازالۃ الاذیٰ عن الطریق، الحدیث: 6670,6673، ص: 1135)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ایک درخت کی شاخ بیچ راستہ پر تھی ایک شخص گیا اور کہا میں اس کو مسلمانوں کے راستہ سے دور کردوں گا کہ ان کو ایذا نہ دے وہ جنت میں داخل کردیا گیا۔

اللہ تعالیٰ جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا

حدیث 29: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَیُّمَامُسْلِمٍ کَسٰی مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰی عُرْیٍ کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّۃِ

وَاَیُّمَامُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰی جُوْعٍ اَطْعَمَہُ اللّٰہُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَاَیُّمَامُسْلِمٍ سَقٰی مُسْلِمًا عَلٰی ظَمَاٍ سَقَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الرَّحِیْقِ الْمَخْتُوْمِ.

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب فی فضل سقی الماء، الحدیث: 1682، ص: 1348)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہناوے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز کپڑے پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائیگا اللہ تعالیٰ اسے رحیق (یعنی جنت کے شراب سربند) پلائے گا۔

مُتَصَدِّق اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے

حدیث 30: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ:مَامِنْ مُسْلِمٍ کَسَامُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا کَانَ فِیْ حِفْظٍ مِّنَ اللّٰہِ مَادَامَ عَلَیْہِ مِنْہُ خِرْقَۃٌ.

(جامع الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی ثواب من کسا مسلما، الحدیث: 2484، ص: 1901)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنادے تو جب تک اس میں کا ایک پیوند بھی اس شخص پر رہے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے

حدیث 31: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِی غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ.

(جامع الترمذی، ابواب الزکوٰۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، الحدیث: 664، ص: 1712)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

صدقہ بری موت کو دفع کرتا ہے

حدیث 32: عَنْ اَبِی بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: عَلٰی اَعْوَادِ الْمِنبرِ یَقُوْلُ: اِتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ فَاِنَّھَا تُقِیْمُ الْعِوَجَ وَتَدْفَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَتَقَعُ مِنَ الْجَائِعِ مَوْقَعَھَا مِنَ الشَّبْعَانِ.

(الترغیب والترھیب،باب الترغیب فی الصدقۃ، ج:2ص:11)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ آگ سے بچو اگر چہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہو کہ صدقہ کجی کو درست کرتا اور بری موت کو دفع کرتا اور بھوکے کو آسودہ کردیتا ہے۔

صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے

حدیث 33: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :اِنَّ صَدَقَۃَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِیْ الْعُمُرِ وَتَمْنَعُ مِیْتَۃَ السُّوْءِ وَیُذْھِبُ اللّٰہُ بِھَاالْکِبْرَ وَالْفَخْرَ.

(الترغیب والترھیب ج2 ص21)

ترجمہ : حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان کا صدقہ عمر میں زیادتی کا سبب ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تکبر وفخر کو دور فرماتا ہے۔

بکری میں سے کیا باقی رہا؟

حدیث 34: عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھُمْ ذَبَحُوْا شَاۃً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَابَقِیَ مِنْھَا

قَالَتْ: مَابَقِیَ مِنْھَااِلَّا کَتِفُھَا؟قَالَ: بَقِیَ کُلُّھا غَیْرُ کَتِفِھَا.

(جامع الترمذی،ابواب صفۃ القیامۃ،باب قولہ ﷺ فی الشاۃ،الحدیث:2470،ص:1900)

ترجمہ : حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی حضور نے ارشادفرمایااس میں سے کیاباقی رہا؟ عرض کی سوائے شانہ کے کچھ باقی نہیں ارشادفرمایا: شانہ کے سواسب باقی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے تین محبوب اور تین مبغوض

حدیث 35: عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَۃٌ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ وَثَلَاثَۃٌ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ، فَاَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّھُمْ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَھُمْ بِاللّٰہِ وَلَمْ یَسْاَلْھُمْ بِقَرَابَۃٍ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَہُ فَمَنَعُوْہُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِھِمْ فَاَعْطَاہُ سِرًّا لَایَعْلَمُ بِعَطِیَّتِہٖ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاہُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَھُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِہٖ فَوَضَعُوْا رُؤُسَھُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا آیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَھَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِہٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَہٗ وَالثَّلَاثَۃُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ.

(سنن نسائی، کتاب الزکوۃ،باب ثواب من یعطی،الحدیث:2571،ص:2254)

ترجمہ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں تین شخصوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور تین شخصوں کو مبغوض ،جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے ان میں ایک یہ ہے کہ ایک شخص کسی قوم کے پاس آیا اوران سے اللہ کے نام پر سوال کیا۔اس قرابت کے واسطے سے سوال نہ کیا جوسائل اورقوم کے درمیان ہے انہوں نے نہ دیا۔ان میں سے ایک شخص چلا گیا اور سائل کو چھپا کر دیا کہ اس کو اللہ جانتا ہے اور وہ شخص جس کو دیا اور کسی نے نہ جانا اور ایک قوم رات بھر چلی یہاں تک کہ

جب انہیں نیند ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوگئی سب نے سر رکھ دیئے (یعنی سو گئے) ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا اور اللہ کی آیتیں پڑھنے لگا اور ایک شخص لشکر میں تھا دشمن سے مقابلہ ہوا اور ان کو شکست ہوئی اس شخص نے اپنا سینہ آگے کر دیا یہاں تک کہ قتل کیا جائے یا فتح ہو اور وہ تین جنہیں اللہ ناپسند فرماتا ہے ایک بوڑھا زناکار دوسرا فقیر متکبر تیسرا مالدار ظالم۔

مخلوق میں سب سے زیادہ طاقتور کون؟

حدیث 36: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِیْدُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ: بِھَا عَلَیْھَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلَائِکَۃُ مِنْ شِدَّۃِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا: یَارَبِّ! ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ نَعَمْ: اَلْحَدِیْدُ فَقَالُوْا: یَارَبِّ! ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیْدِ قَالَ: نَعَمْ اَلنَّارُ فَقَالُوْا: یَارَبِّ! ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ: نَعَمْ اَلْمَاءُ فَقَالُوْا: یَارَبِّ! ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ: نَعَمْ اَلرِّیحُ فَقَالُوْا: یَارَبِّ! ھَلْ مِنْ خَلْقِکَ شَیْءٌ اَشَدُّ مِنَ الرِّیحِ قَالَ: نَعَمْ اِبْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَۃً بِیَمِیْنِہٖ یُخْفِیْھَا مِنْ شِمَالِہٖ. **رواہ الترمذی**

(جامع الترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب فی حکمۃ خلق الجبال ۔۔۔الخ، الحدیث:3369،ص:1998)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب اللہ نے زمین پیدا فرمائی تو اس نے ہلنا شروع کیا تو پہاڑ پیدا فرما کر اس پر نصب فرما دیا اب زمین ٹھہری فرشتوں کو پہاڑ کی سختی دیکھ کر تعجب ہوا عرض کی اے پروردگار! تیری مخلوق میں کوئی ایسا شی ہے کہ وہ پہاڑ سے سخت ہے؟ فرمایا ہاں لوہا عرض کی اے رب ! لوہے سے زیادہ سخت کوئی

چیز ہے؟ فرمایا ہاں، آگ عرض کی آگ سے بھی زیادہ کوئی سخت ہے؟ فرمایا ہاں، پانی عرض کی پانی سے زیادہ سخت کچھ ہے؟ فرمایا ہاں، ہوا عرض کی ہوا سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ فرمایا ہاں، ابن آدم کہ داہنے ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اسے بائیں سے چھپاتا ہے۔

جنت کا دربان استقبال کرے گا

حدیث 37: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ یُنْفِقُ مِنْ کُلِّ مَالٍ لَّہٗ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْہُ حَجَبَۃُ الْجَنَّۃِ کُلُّھُمْ یَدْعُوْہُ اِلٰی مَاعِنْدَہٗ قُلْتُ: وَکَیْفَ ذٰلِکَ؟ قَالَ : اِنْ کَانَتْ اِبِلًا فَبَعِیْرَیْنِ وَاِنْ کَانَتْ بَقَرَۃً فَبَقَرَتَیْنِ.

(سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب فضل النفقۃ فی سبیل اللّٰہ تعالیٰ، الحدیث:3187،ص:2293)

ترجمہ : حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے کل مال سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے ہر ایک اسے اس کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہے میں نے عرض کی اس کی صورت کیا ہے؟ فرمایا اگر اونٹ دیا تو دو اونٹ اور گائے دی تو دو گائیں۔

صدقہ خطا کو ایسے ہی ختم کردیتا ہے جیسے پانی آگ کو

حدیث 38: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ :قَالَ النَّبِیُّ ﷺ:عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ قُلْتُ: بَلٰی .یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! قَالَ: اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارَ .

(جامع الترمذی، ابواب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوٰۃ، الحدیث:2616،ص:1915)

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ابواب خیر نہ بتادوں؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور ارشاد فرمائیں فرمایا روزہ سپر (ڈھال) ہے صدقہ خطا کو ایسے ہی ختم کردیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

مسلمان کا سایہ قیامت کے دن اسکا صدقہ ہوگا

حدیث 39: عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهُ.

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ، الحدیث:18065، ج:6، ص:302)

ترجمہ: بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مسلمان کا سایہ قیامت کے دن اسکا صدقہ ہوگا۔

ہر شخص اپنے صدقے کے سایہ میں ہوگا

حدیث 40: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ امْرِئٍ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ.

(المسند للامام احمد بن حنبل مسند الشامیین، حدیث عقبۃ بن عامر، الحدیث:17335، ج:6، ص:126)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ہر شخص (قیامت کے دن) اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔ اس وقت تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوجائے

صدقہ قبر کی حرارت کو دفع کرتا ہے

حدیث 41: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ.

(المعجم الکبیر، الحدیث:787، ج:17، ص:286)

ترجمہ: کہ صدقہ قبر کی حرارت دور کرتا ہے۔

صدقہ میں اہل وعیال کو مقدم رکھو

حدیث 42: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَا بِمَنْ يَعُوْلُ.

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب لاصدقۃ الاعن ظھر غنی، الحدیث:1426، ص:112)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بہتر صدقہ وہ ہے کہ پشت غنا سے ہو (یعنی اسکے بعد تونگری باقی رہے) اوران سے شروع کرو جو تمہاری عیال میں ہیں (یعنی پہلے ان کو دو پھر اوروں کو)

اپنے اہل پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

حدیث 43: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْبُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اَنْفَقَ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةً وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً.

(صحیح البخاری، کتاب النفقات، باب فضل النفقۃ علی الاھل۔۔الخ، الحدیث:5351، ص:462)

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرتا ہے اور اس خرچ کرنے کو ثواب سمجھتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

قرابت والوں کو صدقہ دینا سے دوگنا ثواب ہے

حدیث 44: عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَصَدَّقْنَ يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ! وَلَوْمِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ: فَرَجَعْتُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ

فَقُلْتُ: اِنَّکَ رَجُلٌ خَفِیْفُ ذَاتِ الْیَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِہٖ فَاسْأَلْہُ فَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ یَجْزِیْ عَنِّیْ وَاِلَّا صَرَفْتُھَا اِلٰی غَیْرِکُمْ قَالَتْ: فَقَالَ: لِیْ عَبْدُاللّٰہِ بَلْ اِئْتِیْہِ اَنْتِ قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَاجَتِیْ حَاجَتُھَا قَالَتْ: وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَدْ اُلْقِیَتْ عَلَیْہِ الْمَھَابَةُ قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَیْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَالَہٗ: اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاَخْبِرْہُ أَنَّ امْرَأَتَیْنِ بِالْبَابِ تَسْاَلَانِکَ اَتَجْزِیْ الصَّدَقَةُ عَنْھُمَا عَلٰی اَزْوَاجِھِمَا وَعَلٰی أَیْتَامٍ فِیْ حُجُوْرِھِمَا وَلَاتُخْبِرْہُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَسَأَلَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ھُمَا؟ فَقَالَ: اِمْرَأَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَزَیْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَیُّ الزَّیَانِبِ؟ قَالَ اِمْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَھُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل النفقة و الصدقة ۔۔الخ، الحدیث:2318، ص:836)

ترجمہ: حضرت عبداللہ کی بیوی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عورتو! تم صدقہ کرو اگرچہ اپنے زیور سے (کہتی ہیں) میں اپنے شوہر کے پاس واپس پہنچی اور عرض کی آپ تنگ دست آدمی ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا ہے تو آپ جا کر پوچھئے پھر اگر آپ کو میرا صدقہ دینا جائز ہے (تو ٹھیک ہے) ورنہ کسی اور کو دوں؟ کہتی ہیں کہ عبداللہ نے فرمایا تمہیں جاؤ تو میں چل پڑی اتفاق یہ کہ اس وقت ایک انصاری عورت دروازۂ رسول ﷺ پر موجود تھی ہم دونوں کی حاجت ایک ہی تھی اور سرکار ﷺ جلال میں تھے اتنے میں بلال آئے تو ہم نے ان سے کہا جا کر رسول اللہ ﷺ کو بتاؤ کہ

دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور پوچھ رہی ہیں کہ اپنے شوہر اور اپنی کفالت والے یتیم بچوں کو صدقہ کافی ہوسکتا ہے مگر ہمارے بارے میں نہ بتانا تو حضرت بلال رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ دونوں کون ہیں؟ جواب دیا کہ ایک انصاریہ عورت ہے اور دوسری زینب ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون زینب؟ کہا عبداللہ کی بیوی، سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کو دینے میں دونا اجر ہے ایک اجر قرابت اور ایک اجر صدقہ۔

صدقہ اور صلہ رحمی

حدیث45: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ الضَّبِّیْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلصَّدَقَةُ عَلَی الْمِسْکِیْنِ صَدَقَةٌ، وَعَلٰی ذِیْ الْقَرَابَةِ اِثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ.

(جامع الترمذی، ابواب الزکوٰۃ، باب ماجاء فی الصدقة علی ذی القربة، الحدیث:658، ص:836)

ترجمہ: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسکین کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہے اور رشتہ والے کو دینا صدقہ ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔

عورت کو صدقہ دینے کا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا

حدیث46: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا غَیْرَ مُفْسِدَةٍ کَانَ لَھَا اَجْرُمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِھَا اَجْرُمَا اِکْتَسَبَ وَلِخَازِنِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ لَایُنْقِصُ بَعْضُھُمْ اَجْرَ بَعْضٍ.

(صحیح البخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب من امر خادمه ۔۔۔الخ، الحدیث:1425، ص:112)

ترجمہ: حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں گھر میں جو کھانے کی چیز ہے اگر عورت اس میں سے کچھ دیدے (صدقہ کردے) مگر ضائع کرنے کے طور پر نہ ہو تو اسے دینے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو کمانے کا ثواب ملے

گا اور خازن (بھنڈاری) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا ایک کا اجر دوسرے کے اجر کو کم نہ کرے گا۔

کھانا اچھا مال ہے

حدیث47: عَنْ اَبِی اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حُجَّةِ الْوَدَاعِ لَاتُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الطَّعَامَ قَالَ: ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا.

(جامع الترمذی ابواب الزکوۃ، باب ماجاء فی نفقة المرأة من بیت زوجها، الحدیث:670، ص:1712)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا عورت شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کچھ نہ خرچ کرے عرض کی گئی کھانا بھی نہیں۔ فرمایا یہ تو بہت اچھا مال ہے۔

امانت لوٹانا بھی صدقہ ہے

حدیث48: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِیْ يُنْفِذُ وَرُبَمَا قَالَ: يُعْطِیْ مَا اُمِرَ بِهٖ فَيُعْطِيْهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِیْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ.

(صحیح البخاری، کتاب الزکوۃ، باب اجر الخادم، الحدیث:1438، ص:113)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا خازن مسلمان امانت دار کہ جو اسے حکم کیا گیا پورا پورا اسکو دیدیتا ہے وہ دوصدقہ دینے والوں میں سے ایک ہے۔

ایک لقمہ صدقہ کا اجر

حدیث49: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيُدْخِلُ بِاللُّقْمَةِ الْخُبْزِ وَقَبْصَةِ التَّمْرِ وَمِثْلِهٖ مِمَّا يَنْتَفِعُ بِهِ الْمِسْكِيْنُ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ: رَبَّ الْبَيْتِ الْآمِرَ بِهٖ وَالزَّوْجَةَ تُصْلِحُهُ وَالْخَادِمَ الَّذِیْ يُنَاوِلُ الْمِسْكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَنْسَ خِدَمَنَا.

(المعجم الاوسط، باب المیم، الحدیث:5309، ص:254)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک لقمہ روٹی اور مٹھی خرما اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتا ہے ایک صاحب خانہ جس نے حکم دیا دوسری زوجہ کہ اسے تیار کیا کرتی ہے تیسرے خادم جو مسکین کو دے آتا ہے پھر حضور ﷺ نے فرمایا حمد ہے اللہ عزوجل کے لیے جس نے ہمارے خادموں کو بھی نہ چھوڑا۔

صدقہ قرب خداوندی کا ذریعہ ہے

حدیث50: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَااَيُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا، وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا، وَصِلُوْا الَّذِیْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا.

(سنن ماجه، ابواب اقامة الصلوات، باب فی الجمعة، الحدیث:1081، ص:2540)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور ﷺ نے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرو اور مشغولی سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو اور پوشیدہ وعلانیہ صدقہ دے کر کے اپنے اور اپنے

رب کے درمیان کے تعلقات کو ملاؤ تو تمہیں روزی دی جائے گی اور تمہاری مدد کی جائیگی اور تمہاری شکستگی دور کی جائے گی۔

ہر شخص سے اللہ عزوجل کلام فرمائیگا

حدیث51: عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ:مَامِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّاسَیُکَلِّمُہُ اللّٰہُ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَہٗ تَرْجُمَانٌ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْہُ فَلَایَرٰی اِلَّامَاقَدَّمَ فَیَنْظُرُ اَشْاَمَ مِنْہُ فَلَایَرٰی اِلَّا مَاقَدَّمَ فَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلَایَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ فاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ.

(صحیح مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الحث علی الصدقۃ---الخ، الحدیث:2348، ص:838)

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں سے ہر شخص سے اللہ عزوجل کلام فرمائیگا اس کے اور اللہ تعالٰی کے مابین کوئی ترجمان نہ ہوگا وہ اپنی داہنی طرف نظر کرے گا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے دکھائی دے گا پھر بائیں طرف نظر کرے گا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے دکھائی دے گا پھر اپنے سامنے نظر کرے گا منہ کے سامنے آگ دکھائی دے گی تو آگ سے بچو اگرچہ خرمے کا ایک ٹکڑا دے کر (اوراسی کی مثل عبداللہ بن مسعود وصدیق اکبر وام المومنین صدیقہ وانس وابوہریرہ وابوامامہ ونعمان بن بشیر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے مروی بھی ہے)۔

صدقہ خطا کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو

حدیث52: عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ: فِیْہِ ثُمَّ قَالَ : یَعْنِیُ النَّبِیُّ ﷺ اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ قُلْتُ: بَلٰی .یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ! قَالَ : اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَالصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَۃَ کَمَایُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارَ.

(جامع الترمذی، ابواب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، الحدیث:2616، ص:1915)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ

فرماتے ہیں صدقہ خطا کو ایسے بجھاتا ہے جیسے پانی آگ کو۔

صدقہ ستر شیطانوں کے جبڑے چیر دیتا ہے

حدیث53: عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:لَایُخْرِجُ رَجُلٌ شَیْئًا مِّنَ الصَّدَقَۃِ حَتّٰی یَفُکَّ عَنْھَالَحْیَی سَبْعِیْنَ شَیْطَانًا.

(المسند، للامام احمد بن حنبل، حدیث بریدۃ الاسلمی، الحدیث:23023، ج:9ص:12)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ آدمی جب صدقہ نکالتا ہے تو ستر شیطان کے جبڑے چیر کر نکلتا ہے۔

حدیث54: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:مَاخَرَجَتْ صَدَقَۃٌ حَتّٰی یَفُکَّ عَنْھَالَحَیَاسَبْعِیْنَ شَیْطَانًا کُلُّھُمْ یَنْھٰی عَنْھَا.

(الترغیب والترھیب ج2 ص17)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ ستر شیطانوں کے جبڑے چیر کر نکلتا ہے۔

صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے

حدیث55: عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلصَّدَقَۃُ سَبْعِیْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ.

(المعجم الکبیر، الحدیث:4402، ج:4، ص:284)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔

صدقہ جان کا فدیہ

حدیث56: عَنْ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ:اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلٰی یَحْیٰی بْنِ زَکَرِیَّاعَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِهِنَّ وَیَامُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِهِنَّ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ: فِیْهِ وَ آمُرُکُمْ بِالصَّدَقَةِ وَمَثَلُ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا یَدَهُ اِلٰی عُنُقِهٖ وَقَرَّبُوْهُ لِیَضْرِبُوْا عُنُقَهُ فَجَعَلَ یَقُوْلُ: هَلْ لَکُمْ اَنْ اَفْدِیَ نَفْسِیْ مِنْکُمْ وَجَعَلَ یُعْطِی الْقَلِیْلَ وَالْکَثِیْرَ حَتّٰی فَدٰی نَفْسَهُ.

(جامع الترمذی،ابواب الامثال،باب ماجاء فی مثل الصلوٰۃ والصیام والصدقۃ،الحدیث:2863،ص:1939)

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے یحیٰی بن زکریا علیہما الصلوۃ والسلام کو پانچ باتوں کی وحی بھیجی کہ خود عمل کریں اور بنی اسرائیل کو حکم فرمائیں کہ وہ ان پر عمل کریں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں صدقہ کا حکم فرمایا اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کو دشمن نے قید کیا اور اس کا ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیا اور اسے مارنے کے لیے لائے اس وقت تھوڑا بہت جو کچھ تھا سب کو دے کر اپنی جان بچائی۔

حرام مال صدقہ کرنا گناہ ہے

حدیث57: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ جَمَعَ مَالاً حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ یَکُنْ لَهُ فِیْهِ اَجْرٌ وَّکَانَ اِصْرُهُ عَلَیْهِ.

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الزکوٰۃ،باب التطوع،الحدیث:3356،ج:5،ص:151)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حرام مال جمع کیا پھر اسے صدقہ کیا تو اس میں اس کے لیے کچھ ثواب نہیں بلکہ گناہ ہے۔

کون سا صدقہ افضل ہے

حدیث58: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ،باب الرخصۃ فی ذالک،الحدیث:1677،ص:1348)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی عرض کی یارسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا کم سرمایہ شخص کا کوشش کر کے صدقہ دینا۔ اور تو (صدقے) کی اپنے اھل وعیال سے ابتداء کر۔

ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا

حدیث59: عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ رَجُلٌ: وَکَیْفَ ذَاکَ؟ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ رَجُلٌ: لَهُ مَالٌ کَثِیْرٌ اَخَذَ مِنْ عَرْضِهٖ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ تَصَدَّقَ بِهَا وَرَجُلٌ لَّیْسَ لَهُ اِلَّا دِرْهَمَانِ فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهٖ.

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الزکوٰۃ،باب صدقۃ التطوع،الحدیث:3336،ج:5،ص:144)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک درہم ایک لاکھ درہم سے بڑھ گیا کسی نے عرض کی یہ کیوں کر یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا ایک شخص کے پاس مال کثیر ہے اس نے اس میں سے لاکھ درہم لیکر صدقہ کئے ایک شخص کے پاس صرف دو درھم ہیں اس نے ان میں ایک کو صدقہ کر دیا۔

☆☆☆

....

☆☆☆

اللہ عزوجل اس کتاب میرے، میرے والدین
اور میرے اساتذہ کیلئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

فیضانِ دُعا

مصنف

شیخ الحدیث والتفسیر

مُفتی محمد قاسم قادری مدظلہ العالی

مکتبہ اہلسنت